

* بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفتاح الجنۃ

بسم اللہ کے واسطے ہی * اور وہی ہی ہے
 جس کے ذریعہ جو تمام عالم کا اللہ الہی * اور وہی ہی ہے
 اے کا وہی ہے * اور اسے سہارا دے گا جو
 میں سانس کیے ہو۔ * اور اس کے حکم کے موافق کام
 میں اور کسی نے اسے نہیں کیا۔ *
 میں نے اسے اور اسے سے الگ کیا ہے
 میں نے اسے

اُسپر پہنچے اور عورتیں اپنے مردوں کے ساتھ اور مردیں
 اپنی عورتوں کے ساتھ خوشیاں کرینگی۔ * اور اگر امر کی کنواری
 مری ہوگی اور بہشت میں جاوے گی تو اللہ تعالیٰ اُس کا بھی
 کسی بہشتی مرد سے نکاح کر دیگا۔ * اسی طرح بے عورت کے
 مرد کو بھی جو رو مایگی * اور مردوں کے واسطے سوائے اپنی
 عورتوں کے اور بھی عورتیں ستھری ستھری کسادہ چشمیں
 بھی لگادھیں والی اپنے مردوں کی عاشق اور اُن کو کبھی نہ کسی
 جن نے جو وہ کسی آدمی کے جیسے کہ لعل اور مونی ہوتا ہی
 اِس نزاکت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اُنکو دُعاں خیموں میں
 لگا رکھا ہی * اور میوے بہشت کے ایسے ہیں کہ
 لعل والے والا کر لیا باہر نکھایا کھراہڑ سے اور حاشہ کہ ہم
 میوہ کھاویں میوہ کا درخت سر تک کا دبو سے و دفراعت سے
 اُٹھایو سے * اور خرد میٹکار بہشتیوں کے امر کے ہر نگے سولے کے
 الے قانون میں پہنچے اور اگر لو اُن کو دیکھے تو کہے کہ یہ نوموتی
 ہمیں صاف کیئے ہوئے گویا کہ اسی وقت سیپ سے نکلے
 ہیں اور کسی نے ابھی تک انھیں چھوا بھی نہیں ہی * ایسے
 مریے کوڑے اور آنخوڑے لگا لپٹالے شراب پاک اور

اور ان سے راضی رہیں گے اور وہ جو جو ان صاحبان کے اُنکو
 بہت کچھ ملے گا مگر اس میں سے تو راسا سا مانور کی
 کے واسطے ہم سارا راسا اور وہ بہت ہی کچھ
 سلیس بہت میں خاصی خاصی ماغین میں اور خاصی
 فی میں بھانیت بھانیت کی خوشبو آتی ہے اُنکی
 کے لئے سے اور اُنکی مٹلون کے سجے سے
 میوے اُن ماعو کہ بہانیت لذت میں رنگ
 در خوشبو رکھتے تھے اور اُنکے آرام کے واسطے
 تھے موزوں تھے۔ میں میں جو اس میں جڑے
 ن کے لباس میں وہاں آتے تھے ہرے شہر تھے
 اُنکے ہونگے اس واسطے کہ جنے بہت ہی
 میں اور عورتیں ہونگے وہ سب گورے گورے جوان و عورتیں

وہ صورت خوبصورت پہاں نکلتے اگر غور کرنا

کی اطلاع مرد میں تھیں جنس و زہر

وہاں میں ہم ہی دولت تھی

وہاں میں ہم ہی دولت تھی

وہاں میں ہم ہی دولت تھی

اور نہ جاؤ ان ہوا ہی خاصی دل بھاتی اور روشنی آفتاب
 سے برہم ہو گی اور گرمی نہ آرد * اور اللہ تعالیٰ کی دیدار
 بہشتیوں کے نصیب ہو گی سب نعمتوں سے افضل * اُسکے
 دیکھتے ہی سے خوشی معلوم ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ * اور اللہ تعالیٰ
 اپنے کافر بندوں کو جو پہلے پھرتے ہیں اور اُسکے حکم سے منہ
 پھرتے اور کلمہ شہادت کا رمان پر نہیں لاتے اور غار و گلو
 ادا ہیں کہ لے اور زکوٰۃ نہیں دیتے اور جن پر حج فرض ہی
 حج نہیں ادا کرتے اور روزہ رمضان کا نہیں رکھتے اور جو حکم
 اللہ تعالیٰ کے ہیں اُس سے باہر رہتے ہیں اور گناہوں میں گھسے
 پھرتے دورخ میں دالیکا * ایسی دورخ کہ اُن کے بدن کے
 چمڑے کو گلا دالیکا مگر جان نہ نکلیگی : اور دورخ کا عذاب بھی
 قابل بیان کے نہیں ہی غرض یہ کہ عذاب پر عذاب اور مادہ پر
 مادہ ہو گی * مگر تھوڑا سا اُسکا بھی بیان کرتے ہیں جس میں کہ
 لو گیس کا نسے روئی عملت کی باہر نکالیں اور چوکنسے ہو جاویں *
 سو دورخ کا احوال یہ ہی کہ دورخ پر اللہ تعالیٰ نے اُنیس
 فرستے متعین کیا ہی اور اُنہیں سے ایک کا نام مالک ہی
 وہ سردار ہی اٹھارہ فرشتوں کے ساتھ بیٹھا ہی * وہ

میتھی پانی سے بھرے لئے پھر بنگے اپنے مالگوں کے پاس * اور اُنکو اُس شراب کے پینے سے سرد رہنے دے اور وہ سے بیہوش اور لے عقل ہویں * اور وہی امر کے خد متکا رہوئے لئے پھر بنگے جون جون میوے کہ اُن بہشتی لوگوں کو پسند آویں گے اور جس جس میوے پر خواہش دور آویں گے * اور مرعون کے گوشت جو ہایت نرم ہوتے ہیں جس قسم کا چاہیں گے * خواہ کباب خواہ شوربہ دار دے خد متکار ہیں اُنکے پاس حاضر کرینگے * اور ہالی میں بہشت کا خوشبو کا فور کی سی اور بعضے میں سو نٹھہ کی اور بعضے میں سنک کی اور دودھ سے برہہ کے سفید اور متہ سے چرہ کے میٹھا * اور اُنکے پاس آویں گے پیالے ہر جسے حامی کے اور پیالہ بان چھوٹی حامی کی اُنکی یہاں کے موافق * نہ تو پانی کم ہو دے کہ بھر مانگنے کی احتیاج ہوے اور نہ رہے کہ چھوٹا نہ رہے * اور وہ چاندی ایسی صاف ہی کہ مثال شیشہ کے اور کی چیز باہر سے نظر آئے * غرض اس نار اور شمت کے ساتھ بہشت میں نیکے لگائے تختوں پر بیٹھے رہیں گے اور آرام کرتے * اور بہشت میں نہ تو گرمی ہوے

منوایے مکان کے عذاب کا بیان کرمان ہو سکتا ہی *
 اسطرح سے عذاب پر عذاب اور رنج پر رنج ہی * اب
 آدمی کو مناسب ہی کہ جس اللہ نے بہشت مسلمانوں کے
 واسطے بنایا ہی اور دوزخ کافروں کے واسطے * سو اس
 اللہ پر ایمان لاوین اور اسکا حکم بالا دین اور اسکا حمد کریں * اب
 اللہ تعالیٰ کے حمد کے بعد فقیر کہہ گا درود اور سلام بھیجتا ہی
 اُسکے رسول مقبول پر جو بخشنے والے است کے ہیں *
 اور بنانے والے اچھی راہ کے اور است پر مہربان جان اور
 دل سے * اور پیدا ہوا اسکے پہلے نور اُنکا اور دنیا میں ہوا سب
 نبیوں کے بعد ظہور اُنکا * اور اُنکے بعد کوئی نبی نہوگا انہیں کا دین
 قیامت تک جاری رہیگا * اور اُنکے جاریاں پر درود اور سلام
 جو حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر خطاب اور حضرت
 عثمان غنی انورین اور حضرت علی ابن ابی طالب ہیں رضی
 اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین * کہ سب چاروں صاحبین سو اسکا حکم
 اللہ اور رسول کے کچھ نہیں کرتے تھے اور ہمیشہ دین محمدی کو
 جاری کرتے اور جان مال سے اپنے دین پر فدا رہتے * اور اُنکی
 اولاد پاک پر جو حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین

فرشتے اس قدر ترے ہمیں کہ اُنھوں نے ایک کندھے سے
 دوسرے کندھے تک برس دن کی راہ ہی * اور اُنھوں کے
 ہاتھوں سے آگ کا شعلہ نکلتا ہی اور اُنہیں کا ایک فرشتہ
 چاہے تو ایک ہاتھ سے ستر ہزار کام کو دوزخ میں حصہ صرف
 چاہے پھینک دیوے اور تمام آدمی اُنہیں بھی ایک فرشتے
 سے دیکھنے کی طاقت نہ رکھیں گے اُن سے برتری یا اِترائی کرے گا
 تو کیا ذکر ہی * اور دوسرے فرشتہ جو دوزخ کے نگہبان ہیں
 * اُنکی بات بہت کرتی ہی اور کام اُن کے نہایت سخت * نہ تو
 اُن سے دوزخوں کو قوت ہی اِترائی کی اور نہ اُنکی مار سے
 بچا جاسکتا ہی بھاگنے کی * اور نہ وہ سب ریشوت لیں گے کہ کچھ نرمی
 کریں یا اللہ کا حکم مالتین * اُنکو جو اللہ نے فرما دیا وہی کیا کرتے
 ہیں اور کا فرو نکو پیر کے ستر ستر گمر کی زنجیر و نہیں کتے *
 اور اُن کے ہاتھوں کو گردلوں پر ماند ہتے ہیں اور دھکتی آگ
 میں جھونک دیتے ہیں * اور اُس رور اُنکا دھان کوئی حمایتی
 ہو سکا کہ اُنکی حمایت کرے اور عذاب نہ کرے دے * اسی
 کل باندھیں گے اور جلا دیں گے اور جس جس کل باؤں گے ماریں گے
 کسی سے کچھ نہیں آویگی * اور دوزخوں کو دھان کچھ کھانا نہ پکا

ہمیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور اُن صاحبِ رادون کی والدہ پر جو ترکِ ہمیں محمد رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ کی حضرت فاطمہؑ اور ارحمٰی اللہ عنہما اور حضرت کے دونوں چچا بزرگ پر جو حضرت حمزہؑ اور حضرت عباسؑ ہمیں رضی اللہ عنہما اور حضرت کے سب اصحابوں پر رسول اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین* اب بعد اسکے بیان کرتا ہی فقیر گنہگار اپنے گناہوں سے شرمسار اللہ کی رحمت اور پیغمبرؐ کی شفاعت کا امیدوار علیٰ حنفیٰ جو نیوری مشہور کر امت علی اللہ بخشے اُسکے گناہوں کو جو اُسے کیا ہو* اور توثیق دے تو نہ کی اور اب گناہ نہ کرنے کی* اور خوش رہے اللہ تعالیٰ اُسکے والدین اور اُسکے اُستادوں سے جنہوں کے سب سے اُسکو دین کا علم آیا اور اُسکے پاس سے جو نایب رسول رب العالمین کے اور دین محمدؐ ہی کے گھر کے چراغ روشن ہمیں* جناب حضرت سید احمد جنکے چہرے کی روشنی سے کمر کی تاریکی ایسا بھاگتی ہی جیسا کہ صبح ہونے سے رات اور اُنکی ریات سے گناہ ایسا جھرتا ہی جیسا کہ پت جھار سے درختوں کے پات* اور نگاہ پاک اُس دلی پاک کی دلکی میل چہرے آئے کے واسطے صابون کا نوا

مگر یب خود و ر حیون کے بدن سے ہستی ہی یا سیچ کھانے کو
 پاوینگے تب اُسی سے شکم بھرینگے مارے بھوکہ کے *
 اللہ تعالیٰ دوزخ میں اُنپر بھوکہ کا عذاب بھی مقرر کریگا کہ
 مارے بھوکہ کے سیچ کھاواوینگے اور اُسکے اوپر گرم پانی
 پیوینگے * ایسا گرم پانی کہ اُسکی بھاپ سے منہ کا گوشت
 پیلے میں گل کر گرے گا * اور اللہ تعالیٰ اُنپر ایسا عذاب پیاس کا
 غالب کرے گا کہ حسرت وہی گرم پانی اُنکو دکھلاوینگے مارے
 پیاس کے بہت سابی جاوینگے اور پیاس نیاگی جس طرح سے
 بالوکی زمین کہ پانی پرتا ہی اور سوکھ جاتا ہی اُسی طرح سے
 پانی گرم بہت سا پیوینگے مگر پیاس نیاگی * سو یہ تو تھوڑی
 سی بات ہی لائن سے بھنی ہوئی ہے دوزخ کا عذاب ہی *
 جہان کا کھانا پیب اور مسیح ہی اور پینا گرم پانی اور نہایت
 چاہیں وہ نواگ کے ہمارے کا یا سیاہ رنگ کی دھوئیں کا
 جو ہایت گرم ہی نہ اُس سایہ میں تھنہ ہک ہی اور نہ
 آرام * اور اگر ہوا چاہیں نو گرم ہو اہی جسکی گرمی ناک
 میں گھسن جاوے اور دماغ کو بھسم کر ڈالے * اور اگر آگ
 سے پناہ مانگے تو ہالے میں ڈالے جاوین جو تمام بدن کو کھلا ڈالے *

پڑھنے والوں کا سمجھنے کے اس رسالے کے میں معتر کتابوں سے
 جس طرح شرح و قایہ اور فتاویٰ محیط اور ہدایہ اور فتاویٰ مختصر
 شافی اور مختصر قدوری اور کنز اور شرح اور ادویہ وغیرہ
 خوب تحقیق کر کے ان کتابوں میں سے کمال کے اس رسالے
 میں اکھاڑی اور اس رسالے کے تین نہایت ہندی سیدھی
 زبان میں جو عورت مرد کی سمجھ میں آوے بیان کیا * اور کچھ
 فقیر کو غرض ریختہ اور رنگینی سے نہیں ہی اور نہ فقیر شاعروں کے
 زمرے میں ہی اسی واسطے فقیر نے اپنے شہر کی زبان میں
 لکھا جس میں کسی کو مشکل نہ معلوم ہوئے اور اس کتاب کا نام
 مفتاح الحبیب رکھا تو اب امیدوار بزرگوں کی عنایت سے
 ہوں کہ اس کتاب کے تین اپنے لئے کہہ کر ہوا بن اور اپنی
 عورتوں کو بیاگر پہنچی ہو وہیں تو ان کے مردین پر تھا وہیں کیونکہ
 مردین سب بات کے محرم اپنی عورتوں کے ہوتے ہیں * اور
 اگر کسی کی عورت نہ پڑھی ہوئے تو مناسب ہی کہ اس
 عورت کو قرآن شریف پڑھانا شروع کر دے اور جب وہ
 قرآن کی لفظیں پڑھنے لگے آپ سے تب لاسمیں ہے مسئلے
 جو عورتوں کے فائدے کے ہیں اور اس کا بہت حسانہ

دکھتی ہی اور مشغل کرنا اُس شیر عادت کے مبدان کا
 داکے مورچے جھڑانے کے واسطے مضامہ ہی * حق ہی اس
 سے بہت برہمہ کے کہیں زیادہ حضرت کا رتبہ ہی * اور سچ
 تو یہ ہی ہم کو بھلا اُس عارف ربانی کے درجے اور مرتبے
 پہچاننے کی عقل اور صفت کرنے کی طاقت کہاں * اور خوش
 رہنے کے سب مردوں سے اور سب مسلمان مردوں
 اور عورتوں سے اور سبھوں پر رحمت کرے اور گناہ نختے
 آمیز رب العالین * اور وہ بیان یہ ہی کہ جب اس فقیر
 عاجز سے جمعہ کی نماز پڑھانا اور اپنی طاقت کے موافق مجھے قرآن
 شریف اور حدیث کے بیان کرنا شروع کیا تب اللہ تعالیٰ کے
 کلام کے اثر سے اور پیغمبر ﷺ کے حکم کی برکت سے بہت
 سے مسلمانین دین پر مصبوط ہوئے اور اذان اور نماز خوب
 ہوئے لگی اور مسلمانوں کی عورتیں بھی بہت سعی اللہ کی ہدایت
 سے نماز پڑھنے لگیں * تب اس فقیر عاصی نے چاہا کہ ایک رسالہ
 چھوٹا سا جس میں مسئلے ضروری روزے نماز کے سب رہن
 ہندی زبان میں جو آسانی سے عورتوں اور مردوں کی سمجھ میں
 آوے لکھا جائے * اور اس بات کو موجب بہتری اپنی اور

نگاہ رکھو اپنی جان کو گناہ ترک کرنے کے سبب سے اور
نگاہ رکھو اپنی جو ردا و رلہ کو نکلی جان کو نصیحت کے باعث
سے اُس آگ سے کہ جسکی چیلایا آدمی کا فرد اور پتھر
ہیں * تو اب مسلمانوں کو مناسب ہے کہ آپ بھی گناہوں کو
ترک کریں اور اپنی جو ردا و رلہ کو ن کے تئیں بھی دین کی باتیں
سمجھا دین جس میں دے سب بھی اور آپ بھی آگ سے بچے
وہ ہیں اور ہشت میں جا کے بسین * اور اگر یہاں بھی
نکس نو اس رسالے کے مسئلے پر تھہر تھہ اُن عورتوں کو
سنایا کریں * اور اس رسالے میں اکثر باتیں جسکا نام لینا زبان
ہندی میں کر یہ معلوم ہوتا ہے اسکی ہندی نہیں کیا زبان عربی
میں لکھا اسکی ہندی پر تھانے والے سمجھا دیوینگے * اور اس
رسالے کے تئیں بہت مختصر کیا تا کہ لکھنے پر تھنے میں بہت
مشکل نہ معلوم ہوئے *

پہلا باب ایمان کے بیان اور نماز کی فضیلت میں اور اس باب

میں دو فصل ہی * پہلی فصل ایمان کے بیان میں *

جاو تم ای یارو کہ ایمان سر ہی سب نیکیوں کا اور جو ہی سب
عبادتوں کا * اور کوئی نیکی اور عبادت بغیر درستہ ایمان کے

خود رہی خط قرآنی میں لکھ سکے یہ ہمارے تو انشاء اللہ تعالیٰ یقین ہی کہ اللہ کے فضل سے تصور سے دن میں وہ جردار ہو جاوے اور دونوں فائدہ پاوے * ایک فائدہ قرآن پڑھنے کا اور دوسرا مسئلہ جاننے کا * اور غرض اس عاصی کی اس رسالے کے لکھنے سے یہی ہے کہ عورتیں ہنس و ستان کی خصوصاً اس دیار کی جو حبض اور نفاس اور استحاضہ کے مسئلے سے نہایت نادان ہیں بلکہ ہرگز واقف نہیں ہیں وہ بھی واقف ہو جاویں * سو مناسب ہی کہ اُن کے مردین اُن سے سمجھائیں کہ جب نماز اور روزے ادا کیے ہیں * اور اُن کے سمجھا دیویں کہ تم جب فراغت سے بیتھو تب اپنے پردے کی عورتیں مدھی اور جوان اور لڑکیوں کو جمع کر کے مسئلے سنا با کرو * کہ اُس کا جواب اللہ تعالیٰ تم کو بہت سادہ دیوگا اور اسات میں اللہ اور رسول کی خوشی ہی * اور عورتوں کو خردار کرنا فرض ہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نبی صلوٰۃ علیہ وسلم یا ایہا الذین امنوا اتقوا انفسکم واهلیکم بارادقودھا المساکین وایحیاءہ کے معنی یہ ہیں کہ اسی مسلمانوں

ہیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اسے کوئی دوسرا معبود نہ ہو گا
 کے لایق نہیں جس حال میں کہ وہ اپنی صاحبی میں اکیلا ہی
 اُسکا کوئی صاحب نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم اللہ کے بند ہے ہمیں اور اُسکے بھیجے * اور ایمان مفصل
 یہ ہے کہ کہے تو * اٰصَبْتُ بِاللّٰهِ وَ مَلَا تُكَبِّرُہٗ وَ كُنْتُ بِہٖ
 وَرُسُلِہٖ وَ النُّوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِہٖ وَ شَرِّہٖ مِنَ اللّٰهِ
 نَعَالٰی وَ اَلْبَعِثَ نَعْدَ الْمَوْتِ اِیْمَانٌ لَا یَا مِیْنُ اللّٰہِ تَعَالٰی پر اور
 اُسکے سب فرشتوں پر اور اُسکی سب کتابوں پر اور اُسکے
 سب پیغمبروں پر کہ پہلے انکے مہتر آدم صفی اللہ ابو البشر
 صباوات اللہ تعالیٰ علی نبینا وعلیہ اور آخری انکے پیغمبر ہمارے
 محمد ﷺ سید البشر ہیں * اور ہمارے پیغمبر محمد ﷺ
 بیٹے عبد اللہ کے ہیں اور عبد اللہ بیٹے عبد المطلب کے اور
 عبد المطلب بیٹے ہاشم کے اور ہاشم بیٹے عبد المنانف کے
 اور پیغمبر ہمارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برحق
 تھے اور سب پیغمبروں سے افضل ہیں اور اپنی امت پر بہت
 مہربان تھے اگر کوئی ہمارے پیغمبر کے بعد دعویٰ پیغمبری کا
 کرے تو جھوٹا ہے یہی دین قیامت تک جاری رہیگا اور

ست نہیں ہی * اور ایمان کے دو رکن ہمیں اقرار کرنا
 وہ ایمان سے اور دل سے سچ ہو جیسا ان سب چیزوں کو کہ
 پیغمبر ہمارے محمد علی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے پاس
 سے لائے ہیں کہ وہ سچ اور درست ہی * اور ایمان
 کا طرح یہی ایمان مجمل اور ایمان مفصل * ایمان مجمل یہ ہے
 کہ کہ تو * اَمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاسْمَاِئِهِ وَصِفَاتِهِ وَقَبْلَتْ جَمِيعَ
 اَحْكَامِهِ * اس کے معنی یہ ہیں کہ ایمان لایا میں اللہ پر جس کا وہ
 اپنے ناموں اور صفوں کے ساتھ ہی اور قبول کیا میں نے
 اس کے سب حکموں کو * اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قبول کیا میں نے
 دین مسلمانوں کو اور جو کچھ کہ اس میں ہے اور بیزار ہوں
 میں کفر اور کافری سے اور جو کچھ کہ آسمیں ہے اور دین
 مسلمانوں کو ہی اور دین کفر جس کو تھا * اور کلمہ طیب اور کلمہ
 شہادت کا بھی یہی مطلب ہی * کلمہ طیب یہ ہی * لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ
 مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے سوا کسی دوسرے معبود نہ ہو گی کے
 لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بھیجے ہیں اور
 کلمہ شہادت یہ ہی * اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ
 لَا شَرِيْكَ لَہٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

ہو سے ملن کے نزدیک اور کافر ہو سے اللہ کے نزدیک
 تو ایسے آدمی کو منافق کہتے ہیں * اور جو آدمی کہ دل میں
 یقین رکھتا ہے اور زبان سے بھی اقرار کرتا ہے تو وہ آدمی
 مومن حقیقی ہے اور بے شبہ وہ مومن پاک ہے * تو مناسب
 ہے آدمی کو کہ دل میں یقین رکھے اور زبان سے بھی اقرار
 کرے تاکہ مومن حقیقی ہو دے * اور ایمان کی سبب شرطوں میں
 سے ایک شرط یہ ہے کہ اللہ پر اور قیامت کے احوالوں پر
 بے دیکھے ایمان لانا اور یقین جانا اور اللہ کے حلال کو حلال
 جانا اور اللہ کے حرام کو حرام جو جھنڈا * اور جو آدمی کہ اللہ کے
 حلال کو حرام اور حرام کو حلال جانے تو وہ آدمی کافر ہوتا ہے
 نفوذ باللہ منہا * اور حکم ایمان کا یہ ہے کہ جب کوئی کافر ایمان
 لاوے تب جان مارنے اور غلام بنانے سے پناہ پاوے اور
 کسی کو رد نہ ہو دے کہ اُسکی جان اور مال پر مزاحمت کرے
 * اور اُسکو لے حکم شرع کے رنج دینا حرام ہے اور عاقبت
 میں وہ دورخ کے ہمیشہ کے عذاب سے خلاص پاوے *
 فعل دوسری نماز کی فضیلت میں * جانو تم لوگ اسی
 مسلمانوں کے ایمان کے بعد جب جہاد توں کی جہاد ہے اور دین کا

ایمان لایا میں قیامت کے دن یر اور نیکی اور مدی کے پیرا
 کہنے پر کہ سب کا پیرا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی * اس واسطے کہ
 جب ثابت ہوا کہ سب چیزوں کا پیرا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی
 تو پھر نہ دن کے کام کا پیرا کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہی تھرا *
 پھر اللہ تعالیٰ ایمان اور بندگی اور نیکی سے راضی ہوتا ہی
 اور کفر اور گناہ سے ناراض * اور ایمان لایا میں مرنے کے
 بعد زندہ کرنے پر * اور ہمارے نزدیک اکیلا ایمان مجمل
 رکھنا بھی درست ہی مگر بعضوں کے نزدیک بغیر ایمان مفصل
 کے ایمان درست نہیں * سو بہتر یہ ہی کہ ایمان مفصل لاوے
 تا کہ سب کے نزدیک ایمان درست تھرا * اور اس
 بات کو جاننا چاہیے کہ اگر کن اصلی ایمان کا دل میں یقین کرنا ہی
 ان سب چیزوں کو کہ محمد ﷺ اللہ کے پاس سے خلق کی طرف لائے
 ہیں * لیکن اقرار کرنا زمان سے شرط جاری کرنے حکموں کی ہی
 دنیا میں * پھر اگر کوئی آدمی دل میں یقین رکھے اور زمان
 سے اقرار کرے تو وہ آدمی مومن ہوے اللہ کے نزدیک
 اور اگر کوئی بے خلق کے نزدیک * اور جو آدمی زبان سے
 اقرار کرے اور دل میں یقین نہ رکھے تو وہ آدمی مومن

پہرہ فرس ہی اور جس کی گھسی دار آھی ہو تو اُسکے واسطے
 پانچ چیز فرض ہی * پہلے منہ دھو یا بال جسے کی گلہ سے
 تھہری کے نیچے تک اور ایک کان کی ہر سے دوسرے کان
 کی ہر تک * اور جسکی گھسی دار آھی ہو وہے تو اُسکے واسطے
 بانی پہنچا مار آھی کے مال کے نیچے فرض نہیں ہی اور جس
 مقام پر زخم ہو اور مانی خلل کرتا ہو اور تہی کے نیچے جو جراح
 لے قصہ لکھ مانڈھا ہی اور مکتھی کے یحمے جو توتے عصو ہر
 باندھی عاتی ہی بانی پہنچا مار فرض نہیں ہی مسح کرے * سو اُسکا
 بیان آگے آدیکا انشاء اللہ تعالیٰ * اور آنکھ کے اندر بھی
 بانی پہنچا مار فرض نہیں مگر یلک دھو مار فرض ہی * دوسرے دونوں
 ہاتھ دھو ماکھیوں تک * یسرے دونوں مانوٹکا دھو نا
 تھون تک جسکو گتے کہے ہیں اور بعضے مہا کہتے ہیں اور وہ
 ایک ہدی ہی یا نون اور سنگری کے جو رہر باہر ابھری ہوئی *
 چوتھے مسح کرنا چوتھائی سرکا * یا سجدہ بن دار آھی والے کو
 مسح کرنا چوتھائی دار آھی کا * اور مسح کے یہ معے ہیں کہ
 ہاتھ کو تر کر کے ایک ہن پر پہنچا مار * اور سست و صوبین بہر
 ہی * فائدہ جو شخص کہ سو کر اُٹھے اُسکے منہن دونوں ہاتھ

کھسمہا ہی جیسا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا * اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ
 الدِّیْنِ فَمَنْ اَقَامَهَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ وَمَنْ تَرَكَهَا
 فَقَدْ هَدَمَ الدِّیْنَ * معنی : اس کے پے بہن کے نماز دیں کی
 تصوفی ہی جو شخص کہ نماز کو ادا کرے تو ایسا ہی کہ اُس نے
 اپنے دین کو قائم رکھا اور جو شخص کہ نماز کو ترک کرے
 تو ایسا ہی کہ اُس نے اپنے دین کو خراب کیا * سو مناسب
 ہی مسلمانوں کے تئیں کہ نماز ادا کریں کہ جس بہن دین قائم
 رہے اور نماز کی بزرگی ظاہر ہی زیادہ بیان کرنے سے طول ہوگا
 اور نماز ہشت کی کسی ہی اور نماز کی کبھی یا کسی بغیر پاکی کے نماز
 درست نہیں ہی * اور پاکی کئی قسم ہی ہم سب قسم بیان
 کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ * دو سر انا ب طہارت کے بیان میں
 اور اس باب بہن غیرہ فصل ہی * پہلی فصل وضو کے بیان
 میں * جس وقت آدمی چاہے کہ نماز ادا کرے تو پہلے اگر وضو
 نہ ہو تو وضو کر لوے * اور اگر حاجت مالے کی ہو تو
 تو غسل کر لوے * اگر وضو اور غسل نہ کر سکے کسی عذر سے
 تو تیسرے کر لوے * ان سب کا بیان آگے آویگا صاف صاف
انشاء اللہ تعالیٰ * ابن پہلے بیان وضو کا ہی * وضو میں چار

دھو دے کہ جس میں برتن ناپاک نہو جاوے * خلاصہ یہہ ہی
 کہ جس اُنگلی میں ناپاکی معلوم ہووے نو اُسکو نہ دو باوے
 یا کسی دوسری طرح سے بجاوے جس میں برتن وغیرہ ناپاک
 نہو جاوے کہونکہ یہہ بچانا فرض ہیہہ مسئلہ تشریح وقایہ میں
 سے لکھا * اب بیان مسبت و صو کا کرتے ہیں * پہلے دو نو ہاتھ
 گتے تک دھونا تین مار * اور اوپر جو بیان کیا سو اُسی کا بیان تھا
 اُس میں ایک فائدہ نکلا اور بات ایک ہی * دوسرے نام
 اسہ کا لینا و صو شروع کرنے کے وقت اور نام لینے سے یہہ
 مراد ہی کہ یہہ لفظین کہے بِسْمِ اللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
 وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ الْاِسْلَامِ حَقِّ وَالْکُفْرِ
 بِاطْلِ الْاِسْلَامِ نُوْرَ وَالْکُفْرِ طَلْمَہ

تیسرے سواک کرنا * اور سواک تلخ درخت
 کی ہووے اور لہسی ایک بالشت کی اور موٹی کی اُنگلی کے
 موافق * چوتھے کلی کرنا تین مار * پانچویں عرغہ کرنا یعنی اُسی پانی
 سے جو کلی کے واسطے منہ میں لیا ہی * چھٹھیں ناک میں
 پانی کرنا * ساتویں دائرہ ہی کا خلال کرنا * صورت اُسکی یہہ ہی کہ
 دائرہ ہی کے سچے سے اُنگلی اوپر کو لیجاوے اوپر سے نیچے کو نہ لاوے

گئے تگ و ہونا تیں بار استہجا کرنے کے پہلے اور بعد استہنجہ
 کرنے کے بھی سنت ہی اور دے دھونے کسی برتن میں
 ہاتھ نہ ڈالے * صورت اُسکی یہ ہے کہ اگر چھو تا برتن ہو سے
 جو ہاتھ سے اُٹھ سکے جس طرح بدھما لو تا تو اُسکو بائیں
 ہاتھ سے اُٹھا دے اور دہسا ہاتھ دھو دے تین بار پھر دینے
 ہاتھ میں اُسکو لیوے اور بائیں ہاتھ دھوے تیں مار * اور
 اگر برتن ہو ہے کہ ہاتھ سے نہ اُٹھ سکے جس طرح رسکا تو
 اگر اُسکے ساتھ کوئی چھو تا برتن جس طرح بھڑکایا آجھو را موجود
 ہوے تو اُس سے پانی نکالے * اور اُسی طرح جیسا اوپر لکھا
 اپنا دونوں ہاتھ دھوے اور اگر چھو تا برتن موجود نہ ہوے
 تو اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی کو خوب جما دے کہ چس میں پانی
 آسکے پھر اُس برتن میں ڈالے اس طرح پر کہ ہتیلی نہ دے
 اور پانی نکال کے بائیں ہاتھ سے دینے ہاتھ پر ڈالے اور ایک
 انگلی سے ایک کوٹے اسی طرح تین بار کرے تب فراغت سے
 دینے ہاتھ کو سیکے میں ڈالے اور پانی نکال کے جو چاہے سو کرے *
 اور یہ آسوت میں ہی کہ جب ہاتھ میں کوئی ناپاکی نہ معلوم
 ہوے * اور اگر ناپاکی ہاتھ میں معلوم ہو دے تو سچا کے

سہ پہر پر مسخت مارنا سقد رکھ جھنٹ بر سے او بے عذر
 بائیں ہاتھ سے سہ پہر میں پانی کرنا * اور دنیا کی بات کرنا وضو کے
 درمیان میں * اور تیس مار سے زیادہ بدن دھونا * دوسری
 فصل و صوتیہ کے بیان ہیں جو چیز کہ دونوں راہ سے ماہر
 آوے یعنی آگے اور پیچھے سے تو وہ چیز وضو کو توڑتی ہی
 جس طرح سے یشاب اور منی اور مدنی اور ودی اور
 پتھری اور ہوا حواہ قیل سے نکلے خواہ ذکر سے * فائدہ * مدنی ایک
 پانی ہی کہ شہوت کی حالت میں ماہر آتا ہی اور اُس کے ماہر
 آنے سے شہوت زیادہ ہوتی ہی اور منی اُسکی اُلتی ہی
 کہ اُس کے گرنے سے شہوت کم ہوتی ہی * اور ودی ایک
 پانی سعید ہی کہ یشاب کے بعد ماہر نکلا ہی * اور جو پیچھے سے
 نکلے جس طرح سے فلیط اور ہوا اور کیر آ * اور بدن سے خون
 اور پب اور پھور سے کے پانی کا نکلنا اور ہننا اُس مکان تک
 کہ جس کا دھونا غسل اور وضو میں فرص ہی وضو کو توڑتا ہی *
 یہاں تک کہ اگر کسی نے سوئی بدن میں گر آیا اور لہو بھرا آ یا
 مگر بہا نہیں تو وضو نہیں آتا * یا آنکھ میں سے خون نکلا مگر
 آنکھ کے باہر نہ ہاں وضو نہ توڑگا * یا ناک میں سے لہو ہو

آٹھویں خلال کرنا ہاتھ اور پیر کی انگلیوں کا * نوہن تین تیس بار دھونا ہر بدن کا دسویں مسح کرنا تمام سر کا ایک بار گیارہوہن مسح کرنا د و نوکان کا اُسی پانی سے جو سر کے مسح سے بچا ہی ہاتھ میں د و سر پانی نہ لیوے بارہوہن نیت کرنا * نیرہوہن ترتیب وضو کی نگاہ رکھنا * یعنی پہلے منہ دھوے تب بعد اُسکے دو ہاتھ تب بعد اُسکے سر کا مسح تب بعد اُسکے دونوں پانوں * جو دھوہن ترتر دھوہا بدن کا * یعنی ایک بدن دھوے وہ سو کہنے نہ پاوے کہ دوسرا بدن دھوے * بند رہوہن استنجا کرنا پھر یاد دہیلے سے * اور پانی سے دھونا فصل ہی اور فتویٰ یہی ہی کہ پانی سے دھونا سنت ہی اور یہ سنت اُس وقت ہی کہ وہ مکان درم شرعی سے کم تر ہو و بے اور اگر زیادہ تر ہو وے تو اُس وقت اُس مکان کا دھونا فرض ہی اور اگر درم شرعی کے برابر ہو وے تو اُس وقت دھونا واجب * اور استنجا کرنے کی ترکیب اور درم شرعی کا اندازہ آگے بیان ہو گا لاشار الہدئالی * اور مستحب وضو میں دو چیز ہی * پہلے دہنی طرف سے بدن کا دھونا شروع کرنا دوسرے مسح کرنا گردن کا * کہ وہ وضو میں چار چیز ہی * یا نہ

سجده سے مین کوئی ہنسنا بالغ یا امر کا نو و صو نہیں تو تہائی * بلکہ جس مین ہنسے وہ باطل ہو جاوے یعنی جنازے کی نماز اور سجدہ تلاوت کا باطل ہو جاوے * اور ہنسنے کی نہیں قسم ہی * پہلا قسم قہقہہ کہ آپ سنئے اور جو اُسکے پاس ہی وہ بھی سنئے تو اس سے نماز باطل ہوتی ہی اور و صو بھی تو تہائی * دوسرا خمک کہ آپ سنئے اور اُسکے پاس کا آدمی نہ سنئے تو اُس سے ہمارا حاتی ہی اور وضو رہتا ہی * تیسرا تبسم کہ نہ آپ سنئے نہ دوسرا مگر دانست سعید ہوئے تو اُس سے نہ و صو جاوے نہ نماز باطل ہوئے * اور مباشرت فاحشہ و صو کو پورتی ہی * اور اُسکے یہہ معنی ہمیں کہ عورت اور مرد دونوں ہنگے ہو و سن اور مرد کا اندام نہانی عورت کے اندام مانی کو چھوئے اور اندر نہ جاوے * اور ابرال ہوئے تو اُس سے و صو تو یگانا * اور اگر مرد عورت کو چھوئے با عورت مرد کو یا رخم مین سے کیرا گرے یا مرد کے شباب کے سوراخ سے کیرا گرے یا رخم سے گوشت گرے یا عورت کی پستان مین سے دودھ نکلے یا کسی کے تھوک یا مالک سے نیٹا یا آنسو یا سینا نکلے تو ان سب صورتوں سے و صو نہیں تو تہائی * پیری فصل غسل کے بیان مین * غسل

بند ہوا مسور کے دالے کی طرح پر پھیلے تو وضو توڑے گا *
 اور قی آنا بھر منہ کے خواہ کھانا ہو وے خواہ پت حواہ
 پانی * اور اگر خون بند ہا قی کرے منہ بھر کے تو وضو توڑیگا
 اور اگر خون ہٹا قی کرے تو اس حالت میں اگر وہ خون
 تھوک سے کم ہو وے تو وضو البتہ توڑیگا * اور اگر وہ خون
 اور تھوک برابر ہی تو وضو توڑیگا * اور اگر خون تھوک سے
 بہت ہی تو خواہ خواہ توڑنا چاہے * اگر قی منہ بھر کے نہ کیا خواہ
 بلغم قی کیا تو وضو نہ توڑیگا * اور نیند اس شخص کی جو کوئی
 لیٹا ہی یا کسی چیز پر تکیہ لگائے سو گیا اس طرح پر کہ اگر
 وہ چیز تال لیوین نو گہر سے وضو توڑتی ہی * اور نماز میں اگر
 سوجھوے تو وضو نہیں توڑتا کھڑا ہو وے وہ یا بیتصرک کو ح
 میں ہو وے یا مسجد کے میں * اور بیہوشی سے وضو جاتا ہی
 اور دیوانگی سے اور مستی سے حکو ہندی میں نشا کہتے
 ہیں * اور نشے سے وضو تب توڑتا ہی کہ اس کی حال میں فرق
 آوے * اور ہنسنا قہقہہ مار کے نارجی بالغ کا جس نماز میں
 کو غوغا اور مسجد وہی وضو کو توڑتا ہی * اور اگر لہر کا نماز
 میں ہنسنا تو وضو نہ توڑیگا * اور اگر حناڑے کی نماز میں یا تلاویکے

تیکا مگر چمر کے ماہر نہو اتو وضو تو تیکا اُس چمر یکا حکم ماہر گا ہی *
 اور بدن لما فرض نہیں * اور احتیاط کرے کہ تمام بدن نہ
 ہو وے اگر اکمال نہ تر ہو گا تو غسل درست نہو گا * اور
 سنت ہی غسل میں دو ٹوٹ تھہ گئے ٹیک دھونا * اور اندام
 نہالی غسل کے پہلے دھونا * اور تن سے ناپاکی دھونا اگر لگی
 ہو وے * اور وضو کرنا حیط طرح نماز کے واسطے کرنا ہی مگر
 پالون نہ دھو وے پھر جاری کرے پانی بدن پر تیں بار * تب
 پالون کو دھو وے اُس مکان سے مل کر * یہ اُس وقت کا
 مسئلہ ہی کہ جب ایسی جگہ پر ہو وے کہ پانی جو بدن سے
 مگرے تو دُٹن جمع ہو وے اور اگر جو کی یا پتھر کے تختے پر
 ہو وے تو بالوں اُسی مکان پر وضو کے ساتھ ہی دھو وے *
 اور مستحب ہی غسل میں بدن کا ماننا * مسئلہ چوٹی کا کھولنا
 اور نام چوٹی کا تر کرنا عورتوں پر فرض نہیں اب جس وقت کہ
 مال کی چڑھیگی کفایت ہی چوٹی نہ کھولے * اور یہ حکم فقط
 سور تونکے واسطے ہی یہ سمبر رحمہ اللہ کے قول کے موافق کہ اُم
 سلمہ رضی اللہ عنہا کے حق میں فرمایا تھا یُکفیْکِ اِذَا بَلَغَ الْهَآءُ
 اَصُولَ شَعْرِکِ اسکے بے معنی ہیں کہ کفایت کرتا ہی نہجو

میں تین ہجڑ فرض ہی کلی کرنا * اور ماک میں پانی کرنا * اور تمام
 بدن دھونا * یہاں تک کہ اگر کسی نے آٹا سانا اور آٹا صحن کے
 اندر رکھا اور اُسے غسل کیا تو درست ہیں ہی * کیونکہ اُس
 مقام میں پانی نہ پہنچا تو مہاسہ ہی کہ پانی ناحن میں بھی پہنچا دے
 اور اگر ناحن کے درمیان میل ہی یا مٹی سہانا اور ناحن میں
 مٹی بھری رہی تو غسل درست ہی * کیونکہ میل اُسی مقام
 سے پیدا ہی اور مٹی میں پانی پہنچ جاوے گا * اور اسی طرح
 اگر مہسہ کا رنگ ہی یا تیل ملا ہی بدن میں اور غسل کیا تو
 درست ہی * اور اگر کان میں بالی ہی اور جاما کہ بغیر پھراے
 اُسکے سوراخ میں پانی نہ پہنچے گا تو بالی کو پھرا دے اور اگر
 جانے کہ بغیر پھرا لے پہنچے گا تو نہ پھرا لے * اور اگر بالی اُتاری
 گئی اور اُسکا سوراخ بند ہو گیا مگر تھوڑا سا باقی ہی اس طرح
 پر کہ اگر پانی پہنچا دے تو پہنچے اور اگر غفلت کرے تو نہ پہنچے
 تو پانی پہنچا دے اور زیادہ تکلیف نہ کرے کہ لکڑی بادوسری
 چیز سے پہنچا دے * اگر ہاتھ میں انگوٹھی تنگ ہوے تو
 اُسکے نیچے بھی پانی پہنچا دے * اور جسکا ختہ ہوے تو وہ
 بھی پانی حیرے کے اندر پہنچا دے * اُسی طرح اگر پیشاب

محبص اور نفاس کا بیان آگے آدے گا انشاء اللہ تعالیٰ
 اور چار غسل سعادت ہی پہلے جمعہ کا * دوسرے عیدین کا *
 تیسرے عرفہ کے روز کا * چوتھے احرام کے وقت حاجیوں کے
 تئیں * اور دو غسل واجب ہی پہلے مرد سے کا غسل دینا
 زندون پر * دوسرے غسل کرنا اُس آدمی کو کہ پہلے کافر تھا اور
 جنب تھا اور اب مسلمان ہوا اور اگر پاک رہا ہو وے تو
 غسل واجب نہیں * اور تین غسل مستحب ہی * جب کافر
 مسلمان ہوے اور وہ ناپاک نہ رہا ہوے تو اُس کو غسل
 کرنا مستحب ہی * اور اُس لڑکے کا غسل کرنا کہ بعیر نشانی
 باوع کے حسب طرح احتلام وغیرہ تھی اُس پر حکم مائع ہوئے کا دیا
 حاد سے یعنی نہ رہا ہوے کی عمر ہوئے کے سبب سے اُس کو
 مائع کا حکم دیوین * اور غسل شب رات کا مستحب ہی
 چوتھی فصل مانی کے بیان میں جس سے وضو درست ہوتا ہی
 وضو درست ہی مینہ کے پانی اور چشمہ کے پانی اور برف
 سے جب اُس طرح ہوے کہ اُس کے دھونے سے ناپاکی
 چھوٹا دے * یعنی ایسا تھلا ہوے کہ پانی کی طرح ہے اور پتہ
 نہ رہے برف سے وضو درست نہیں * اگر جہان یا نہونکی تینوں

جبکہ پہنچے مابھی ترے نا تو پہنچے جرمین * اور جس عورت نے
 چوٹی گنہ ہی ہو سے تو اُس حالت میں اُسکو مابھی پہنچا نام مال
 میں فرض ہی اور اگر کوئی مرد چوٹی گو مہے ہوئے ہو تو اُسکو
 چوٹی کھولنا اور نام مال میں مابھی پہنچا نام فرض ہی اگر ایک بال
 بھی خشک رہیگا تو ویسی ہی مابھی مابھی رہیگی * اور موح
 غسل کا حصے غسل فرض ہو مابھی * نکلا سنی کا کو د کے شہوت
 کے ساتھ جاگتے میں ہو سے خواہ سوتے میں * بخنے سنی گرتے
 وقت شہوت ہو سے بہان تک کہ اگر سنی لے شہوت گرتے
 تو غسل فرض نہوتے * اور سونے میں تو ہوتا ہی اُس کو
 احتلام کہتے ہیں * اور احتلام میں عورت مرد دونوں کے واسطے
 ایک ہی حکم ہی * یعنی غسل فرض ہو تا ہی احتلام سے عورت
 کو ہو سے خواہ مرد کو * اور غائب ہو ماحضہ کا عورت کے اندام
 نہا ہی میں اگر پراسال نہوتے عورت مرد دونوں غسل فرض
 کر مابھی * اور درمیان غائب ہونے سے بھی دونوں غسل
 فرض ہوتا ہی بعد بابت مہا اور دیکھنا سنی مابھی کا کیر سے
 میں سونے اُتھ کے غسل فرض کر مابھی * حیض اور
 لباس کے عین کا موقوف ہو مابھی غسل فرض کر مابھی *

بہتا ہی تو اسطرح پر بیٹھے کہ غسلہ وضو کے پانی میں نہ ملے *
 یا پانی کے اُتھانے میں دیری کرے یا نہ غسلہ کو ہنسنے دیوے
 تب دو سہرا پانی لیوے * اور غسلہ کہتے ہمیں بدن کے دھوون کو
 مسئلہ حب حیو تا جو وضو سے اس طرح کا کہ ایک طرف
 سے اُس میں پانی آتا ہی اور دوسری طرف سے بہتا تو اُس
 جو صحن میں طرف وضو درست ہی * مسئلہ درست
 ہی وضو اُس پانی سے کہ جس میں حائل ماننی کا سدھونے
 والا مرا ہو جس طرح چھوٹی یا میندک و عمرہ * اور اس
 کہنے سے پانی کے رہنے والے حائل جو باہر پیدا ہوتے ہمیں
 اور ماننی میں آکے رہتے ہمیں نکل گئے * جس طرح بطہی یا مرغ
 آبی اس واسطے کہ اُن کے مرنے سے پانی جس ہو گا اور جس کے
 بدن میں بہتا ہو نہیں ہی جس طرح مجھڑ یا مکی وغیرہ تو اُن کے
 مرنے سے بھی نجس نہیں ہوتا * اور وضو درست نہیں اُس
 پانی سے کہ درخت یا چھل سے نچوڑا جاوے * اور نہ اُس پانی
 سے کہ اُس پانی کی طبیعت کسی دوسری چیز کے ہانے سے حاتی
 بل ہی * اور طبیعت پانی کی کہا ہی یہی پتلا ہونا اور ہنا * خلاصہ
 اسکا یہ ہی کہ کوئی دوسری چیز پانی میں ملے اور پانی پر غالب ہو

صفتوں میں سے کوئی گئی ہو سے بہت روز کے رہنے کے
 سبب یا کسی پاک چیز کے ملنے سے جس طرح سے مٹی یا
 زعفران یا صابون ہی نو و صو درست ہی اور تین صفت
 پانی کی یہ ہے * رنگ اور بو اور مزہ * خلاصہ یہ ہے کہ
 اگرچہ مٹی یا زعفران یا صابون کے ملنے سے پانی کا رنگ بدل
 گیا یا بو یا مزہ بدل گیا تو وضو درست ہوگا اور مٹی کہنے میں
 جو چیز کہ زمین کی جنس سے ہے سب اس میں داخل ہوگئی
 جس طرح سے بالو یا تھمر سہرہ * اور زعفران اور صابون کے
 کہنے سے یہ غرض ہے کہ وہ چیز آپ پاک ہو سے یا اُسکے
 ملنے سے کوئی چیز یا گ کئی حاد سے اور بہتے پانی سے وضو
 درست ہے اگرچہ نجاست پر مٹی ہو سے * اور نجاست کے پرے
 سے بہتا پانی ناپاک نہیں ہو تا جب تک مایا کی کا کوئی اثر اُس
 پانی میں ظاہر نہ ہو سے اور اگر نجاست کا رنگ یا بو یا مزہ بہتے
 پانی میں معلوم ہو سے تو وہ بھی ناپاک ہو تا تا ہی اُس سے
 وضو کرنا درست نہیں اور جو پانی کہ سب سے بہتا ہو سے مگر
 گھاس اور پتے کو بہا دے تو وہ بھی داخل ہے بہتے پانی
 میں * اور جب ایسے پانی سے وضو کرے کہ وہ سب سے

پھول گیا خواہ رہ رہیزہ ہو گبا با اُس سن آدمی ماکری یا کتا
 مرگبا * تو ان سب صورتوں میں تمام پانی کو نے کا نکالا جاوے گا اگر
 نکالنے سکےں * اور جس کو نے میں نکالنے نہ سکےں اُس سب سے
 کہ اُس میں بر آسوتا ہی ! اس قدر کا کہ پانی پھر پھر اچلا آتا ہی تو
 اُس وقت میں اس قدر پانی نکالیں کہ دو مرد جو کہ پانی کا اندازہ
 معلوم ہو سے وہ کہہ دیں کہ ملا پانی سب نکل گیا اور امام محمد
 رحمت اللہ علیہ لے اُس کا اندازہ دو سو دو دل سے تین سو دو دل
 تک رکھا ہی * تو اگر کوئی کو ان اس طرح کا ہو سے اور
 کوئی آدمی اندازہ کر کے نو دو سو دو دل یا تین سو دو دل
 پانی نکال دالے کو ان پاک ہو جاوے اور اگر کہو تر یا مرغی
 یا پلٹی مری یا اُس کی ماسہ اور کوئی جانور تو جالبس سے ساتھ
 دو دل تک نکالے * اور اگر چوہا یا گوزیہ یا اُسکی مانند اور کوئی
 جانور مرے تو بپس سے بیس دو دل تک نکالے * یہ اُس وقت
 میں ہی کہ نہ بویھو لے ہو دیں نہ ریزہ ریزہ ہو دیں * اور اگر
 پھولے ہین یا ریزہ ریزہ ہو سے نو اُسکا حکم دوسرا ہی جو لکھ چکے
 اور اس جگہ اُس دو دل سے مراد ہی کہ نہ چھوٹا ہو سے نہ بڑا
 سبب نہ دو دل ہو سے اور اُس کا اندازہ یہ ہی کہ ایک صاع کے

۱۔ سطر ح بر کگار آھا ہو جاوے جس سطر ح شور ما * مگر گرم پانی
 سے درست ہی جو اکیلا پانی گرم کر میں کچھ جز نہ ملاو میں * اور
 بندھے پانی سے جس میں نجاست بری ہوے مگر حب و دودہ درودہ
 ہوے یعنی ناینے میں سو گز تھہرے * اور گہرائی اُسکی ۱۰ سطر
 ہوے کہ جاوے سے متی نہ کھل جاوے تو اُسے وضو درست ہی
 اگرچہ نجاست بری ہوے * اُسکا حکم ہتے پانی کے موافق ہی
 اور اگر اُس میں نجاست کسی طرف بطریق سے تو دوسری
 طرف وضو کرے اُس طرف وضو نہ کرے * اور اگر کوئی نجاست
 اِس طرح کی بری ہی کہ معلوم نہیں ہوتی جس طرح سے
 پیشاب تو سب طرف وضو درست ہی اِس واسطے کہ
 اُسکا حکم بھتے پانی کا ہی تھوڑی سی نجاست پرانے سے نایاب
 نہیں ہوتا ہی * مگر جب اُس میں کاسٹ کا رنگ سا ہو
 یا مزہ معلوم ہو گا تب وہ بھی ناپاک ہو جاوے گا * اور یہی حکم ہتے
 پانی کا کچھ حکے * اور مستعمل پانی سے وضو درست نہیں اور
 مستعمل یا لی کہتے ہیں وضو کرنے والے کے بدن کے وہون کو *
 پانچویں فصل کوٹے کے بیان میں * اگر کسی کوٹے میں
 کچھ سناپاک چیز پڑ گئی یا کوئی جانور چھو آیا ہر امر گیا اور

چلتا تھا کتے اور چوگ اور چار پائے شکار کر دیا ایک ناپاک *
 اور جو تھالی اور مرغی کا جو چھتی پھرے اور شکاری قریو لگا
 اور جسے جانور کہ گھر میں گھسے رہتے ہیں مکر وہ ہی * اور
 جو تھالہ ہے اور چمچ کا مشکوک ہی * مشکوک کے یہ
 معنی ہیں کہ نہ پاک کہے سکیں اور نہ ناپاک * اگر مشکوک
 پانی کے سوا اے دوسرا پانی موجود نہ ہو تو اُسی سے وضو
 کرے اور تیسرم بھی کر لے خواہ وضو کے پہلے خواہ پیچھے اور اگر
 پانی مکر وہ ہو تو فقط وضو کرے * سانویں فصل تیسرم کے
 بیان میں * جب کوئی شخص پانی پر قدرت نہ رکھے اس سبب
 سے کہ اُس شخص سے ایک کوس کے فرق پانی ہو سے یا
 اُسکے پاس پانی ہی اور وہ درناہی کہ اگر اُس پانی سے وضو
 کرے تو آپ یا اُس کا جانور یا سارے * یا پانی کے گھات پر
 دشمن کا خوف ہی یا کوئی اسطرح کا جانور یا تھالی کہ پھار
 کھاوے یا کو ان ہی مگر اُسکے پاس پانی نکالنے کا اسباب
 نہیں * یا کسی کے پاس پانی ہی اور وہ بے قیمت نہیں دیتا اور
 اُسکے پاس قیمت موجود نہیں ہی * یا اُسکے پاس قیمت ہی
 مگر قیمت پانی کی اس قدر مانگتا ہی کہ اُس میں اسکا بر نقصان

برابر ہو دے * مسئلہ * مکھی اور برنی اور چھتر اور سینہ اور چھلی اور اُسکی ماسد کے مرنے سے جسکے بدن میں ہستالہ نہیں ہی کو ان ناپاک نہیں ہوتا * مسئلہ * کو ان بپاست کے گرنے کے وقت سے ناپاک ہونا ہی اگر اُسکے گرنے کا وقت معلوم ہوے * اگر اُسکے گرنے کا وقت معلوم نہ ہوے تو اُسکا یہ مسئلہ ہی کہ مثلاً مرچو یا کوئی دوسرا جانور کو نے سے نکلا تو اگر وہ بھولا نہیں ہی تو جس شخص نے اُس سے وضو یا غسل کیا ہوے وہ ایک رات دن کی نماز دہراوے * اور اگر بھولا ہی یا ریزہ ریزہ ہو الا تین دن رات کی نماز دہراوے اور یہ مسئلہ امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک ہی * اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک جس وقت سے کہ وہ جانور معلوم ہوا اُسی وقت کی نماز دہراوے پہلی نماز دہرا نا کچھ حاجت نہیں ہی اس واسطے کہ احتمال ہی کہ اُسی وقت چیلہ یا کسی دوسرے جانور نے ڈالا ہوے * خلاصہ یہ ہی کہ پہلا مسئلہ احتیاط کے واسطے ہی اور دوسرا حرج کے دفع ہونے کے واسطے چھتھین فصل جو تھے کے بیان میں * جو تھا آدمی اور گھوڑے کا اور جسکا گوشت کھایا جاتا ہی پاک ہی اور

ثوٹ ہونے کی دہشت سے یانی کی مدد کرتے ہوئے
 ٹیسم درست نہیں ہے۔ اس واسطے کہ اسکا بدلہ موجود ہی * جمعہ کا
 بدلا طہر اور وقتی کا بدلہ قضا * اور صورت اسکی یہ ہی
 کہ پہلے بیعت کرے ٹیسم کی۔ اس واسطے کہ نیت ٹیسم میں فرض ہی
 تب دونوں ہاتھوں کو زمین پاک پر مارے ایک بار اور مسح
 کرے تمام منہ کو بال جسمنے کی جگہ سے تھہہ ہی کے نیچے تک
 اور ایک کان کی لہر سے دوسرے کان کی لہر تک نب پھر دوسری
 بار دونوں ہاتھوں کو مارے اور مسح کرے دونوں ہاتھوں کو
 کہنیوں تک۔ اسطرح کر کہ پہلے بائیں ہاتھوں سے دہنے ہاتھ کو
 مسح کرے نب دہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو مسح کرے
 اور اگر ذرا سا کہیں کوئی عضو باقی رہے تو ٹیسم درست
 نہوے * اور بہتر یہ ہی کہ اسطرح کر کہ ہاتھوں کو مسح کرے کہ
 پہلے بائیں ہاتھ کی وسطی اور منصر اور خنصر اور تھوڑی سی
 ہتیلی سے دہنے ہاتھ کی پیٹھ کو انگلیوں کے سرے سے کہنیوں
 تک مسح کرے نب دہنے ہاتھ کے پیٹ کو مسح اور اہم
 سے مسح کرے انگلیوں کے سر تک * اور اسی طرح سے دہنے
 ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو مسح کرے اور ٹیسم میں یہی تین

جی * یا اپنے گھر میں ہی اور پانی بھی موجود ہی مگر اُس
 بیماری ہی اور جانتا ہی کہ اگر وضو یا غسل کرینگے تو بیماری
 زیادہ ہوگی * یا حارے کا ایام ہی اور جانتا ہی کہ اگر وضو
 غسل کرینگے تو ہم کو ضرر کریگا * تو ان سب صورِ نون میں تیسم
 کہ لگا خواہ محدث ہو سے خواہ جنب محدث اُسکو کہتے ہیں کہ
 جسکا وضو نہ ہو اور جنب وہ ہی کہ جسکو حاجت ہمانے کی
 ہو سے خلاصہ یہ ہی کہ تیسم مرد اور عورت دو نوکے واسطے
 ہی وضو اور غسل کے بدلے میں اگر مردون کو حاجت غسل
 کی ہو سے یا اُنکا وضو نہ ہو سے یا عورتون کو حاجت غسل کی ہو سے
 یا اُنکا وضو نہ ہو سے یا حیض یا نفاس سے صاف ہوئی ہو دین
 اور ان سبھون کو ہانی کی قدرت نہوئی اُن سب عذرون کے
 سب سے حاکمہ جکے نو اُسوقت میں تیسم کرہں * اور عیدیں
 اور جنازے کی نماز کے واسطے اگر یہ یانی موجود ہو سے لکن
 دست ہو سے کہ اگر وہ وضو کریگا تو نماز نہ ملے گی تو تیسم در سب ہی
 مگر مادیات کے تیں اور میت کے دلی کے تیں یانی کے ہوتے ہوئے
 تیسم در بیت نہیں اس واسطے کہ ان دونوں نماز حائیکہ دہشت
 نہیں ہی لوگ انتظار رہینگے * اور جمعہ کی نماز اور وقتی نماز کے

مونا مگر جب تک کہ یہ سب بھی گلے نہ وین اور اگرستی میں
 ملے ہو وین تو تیسیم درست ہی * مسئلہ گیہون اور جو پر
 تیسیم کبر نادرست نہیں ہی * اور اگر ان پر بھی غبار ہوے تو
 درست ہی * مثلاً ایک شخص بنے دیوار گر آیا یا گیہون مایا
 اور اُسکے مہیہ اور ہاتھ پر گرد جمی اور اُسنے تیسیم کی طرح
 پر منہ اور ہاتھ کو اُسی غبار سے مسح کیا تو تیسیم درست
 ہی * اور اگر کھی سے درست نہیں * اور اگر ایک زمین پر
 پہلے نجاست تھی اور اب اُسکا اثر جاتا رہا اور وہ زمین سوکھ
 گئی تو اُس زمین پر تیسیم درست نہوگا اور نماز درست ہوگی *
 اور اگر کبر سے پاک پر یا دوسری چیز پر گرد جمی ہوے تو
 اُس سے بھی تیسیم درست ہی * مسئلہ * اگر کوئی شخص قید
 میں ہوے اور مانی نہ پاوے و صو کے واسطے مثلاً ایک قیدی
 ہوے کہ اُسکا وکافرو صو کرنے سے منع کرے یا ایک شخص
 ہی کہ اُسکا کسی نے کہا ہی کہ اگر تو و صو کرے گا تو تجھ کو
 قتل کر دوں گا تو اس صورت میں تیسیم کرے اور نماز ادا کرے
 لیکن جب وہ منع کر نیو الا جلا جادے یا عذر دفع ہو جادے نب
 نماز کہ دہراوے * اور اگر قید ہوے نجس مکان میں اور وہاں

فرض ہی * نیت کرنا * اور مسہ کا مسح * اور دونوں ہتھو
 مسح * اور فقط دوبارہ ہتھ مار لے کا حکم ہی * اور دوبارہ
 کفایت کرتا ہی لیکن جبکہ انگلیوں کے اندر غبار نہ پہنچا ہو
 تو تیسری بار ہتھ مار کے انگلیوں میں حلال کرے اور اگر
 ایک شخص کو حاجت نہالے کی ہو سے اور وضو بھی نہو
 تو دونوں کے واسطے ایک تیسیم کفایت ہی مگر نیت دونوں کے
 واسطے کرے اور اگر ایک ہی کے واسطے نیت کیا تو دوسری کا
 تیسیم نہوا * مثلاً غسل کے واسطے نیت کیا تو وضو کا تیسیم
 نہوا یا وضو کے واسطے نیت کیا تو غسل کا تیسیم نہوا * تو
 مناسب ہی کہ دونوں کے واسطے نیت کرے مگر تیسیم ایک
 ہی کفایت ہی * اور تیسیم کرنا زمین پاک سے دوسرے
 ہی اور جو کچھ زمین کی جنس سے ہی اُس سے پر بھی تیسیم
 درست ہی جس طرح خاک اور بالو اور پتھر اور ہر تال اور
 گچ اور سرمہ اور یہی محیط میں ہی * سہ تیسیم کرنا پتھر پر
 درست ہی اگرچہ اُس پر گردہ جمی ہو وے اور گردہ پر بھی
 اور کبھی ایت پر تیسیم درست ہی اور جو چیز کہ زمین کی
 جنس سے نہیں اُس پر تیسیم درست نہیں * جس طرح چاندی اور

گر جس وقت کہ یا نبی ایسے مکان پر ہونے کہ اگر وہاں جادوے
 اور دھوکے تو قافلہ چلا جاوے اور اُسکی آنکھ سے غائب
 ہو جاوے تو اُس وقت میں تیسیم درست ہی وہاں نہ جاوے *
 غرض بہہ ہی کہ عاجزی کے وقت میں تیسیم درست ہی اور
 تیسیم کرنا ہمارے وقت میں اور وقت ہونے کے پہلے درست
 ہی * مسئلہ جس وقت کہ بہت سادہ بن جائے وہی ہووے
 یا بہت سادہ بن محمدؐ کا زخمی ہووے اور حضورؐ آسا اچھا نو
 اُس حالت میں تیسیم کرے اور اُس اچھے بدن کو نہ دھوے *
 اور اگر سب بدن اچھا ہی اور حضورؐ آسا زخمی ہو تا م اچھے بدن
 کو دھوے اور زخم پر مسح کرے خواہ غسل ہو یہ خواہ
 دھو * اور باقی مسئلہ زخم پر مسح کرنے اور مسح
 کرنے کا آگے لکھینگے انشاء اللہ تعالیٰ * مسئلہ * جب تک
 کہ تیسیم باقی رہے ایک ہی تیسیم سے قرص و نفل جو چاہے سو
 ادا کرے * اور جو چیز کہ دھو کو نورانی ہی تیسیم کو بھی تو رتی ہی
 اور پانی پر قادر ہونا بھی تیسیم کو تو رتا ہی * مثلاً بیمار تھا
 اور اب آرام ہوا یا جنگل میں تھا اب پانی ملا اُسکے کام کے
 موافق یعنی محدث ہو تو وضو کے لائق اور جنب ہو تو غسل

نہ تو پانی ملے اور نہ سہی پاک تو اگر مقدر ہوے نو کسی جز سے
 زمین یا دیوار کو کھودے اور تیسیم کر کے نماز ادا کرے اور اگر
 کھودے بھی نہ سکے تو ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ تب
 نماز نہ پڑھے بلکہ یانی یا پاک سہی کا انتظار کرے اور ابو یوسف
 رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ نماز یونکی مسماست پر اشارے سے
 نماز پڑھے * اور جب عذر دفع ہوے تب نماز دہراوے
 یہ مسئلہ محیط میں ہی * مسئلہ * اگر کوئی آدمی اسطرح کے
 مکان پر جادے کہ وہاں نہ نو پانی ہی اور نہ خاک تمام کیچر
 ہی مثلاً پانی برسانہ نو اسقدر جمع ہوا کہ وضو کرے اور نہ
 خاک باقی رہی کہ تیسیم کرے نو کپڑے باندھن میں کیچر لگا دیوے
 جب سوکھ جادے تب اُسی سے تیسیم کرے * اور اگر کسی
 کو اُمید ہی کہ پانی ملیگا تو مستحب ہی نماز کی تاخیر کرے آخر
 وقت تک * اور اگر ادنیٰ وقت میں تیسیم سے پرہ لیا پھر
 پانی پایا اور وقت باقی ہی تو نماز دہراوے * اور جسکو شبہ
 ہوے کہ پانی نزدیک ہی تو اُسکو تیر کے پتے تک یا نی
 دھونڈھنا واجب ہی * اور تیر کا پانڈ از دین سو گز سے
 چار سو گز تک ہی * اور ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا ہی

یا نوکے موز سے یر رکھے اور دونوں ہاتھوں کے تئیں یا نوکی انگلیوں سے پھلی تک کھینچے اور انگلیوں کو کھلی رکھے * مسج ایک پار کفایت ہی اور تین بار سنت نہیں * اور موزے کی اوپری طرف مسج کر کے تلوے کی طرف نکرے * اور موزہ اس طرح کا ہوے کہ تختوں کو چھپا دے اور اگر موزے کا منہ کشادہ ہوے اس طرح یر کہ اوپر سے پانوں نظریہ سے تو کچھ مضائقہ نہیں * لیکن جب پانوں کی تین انگلی چھوئی کے موافق سحنا کھلا ہوے تو اس مورے پر مسج درست نہیں ہی * اور جرموق پر بھی مسج درست ہی او اگر چہرے کا ہوے * اور جرموق اُسکو کہتے ہیں جو موزے کے اوپر پہنا جاتا ہی اس واسطے کہ موزہ نخواست اور کیسچر کے لگنے سے بچا رہے * اور پاتابے پر بھی وضو نہایت بنا ہوے کہ تعمیر مانڈھے پھلی پر کھرا رہے اگر نہ یرے مسج درست ہی * اور مسج کرنا موزے کا نہ درست ہوگا جب حدت کے وقت پورے وضو پر پہنا ہوگا گو کہ پھر لے کے وقت پورا وضو نہ ہوے * مثلاً ایک شخص نے پہلے پانوں دھو ما اور موزہ پہنا تب باقی بدن کو دھو یا تو وضو پورا ہوا اور مسج درست ہوگا کیونکہ حدت کے وقت

کے لایق والدہ اعلم بالصواب * آنصوبن فصل موزون
 مسج کر لے کے بیان میں * مسئلہ جو شخص کہ موز دہینے
 ہوئے اسپر پاؤ نکاد ہو نافرض نہیں ہی * پانون دھونے کی
 جگہ پر موزون پر مسج فرص ہی اُس شخص کے واسطے *
 مسئلہ * مسج موزہ کا محدث کے واسطے ہی جنب کے
 واسطے نہیں ہی یعنی جو کوئی کہ وضو کر تھی اس سبب ہے
 کہ اُس کا وضو تو تھی اُسکے واسطے مسج موزے کا درست
 ہی * اور جس کے تئیں حاجت نہالے کی ہی اُسکے واسطے
 مسج موزے کا درست نہیں * اور مسج موزے کا ہاتھ کی تین
 انگلیوں کے برابر فرص ہی اور اس میں کوئی دوسری چیز
 فرض نہیں * اور سنت اُسمین یہہ ہی کہ پانون کی انگلیوں
 کے سرے سے مسج شروع کرے اور پھلی تک کھینچ لے جاوے *
 اور مسج کے وقت ہاتھ کی انگلیوں کو کھلی رکھے سستی
 نہ رکھے * اور مستحب اُس میں یہہ کہ انگلیوں کا خط
 موزون پر ظاہر ہوے * صورت اُسکی یہہ ہی کہ سر کا مسج
 لکڑے دو سرے پانی سے ہاتھ کو تر کر کے دھینے ہاتھ کی انگلیوں کو
 دینے پانون کے موزے پر رکھے اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو بائیں

یعنے اگر دھو تو آ اور موڑہ نہیں اُتار اہی خواہ مدت تمام نہیں
 ہوئی ہی تو اُس صورت میں دھو کرے اور مسح کرے
 موزوں پر اور اگر موڑہ اُتار ایا مدت تمام ہوئی تو اُس صورت
 میں اگرچہ دھو ہو گا مگر دونوں پانون کا دھونا فرض ہو گا فقط
 پانون دھو بگاٹام و ضونہ دہرا د بگا اور اسی طرح اگر پانی گیا
 و دونوں موزے میں خواہ ایک ہی کے اندر اسقدر کہ تمام پانون
 دھو گیا خواہ برّاحصہ یا نو نکا تر ہو ا تو وہی حکم ہی یعنے و دونوں
 پانون دھوے * اور مناسب ہی اُس حکم کا یاد رکھنا کہ اگر
 ایک موزہ اُتار خواہ ایک ہی موزے میں پانی گیا اور سب
 پانون خواہ برّاحصہ یا نون کا دھو گیا تو ان صورتوں میں دونوں
 پانون دھو بگا اور اگر موزے میں پانی گیا اور اُسکا پانون تر
 ہو اتین انگلیوں کے برابر یا کم اُس سے تو اُس صورت میں مسح
 باطل ہو گا اور یہی محیط میں لکھا ہی * اور برّاحصہ ایری کا پھلی
 کی طرف باہر نکلنا بھی حکم موزہ اُتارنے کا رکھتا ہی * اور جو
 موزہ کہ پانون کی چھوٹی تین انگلیوں کے موافق پھٹا ہوے
 تو اُس پر مسح درست نہیں ہی * اور اگر کم پھٹا ہوئے
 تو درست ہی * اور اگر اس طرح سے پھٹا ہوے کہ اُس میں

میں پورا اوضو پایا گیا ہر نے کے وقت پورا اوضو ہونا شرط نہیں
 کہ پورا اوضو کر لے تب موزہ پہنے * اور مسیح کی مدت مقیم
 سکے واسطے ایک رات دن ہی اور مسافر کے واسطے
 تین رات دن حسا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا ہی * يَمْسُحُ
 الْيَوْمَ وَمَا دَلَّهِ وَالْمَسَا فِرْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيْلَاتِهَا سَكَنَ
 معنی ہے میں کہ مسیح کرے موزے پر مقیم ایک رات دن اور
 مسافر تین رات دن * اور مدت مسیح کی حدت آنے کے وقت سے
 شمار کی جاوے گی مثلاً ایک شخص نے فجر کے وقت وضو کیا
 اور موزہ پہنا اور اُسکا وضو ظہر کے وقت تک رہا اور اُس
 وضو سے ظہر پڑھا اور بعد ظہر کے اُسکا وضو آتا تو دو پہر سے
 روز کی ظہر تک اُسکی حدت ہی * اور جب مدت مسیح
 کی تمام ہوئے اور اُس کا وضو رہے تب پانوں دھو یا فرض
 ہوئے فقط پانوں کو دھو دالے تمام وضو کرنا ضرور نہیں * اور
 مسیح موزے پر عورت مرد دونوں کے واسطے ہی * اور
 جو چیز کہ وضو کو توڑتی ہی مسیح کو بھی توڑتی ہی * اور موزے کا
 اتارنا خواہ دونوں اتارے خواہ ایک ہی اور مدت کا تمام ہو یا
 مسیح کو توڑتا ہی اور دونوں پانوں دھو یا بھی فرض کرتا ہی *

تو اُس کا ترک کرنا جائز ہی اور اگر ضرر نہ کرے تو مسیح ترک کرنا جائز نہیں * اور اس میں کچھ شرط نہیں ہے کہ تکھتسی طہارت کے وقت ہاندھی ہو ہے اگرچہ بے طہارت ہاندھی ہو سے مسیح درست ہی جواز محدث ہو سے خواہ جنب * مثلاً ایک شخص غمیل کرتا ہی جانت کا اور اُس کے ہاتھ میں تکھتسی ہندھی ہی اور مسیح کیا پانی سے تکھتسی پر تو جائز ہی مسیح کرنا اور یہی محیط میں ہی * سلسلہ مسیح کرنا تکھتسی پر اُس وقت درست ہی کہ اُس عضو پر مسیح کر سکے * خلاصہ یہ ہے کہ اگر اُس عضو کے دھونے سے ضرر ہو سے تو مسیح کر سے عضو پر اور اگر عضو پر بھی نہ کر سکے اس سبب سے کہ اُس کو پانی ضرر کر سے یا تکھتسی ہندھی ہو سے اور اُس کا کھولنا ضرر کر سے تو تکھتسی بر مسیح کر سے * اور جو وقت کہ عضو پر مسیح کر سکے تو اُس وقت تکھتسی پر مسیح درست نہیں * سلسلہ جس کسی کا بدن پھتا ہو سے اور اُس کے دھونے سے عاجز ہو سے تو اس پر مانی بہا دے اور اگر پانی بھی بہانے نہ سکے تو مسیح کر سے اور اگر مسیح بھی نہ کر سکے تو اُس کے گرد گرد کو دھو سے اُس کو چھوڑ دیو سے * اور اگر کسی کا ہاتھ پھتا ہو سے اور دوسرو سے عاجز ہو سے تو کسی

چھوٹی تین انگلی ہانوں کی دالنے سے جاوے مگر اُس سے اس قدر ہانوں بغیر کھولے کھلانے نہ ہو اُسپر مسیح چایر ہی * اور اگر اسطرح پر پھٹا ہوئے کہ ہر وقت بند رہے مگر چلتے وقت کھلے اُس قدر یعنی تین انگلی کے برابر تو اُسپر مسیح چایر نہیں * اور اگر ایک موزے میں ہست جگہ پھٹا ہووے کہ جمع کرنے سے تین انگلی کے موافق پھیرے تو اُسپر مسیح درست نہیں * اور اگر دو نون موزے پھٹے ہووین اور دو نون کو جمع کر کے اسقدر پھیرے تو مسیح درست ہی * ایک موزے کا پھٹنا اسقدر مسیح کو منع کرتا ہی * اور عمامہ اول تو پانی اور برقع اور دستانے پر مسیح درست نہیں ہی

* توین فصل لکھتی اور زخم پر مسیح کرنے کے بیان میں *
مسلمہ * مسیح کرنا لکھتی پر جو توتے عضو پر باندھی جاتی ہی درست ہی * اور اگر لکھتی چنگے ہونے کے پہلے گر پڑے تو مسیح مائل نہوے اور اگر زخم چنگا ہوئے کے بعد لکھتی گرے تو اُس مقام کا دھونا فرص ہوئے * پھر اگر اُسکا وضو ہوئے تو فقط اُسی مقام کو دھو دالے اور دوسرے مقام کا دھونا ضرور نہیں * اور اگر مسیح کرنا لکھتی پر بھی مرد کرے

ہی کو ماندھے اور رخم کی جگہ پر مسج کرے * اور اگر اُسکا
 کھولنا ماندھا سا کل ہو دے جیسا کہ ہم لکھ چکے تو یہی پر مسج
 کرے اور اس صورت میں جو بدن کے اچھا ہی کھولنے کی
 طرف یہی کی گرہ کے نیچے اُسکا دھونا بھی ضرور نہیں ہی
 اُس پر بھی مسج کفایت کرتا ہی اس واسطے کہ اگر اُس طرف
 دھو لگا تو یہی تر ہو گی اور اُسکی تری فصد کی جگہ پر پہنچے گی *
 اور تاکہی اور یہی کے مسج من بہ شرط ہی کہ تمام تاکہی اور
 یہی پر مسج کرے اور جب یہی یا تاکہی پر مسج کیا پھر اُسکو
 کھولا اور اُٹھا لیا اُس مقام سے اور پھر باز دھا تو مناسب
 ہی کہ مسج بھی پھر کرے اور اگر نہ کرے تو مضائقہ بھی
 نہیں ہی * اور اگر یہی یا تاکہی رخم سے گھر پری اور دوسری
 یہی یا تاکہی اُسنے ملا تو ہتھری ہی کہ مسج بھی پھر کرے
 اور اگر نہ کہا تو مضائقہ نہیں * اور تین مارا اُس پر مسج کرنا کچھ شرط
 نہیں ہی بلکہ ایک ہی مار کفایت ہی اور اُسکے واسطے

کچھ مدت پہن مفر ہی * دسویں فصل حیض اور نفاس اور
 استقامت اور معذور کے بیان میں * سہ حیض وہ خون ہی کہ

عورت پالے کے رحم سے بغیر درد کے نچرے اور وہ عورت

سے مدد چاہے کہ وہ وضو کراد ہو دے اور اگر مدد نہ پائے اور
 تبسم کرے تو جائز ہے * اور جب کسی نے پانوں کی لوائی
 پر دوائی لگایا تو وہ اُسی دوائی پر پانی بہا دے اور جب
 پانی بہا چکا دو اہر تب دو اگر پری تو اگر چنگے ہونے سے
 دو اگر ہی تو اُس مقام کو دھوے اور اگر بعیر جگہ
 ہوے دو اگر ہی ہوے تو نہ دھوے اور جب کسی شخص
 نے فصد لیا اور اسیر گدی رکھا اور یہی باندھا تو اگر وہ شخص بعیر
 دوسرے کی مدد کے آپ ہی کھولنے اور باندھنے سکتا ہے
 تو یہی کھولے اور گدی پر مسح کرے یہی جائز نہوگا اور
 اگر بعیر دوسرے کی مدد کے کھولنے باندھنے نہیں سکتا ہے
 تو اُسی ہی پر مسح کرے * اور اگر یہی کھولنا اور دہنی کے نیچے
 جو اچھا بدن ہی اُسکا دھونا زخم کو ضرر کرے تو یہی ہی پر مسح
 جائز ہے اور اگر ضرر نہ کرے تو یہی کو کھولے اور اچھے بدن کو
 دھو دے اور گدی پر مسح کرے * اور اگر یہی کا کھولنا ضرر
 نہ کرے مگر اُسکا اتھالینا زخم کی جگہ سے زخم کو ضرر کرے
 تو یہی کو کھولے اور اس جگہ سے نہ اتھاوے اور یہی کے
 نیچے جو اچھا بدن ہی اُسکو زخم کی جگہ تک دھوے تب

عورت نے شنہ کی فجر کو خون دیکھا اور دوشنہ کے روز
 آفتابِ دہنے کے وقت خون موقوف ہوا اور اُس میں
 نہیں روز اور دو ہی راتِ تھہری تو بہرِ حیض ہی * اور بہت
 زیادہ مدت اُسکی دس دن ہی جیسا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے
 فرمایا * أَقَلُّ الْحَيْضِ لِلْجَارِ يَهْ الْبُكَرِ وَ الثَّيِّبِ ثَلَاثَةُ
 أَيَّامٍ وَلَيْلَاءٍ لِّلنَّهَارِ أَكْثَرُ عَشْرَةَ أَيَّامٍ اُسکے بے معنی مہینہ کہ
 بہت کم مدتِ حیض کی عورت کے واسطے خواہ اُسنے مرد دیکھا
 ہو بے خواہ نہ دیکھا ہو تین روز اور اُسکی رات ہی اور بہت
 زیادہ مدتِ حیض کی دس روز * سلسلہ * حیض سے پاک
 ہو لے کو طہر کہتے ہیں اور بہت کم مدتِ طہر کی پندرہ روز
 ہی اور زیادہ کا حد نہیں ہی * اور طہر کہتے ہیں اُس پاک کی کو کہ
 عورت دو حیض کے بیچ میں دیکھے * مثلاً ایک عورت نے
 رمضان سار کن کی پہلی تاریخ کو خون دیکھا اور دسویں کو وہ
 صاف ہوئی اور پھر شوال کی پہلی تاریخ کو خون دیکھا تو یہ
 جو بیس روز دو حیض کے درمیان جو گزرے ہیں اُسی کو
 طہر کہتے ہیں * سلسلہ * حیض والی عورت حیض کی مدت میں
 جس رنگ کا خون دیکھے سو اُسے سفیدیِ خالص کے تو وہ حیض

سن ایاس کو نہ پہنچی ہوئے اُسکا بیان صاف صاف کرتے ہیں
 انشاء اللہ تعالیٰ * عورت بالغ کے یہہ معنی ہیں کہ وہ عورت
 نو برس کی ہوئے اور اگر نو برس سے کم عمر کی لڑکی خون دیکھے
 تو وہ حیض نہیں مثلاً اگر چھ برس کی لڑکی باسات برس کی لڑکی
 خون دیکھے تو وہ حیض نہیں ہی بلکہ بیماری ہی * اور جب
 نو برس کی لڑکی نے خون دیکھا تو وہ حیض ہی اور بالغ ہوئی *
 مسئلہ * جو خون رحم سے نہوے تو وہ حیض نہیں ہی اور
 اسی طرح جو خون کہ رحم سے مرض کے سبب سے آدے
 مثلاً درد ہوئے تو وہ بھی حیض نہیں ہی * اور حیض کا آنا مقدر
 کہا ہی سن ایاس تک اور سن ایاس کا اندازہ یہہ ہی کہ
 عورت سناٹھم برس کی ہوئے * پھر اگر عورت سن ایاس کے بعد
 کچھ دیکھے تو حیض نہیں ہی مگر جب سیاہ رنگ یا خوب سرخ
 رنگ خون دیکھیگی تب وہ حیض ہو گا اور اگر ردیاسبر ماتی
 کے رنگ خون دیکھیگی تو وہ استحصاء ہی * اور بہت کم
 مدت حیض کی تین دن اور اُسکی رات ہی اُسکے یہہ معنی ہیں
 کہ تین روز کے گزرے میں جو رات آئی ہوئے اور یہہ معنی
 نہیں ہیں کہ تین ہی رات اور تین روز ہوئے مثلاً ایک

پوچھا مہتر جبریل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا حکم ہوا ۔
 کہ نماز ادا نہ کرے * بعد چند روز کے پھر حیض آیا تب حوائی نے
 مہتر آدم سے پوچھا کہ روزہ رکھوں یا نہیں مہتر آدم نے کہا کہ
 مردہ مت رکھو * پھر جب دسے حیض سے پاک ہوئیں مہتر جبریل
 عم نے اللہ کا حکم پہنچا کہ حوائی سے کہو کہ روزہ قضا کا رکھے * تب
 مہتر آدم نے مساجد کبایا بار خدایا ماز میں تو قضا کا حکم نہوا *
 جواب آیا کہ نماز کو ہمسے فرمایا تھا کہ مت پرہہ پھر اُسکی فصا بھی
 نہ ہی اور روزے کو تو نے کہا کہ مت رکھے اب اُسکی قضا
 رکھے * اور حیض والی عورت مسجد میں نہ جاوے اور
 طواف کعبہ کا نہ کرے اور اُس عورت کے بدن سے جو ازار
 کے نیچے ہی مات سے لیکر راہ کو نک فائدہ لینا مرد کو حرام ہی
 اور جو لینا اور جو بدن کے ازار کے اوپر ہی اُسکا چھونا
 ہلال * مسالہ * شوہر کے تین اپنی عورت سے اور مولیٰ کے
 تین اپنی لودھی سے حیض کی حالت میں جماع کرنا حرام ہی
 اور جو شخص کہ حلال جالے تو وہ کافر ہو دے * مسالہ * اگر
 کسی شخص کے تین فطی یا نادانی سے بسبب مرض کے حیض
 کی حالت میں اپنی عورت سے اتنا جماع کا پر اتو واجب ہی

ہی * اور حیض کے خون کا چھہ رنگ سی سرخ سیاہ زرد سبز تا
 رنگ اور مٹی کے رنگ * تیرہ رنگ اُسکو کہتے ہیں
 سفیدی مایل ہوئے اور مٹی کا رنگ اُسکو کہتے ہیں کہ سیاہ
 مایل ہوئے * سسلہ * حیض کی مدت میں دو خون کے پیچ
 ہاکی دیکھے تو وہ یا کی بھی حیض میں داخل ہی * مثلاً ایک عورت
 کی عادت ہی کہ اُسکو چھہ دور حیض رہٹائی اور اُسنے
 دور دور خون دیکھا اور دور دور پاک رہی پھر دور دور خون
 دیکھا پھر وہ جو دور دور پیچ میں پاک رہی ہی وہ دور دور بھی
 حیض میں داخل ہی اور اُسکو طہر متخلل کہتے ہیں * اور
 حیض کا یہ حکم ہی کہ عورت حیض والی نہ تو مار پر ہی نہ روزہ
 رکھے مگر جب وہ صاف ہوئے شب جتنے روز کہ روزہ نہیں
 رکھا ہی اُتنے ہی روز فضا کا روزہ رکھے اور جو مار اُس حالت
 میں قضا ہوئی اُسکی قضا نہ پر ہی * اور اُسکی یہ وحہ ہی کہ
 جب مہتر آدم اور حوا صلوات اللہ علیہما جہان میں آئے اور
 حوا نے بہشت میں حیض نہ دیکھا تھا سو جب حوا کو نماز میں
 حیض آیا تو انے مہتر آدم صلوات اللہ علیہ سے پوچھا
 کہ نماز ادا کر دے یا نہیں مہتر آدم نے مہتر جبریل علیہ السلام سے

حکم ہی چپسا کہ اکٹھ چکے مہین حیض کبو اسطے ویسا ہی نفاس کے واسطے بھی ہی * اور جس عورت کا خون موقوف ہوا حیض اور نفاس کی برسی مدت کے بعد یعنی دس روز کے بعد حیض موقوف ہوا اور چالیس روز کے بعد نفاس موقوف ہوا تو اُس عورت سے غسل کے پہلے جماع درست ہی * اور جو عورت کہ دس روز سے کم مہین حیض سے صاف ہوئی اور چالیس روز سے کم مہین نفاس سے صاف ہوئی تو اُس عورت سے غسل کے پہلے جماع درست نہیں ہی * مگر جب اُس قدر وقت گزر جاوے کہ اُس مہین غسل کر سکے اور تحریمہ نامہ کا ماندہ ہو سکے تو اتنی دیر کے بعد اُس سے جماع درست ہی اگرچہ غسل نہ کیا ہو مگر نامہ لے غسل درست نہیں ہی * اور جب کسی عورت کا خون موقوف ہوئے دس روز سے کم مہین یعنی تین یا چار یا پانچ یا چھ یا سات یا آٹھ یا نو روز مہین اور اُسکی عادت سے کم ہوئے * مثلاً اُسکی عادت تھی ظہر کے وقت اور یہ خون موقوف ہوا دوپہر کے وقت تو اس صولت مہین واجب ہی کہ غسل مہین دیری کرے نامہ کے آخر وقت تک اس واسطے کہ شاید پھر نہ خون آجاوے

اُسیر کہ رات دن استغفار کہے اور مستحب ہی کا
ایک دینار ما آدھی دینار صدقہ دے اُس کا کمارہ اور
عورت حیض والی قرآن نہ پڑھے جنب اور نفاس کی طرح
ظلامِ محدث کے کہ وہ قرآن بغیر چھوئے پڑھے * اور عورت
حائض اور نفاس قرآن نہ چھوئے محدث اور جنب کی طرح
مگر جزدان میں ہو تو لیے چاروں چھو میں یعنی محدث اور جنب
اور حائض اور نفاس محدث اور جنب کے مننے تو لکھ
چکے ہیں اور حائض اُس عورت کو کہتے ہیں جو حیض میں
ہو وہ * اور نفاس اُس کو کہتے ہیں جو نفاس میں ہو وہ
اور نفاس کا بیان آگے لکھنے میں استاء اللہ تعالیٰ * اور
مکروہ ہی قرآن شریف کا چھو نا اُنکے تین آیتیں سے * اور
نفاس وہ خون ہی کہ لڑکا پیدا ہونے کے بعد آوے اور
اُسکی کم مدت کی حد نہیں ہے اور اُسکی زیادہ مدت کی حد
چالیس روز ہی اور اگر دو امر کے بعد آہو میں ایک پہلے
ایک پیچھے تو پہلے امر کے بعد آہو نے کے بعد سے نفاس ہی
اور اگر حمل گر پڑے اور بعض عضو اُس کا بنا ہوے تو وہ
لڑکا ہی اور وہ عورت نفاس * اور حیض نفاس کا ایک ہی

اور ایک عورت ہی کہ اُسکی عادت نفاس کی تیس روز
 تھی اور اُس نے پچاس روز خون دیکھا تو یہ عیس روز جو تیس
 روز کے بعد ہی استیضہ ہی اور وہ تیس روز نفاس
 ہی * اور یہ حکم معنادہ کے واسطے ہی * معنادہ اُسکو کہتے
 ہیں کہ جس کے تئیں حیض اور نفاس ہو اووے * اور جو
 عورت ایسی ہی کہ اُسکو کبھی حیض اور نفاس نہیں ہوا
 تھا اور وہ بالغ ہوئی اور اُسکا خون زیادہ روز تک جاری رہا
 تو اُسکے واسطے حیض ہر مہینے سے دس روز ہی * اور جو
 خون کہ دس روز سے زیادہ ہی وہ استیضہ ہی اور نفاس
 اُسکے واسطے چالیس روز ہی اور باقی روز جو چالیس سے
 زیادہ ہی وہ استیضہ ہی * اور استیضہ کا بہ حکم ہی کہ
 جس عورت کو استیضہ ہووے وہ نماز پڑھے اور روز رکھے
 اور اُسکا شوہر جماع کرے * سہ * عورت استیضہ والی
 اور جس شخص کے رخم ہوے اسطرح کا کہ اُس میں
 سے خون یا ییب ہا جاوے یا کسی شخص کے پیشاب ہا
 جاوے یا ناک سے خون ہا جاوے یا اُسکے شکم سے لے احتیاج
 ہوا چلی جاوے اور اُس کو قدرت صبط کی نہوے یا اسی

کیونکہ اُسکی عادت کے پہلے یہ موقوف ہوا * اور اتنی دیر نہ
 نکمرے کہ وقت مکر وہ ہو جاوے بلکہ وقت مستحب تک دیر نہ
 کرے اور اگر خوف نماز خانے کا ہوے تو غسل کر کے مازیر تھہرے
 ایسا نہ کرے کہ نماز فوت ہو جاوے * مسئلہ اگر ایک
 عورت لڑکا جنی اور دس روز یا زیادہ مین پاک ہوئی تو
 اُسکو چاہئے کہ نماز پڑھا کرے اور روزہ رکھے اور منتظر نہ رہے کہ
 چالیس روز گزریں * اور جو بعضی عورتیں چالیس روز سے کم مین
 پاک ہوتی ہیں اور نماز نہیں پڑھتی ہیں جب تک چالیس روز
 نہیں گزرتا ہی یہ اُنکی نہایت غلطی ہی ایسا ہرگز نہ کیا چاہئے *
 مسئلہ * اور جو خون کہ حیض کی کم مدت یعنی تین روز سے
 کم مین بند ہوا یا اُسکی برتی مدت یعنی دس روز سے زیادہ
 ہو یا انفا س چالیس روز سے زیادہ ہوے یا حاملہ عورت
 خون دیکھے تو یہ سب استحصاء ہی * یا جو عادت کہ اُس نے
 حیض اور لعاس کی پہچان رکھی ہی اُس سے زیادہ ہوے
 تو یہ بھی استحصاء ہی * مثلاً ایک عورت کی عادت حیض کی
 سات روز تھی اور اُس نے بارہ روز خون دیکھا تو یہ پانچ روز
 چو سات کے بعد ہی استحصاء ہی اور وہ سات روز حیض *

والی آدگی مثلاً ہوا وغیرہ تو اُس کا وضو تو بیگا اگرچہ وقت
باقی رہیگا * اور عذر کے ثابت ہونے کی یہ حدی کہ وہ عذر یعنی
استیخاصہ خواہ ہو اور غیر ایک وقت نماز کا تمام لے لیا سے استقدر
کہ تمام وقت میں وضو اور نماز کے وہ شخص فرصت نہا دے *
اور عذر کے باقی رہنے کی یہ شرط ہے کہ ہر وقت پایا جاوے
اور جب ایک وقت نماز کا اُس حدت سے حالی گزرے تو
وہ شخص عذر ہے ماہر آحاد و یگا وہ معدور میں داخل نہ ہو و یگا *
اور اگر ایک شخص کے تئیں ایک نماز کے بیچ وقت میں
کوئی جدت جسطرح سے ہو یا خون زخم کا یا ناک کا یا دوسرا
کوئی حدت آوے اور وہ جاری ہو جاوے تو وہ ہر شخص
نوقف کرے اور انتظار کرے کہ وہ حدت موقوف ہو تا ہی
یا پہنچے اگر موقوف ہوے اور نماز کا وقت آکر ہوے لگے تو
اُسی حدت کی حالت میں وضو کر کے نماز ادا کرے پھر اگر وہ
حدت دوسری نماز کے وقت کو بھی لے لیا تو وہ شخص
معدور میں داخل ہوے اور وہ نماز تو اُسینے پڑھنا ہوا وہ درست
ہوئی * اور اگر دوسری نماز کے وقت کو نہ لیا اور حدت موقوف
ہو گیا تو اُس شخص کا عذر ثابت نہوا اُس پر بھی نماز کو دہراوے

طرح کا دو سرا آزاد ہو سے تو ان سب کا یہ حکم ہی کہ
 سب ہر نماز کے وقت میں و صو کرین اور اُسی و صو سے فر
 نملی جو چاہیں سوا داکر لیں جب تک کہ وقت ہمارا باقی
 ان سبھوں کا و صو بھی باقی ہی اور جب وقت گزر جاوے
 ان سبھوں کا و صو بھی تو بجاوے * دوسری نماز جو آ
 آنیوالی ہی اُس کے واسطے دو سرا و صو کرین اور ان سے
 گھا و صو وقت کے جانے سے تو تباہی اور وقت کے آنے
 سے نہیں * یعنی اگر ظہر کے وقت آنے کے پہلے معذور نے و صو
 کیا اور و صو کے بعد ظہر کا وقت آیا تو اُس کا و صو نہ تو تباہی اور اگر
 ظہر کے وقت میں و صو کیا اور ظہر کا وقت تباہ ہو اُس کا و صو
 تو تباہی اور ایسے آدمی کو معذور کہتے ہیں * اور یہ نہ کوئی خیال
 کرے کہ اُس کا و صو وقت جانے کے پہلے تو تباہی نہیں اُسکے یہ
 معنی ہیں کہ معذور کا و صو اُس عذر کے سبب سے حور کہتا ہی
 وہ نہیں تو تاجب تک کہ وقت باقی ہی * اور دوسری
 چیز سے تو تباہی چاہیے * مثلاً ایک شخص کے زخم سے خون جاری
 ہی اور اُس نے و صو کیا تو جب تک کہ وقت باقی ہی اُس خون
 بہنے سے و صو نہ تو بیگنا اور اگر دوسری چیز و صو کی تو تباہی

فصل کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد تیس مارقاں ہو اس پر ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ گزرے ہوئے بخشے اور دوسرے حیض تک اُس پر گناہ نہ لکھے اور وہ عورت ستر شہید کا ثواب پاوے اور بہشت میں اُس عورت کے واسطے محل درست کریں اور اُس کے سر من جسے بال ہین ہر بال کے پیچھے اُس عورت کے تنہیں ایک نوادہ بن * اور اگر دوسرے حیض کے پہلے چھ مہینے ہند مہی ہوئے * فائدہ * مستحب ہی حیض والی عورت پر کہ ہر نماز کے وقت میں وضو کرے اور سبحان اللہ کہہ کرے اس قدر کہ اُس قدر درستی میں اگر نماز پڑھتی ہو رہے حکمتی اس میں یہ فائدہ ہی کہ اُس عورت سے نماز کی عادت بناتی رہیگی * گیادھوس فصل نجاست کے پاک کرتے کے بیان میں * جو نجاست کہ تدار ہی بننے خشک ہونے کے بعد اُس کا نشان معلوم ہوتا ہی جس طرح خون وغیرہ ہی تو اُس نجاست سے مازی کا بدن اور جانماز اور کپڑا پاک ہوتا ہی پانی کے دھونے سے * اور اُس چیز کے دھولے سے جو بہے والی اور پاک ہوئے اور ایسی ہوئے

اس واسطے کہ وہ حدیث آدھنی ہی وقت تک ر * ۱ اور غز
 ثابت ہونے کی شرط لکھہ جگے ہمیں کہ ایک وقت ناک کا
 لے لیوے اور ایمان اس شخص کو بیچ وقت میں حدیث ہوا
 اور دوسرے وقت کو نہ لیا تو اس صورت میں آدھنی و نہ
 تقہر اس سبب سے وہ شخص معذور ہو * خلاصہ یہ ہے
 کہ اگر کسی کے ہر وقت پیشاب جاری رہے یا ذخیم سے جو
 جاری رہے یا عورت کو استغاضہ ہوے یا کسی کی ناک سے خوا
 جاری رہے یا کسی کے پیشاب کے مقام سے خون یا بیہب
 جاری رہے یا دوسرے کوئی حدیث میں گرفتار ہوے تو وہ شخص
 ہمارے اسی حالت میں رہے مگر پانچوں وقت تازہ تازہ وضو کر
 کرے * فائدہ * پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کہ عورت
 حیض والی ہر نماز کے وقت میں ستر دفع استغفر اللہ کہے
 اللہ تعالیٰ ہزار رکعت کا ثواب اُسے دیوے اور ستر گنا
 اُسکے بخشنے اور ستر درجہ بہشت میں اُسکو دیوے اور استغفا
 کی لفظ کے ہر حرف کے بدلے میں ایک نور دیوے اور جتنے
 بال کہ اُسکے بدن میں ہیں ہر بال کے شمار کے موافق ثواب
 حج اور عمرہ کا لکھے * اور جب حیض سے پاک ہوے اور

خاص اگر بدن میں لگی ہوئے نو تین مار دھو ماکنایت ہی اور
 اگر کیرے میں ہوئے تو بھی تین مار دھوے اور ہر بار پچوڑے * اور
 یہ شرط ہی کہ تیسری مار خوب سانچوڑے اپنی قوت کے موافق
 اور چوہر پچوڑنے کے قابل نہوے جس طرح چٹائی اور جام
 ویرہ تو اُسکے تئیں دھوے اور دھو کے چھوڑے اس قدر کہ سب
 پانی تنک جاوے اور جب پکنا موقوف ہو جاوے تب پھر
 دھوے اور چھوڑ دیوے یہاں تک کہ پکنا موقوف ہو جاوے
 اسی طرح تین مار کرے * مسالہ * موزہ اور جوتا زمین پر ملنے ہی
 سے پاک ہوتا ہی اگر اُس میں تندرنا پاکی لگی ہوئے مثلاً
 غلبہ اور گورو عہ اور زمین پر اس قدر ملے کہ ناپاکی سب
 چھوٹ جاوے * اور اگر تندرنا پاکی نہوے جس طرح
 پیشاب ویرہ تو فقط دھونے ہی سے پاک ہوتا ہی *
 مسالہ * اگر کیرے یا بدن یا دوسری چیز میں منی لگ جاوے
 تو دھونے سے پاک ہوئے خواہ منی خشک ہوئے خواہ
 تر اور خشک منی ملنے سے بھی پاک ہوتی ہی * اور جس
 میں مایاکی نہ اثر کرے جس طرح شمشیر اور چھوڑی اور آئینہ
 اور تانبے کا دیگ اور جوہر کہ مثل ان کے ہی وہ زمین پر

مگر اُسکے دھونے سے جو کچھ لگا ہو سے تو چھوٹ جاوے جس طرح سرکہ اور گلاب وغیرہ ہی * اور پاک ہونا ہی دھونے سے جسکے اُس نجاست کا نشان مٹ جاوے مگر جب اسطرح کی نجاست ہو سے کہ اُسکا دایچھوٹا پانی سے بعیر مائلون کے مشکل ہو سے جسطرح سے مہدی کا رنگ با تیل ناپاکی مالا ہوا پاکوئی دوسری چیز اسطرح کی لگی ہو سے تو اس صورت میں فقط تین بار دھو ماکفایت کر مای اگرچہ دایچھوٹے کیونکہ دھولے میں اصل مایا کی کل گئی اگرچہ دایچھوٹے گیا تو کیا مضائقہ * اور وہ جو ہم نے اوپر بیان کیا کہ جو چیز ہسے والی اور پاک ہو سے اور ایسی ہو سے کہ اُسکے دھونے سے جو کچھ لگا ہو سے چھوٹ جاوے تو اسطرح کے بیان سے شراب اوریشاب وغیرہ کل گیا کیونکہ شراب اوریشاب بہنے والا ہی مگر پاک نہیں * اور دودھ اور نیل وغیرہ بھی کل گیا کیونکہ سب یہ ہسے والے بھی ہیں اور پاک بھی ہیں مگر انکے دھولے سے جو کچھ لگا نہ چھوٹے گا * مسئلہ * جو نجاست کہ تدار ہو وے یعنی خشک ہونے کے بعد اُسکا نشان معلوم نہو وے جسطرح شراب اوریشاب وغیرہ تو اسطرح کی

۱۔ در حکا گوشت حلال ہی اُس جانور کا، بشاب جس طرح گائے اور بکری اور اُونت وغیرہ اور ینخال اُن جریون کا جن کا گوشت حرام ہی جس طرح بازو وغیرہ خفیفہ ہی * مسئلہ * ینخال اُن جریون کا جن کا گوشت حلال ہی، پاک ہی مگر جس ینخال میں مدبو آتی ہی تو وہ ناباک ہی جس طرح ینخال شرعی اور بط کا حیسا کہ ہم لکھ چکے * ادو کوثر اور تیترا اور مور اور گریہ وغیرہ کا ینخال پاک ہی * مسئلہ * عاست غلیظ سے درم شرعی کے موافق معاف ہی اور اگر درم شرعی سے زیادہ ہوئے تو نہیں * یعنی اگر نجاست غلیظ درم شرعی کے برابر لگی ہوئے اور مار پر تھہرے تو معاف ہی زیادہ میں نہیں درم شرعی کا اندازہ ہتھیلی کے غار برابر ہی یعنی ہتھیلی کے غار کے برابر کساده کرے اور پانی لیو سے تب جہان تک یانی تھہرے وہی غار ہتھیلی کا ہی * مسئلہ نجاست خفیفہ کبر سے کی چوتھائی حصے سے کم تلک معاف ہی اور جب کبر آچوتھا حصہ پورا ناباک ہو دے تب نہیں * یعنی جب تک کبر آنا پاک ہی چوتھے حصہ سے کم تب تک نماز اُس کبر سے درست ہی اور جب چوتھا حصہ پورا ناباک

مانے سے پاک ہو یا دھونے سے * اور زمین اور انیسے
 گافرش سوکھ جانے اور نخواست کا اثر مت جانے سے پاک
 ہوئے * اور اُس پر نماز پڑھنا درست ہی مگر نیمسم درست
 نہیں * اور درخت اور گھاس جب تک زمین پر کھڑے
 وہیں تب تک اگر نجس ہو جاویں تو سوکھنے سے پاک
 ہوویں اور جب کھاتے حادثیں تب اگر نجس ہو حادث تو نذیر
 دھونے پاک ہوویں * مارہوین فصل نخواست کی قسم
 اور اُسکے حکم کے بیان میں * نخواست دو قسم ہی غلیظہ
 اور خفیفہ * غلیظہ کہتے ہیں ہست مایاگ کو جس طرح تراب
 اور آدمی کا پیشاب اور غلیظہ اور منی اور قی اور خون
 اور پیس اور سب لید اور سب گو بر یہ سب نخواست غلیظہ
 ہی اور صاحب محیط اور صاحب شرح و فایہ کا بھی یہی قول
 ہی اور فتاویٰ مختصر شافعی میں بھی یہی لکھا ہے * سلسلہ *
 جس جانور کا گوشت حرام ہی اُسکا پیشاب اور لگہ بھی
 نجاست غلیظہ ہی جس طرح گدھا اور بلی اور چوہا وغیرہ اور
 مرغی کا پینال اور بط کا بھی غلیظہ ہی اگر چہ اُسکا گوشت حلال
 ہی * اور عقیدہ کہتے ہیں کم مایاگ کو * گھوڑے کا پیشاب

مسئلہ * اگر کسی شخص کے کیرے کا ایک کنارہ ناپاگ ہو گیا اور اُس شخص کو سہو ہوا اور اُس شخص نے کوئی کنارہ اُس کیرے کا بغیر تھرا لے ہوئے دھو دالا تو وہ کپڑا پاک ہی ہے *۔ یہوں کے مسئلہ کی طرح مثلاً ایک شخص نے گیہوں پر گدھے کی دُور سی حالہ اور گدھے نے اُس پر پشاپ کیا اور اُس گیہوں کا دو حصہ ہوا اور اُس گیہوں کے مالک دو شخص ہیں دونوں شخصوں نے اپنا اپنا حصہ لے لیا مثلاً دو سن تھا ایک ایک حصہ لے لیا تو اس صورت میں دونوں حصہ پاک ہی ہے اس واسطے کہ احتمال ہی دونوں کے تئیں کہ دوسرے کے حصے میں جاسے ہوگی یا اُس میں سے کچھ کسی فقیر کو دے دیا تو اس صورت میں بھی سب پاک ہیں اس واسطے کہ احتمال ہی کہ مجلس اُسی میں گئی ہو وہی اور اُس پاک کی اعتبار ضرورت کے واسطے ہی تا کہ حرج نہ ہو *۔ تاہم یہیں فصل استبراء اور استنجاء اور استنفا کے بیان میں * پیشاب کے بعد تین بار کھینکھارے اور اُس عصو کی حر کے پاس سے نرم نرم تین بار دو گھاسے کی بستان کی طرح اور اس عصو کے سوراخ کو زمین پر یا کلوچ پر مسح

ہوا شب نماز در ست نہیں * مسئلہ * مجھلی گا خون ناپاک نہیں
 مسئلہ * گدھے اور خیر کالعب پاک عز کو ناپاک نہیں کرنا ہی
 اس واسطے کہ وہ مشکوک ہی * اور کسی حرکت کی یا کسی
 شک سے نہیں حاتی * مسئلہ * پشاپ کرنے وقت جو سوئی
 می نوک برابر چھینتے رہے تو وہ کچھ جہ نہیں ہی * مسئلہ *
 جس کپڑے کا استر ناپاک ہو وہ سے تو اُسکے ار سے یر نماز
 در ست ہی * مسئلہ * جس پھونے کا ایک کنارہ ناپاک
 ہو سے اُسکے دوسرے کنارے پر نماز در ست ہی خواہ اُسکے
 ایک کنارے کے ہلے سے دوسرا کنارہ ہلے خواہ نہ ہلے کیونکہ
 وہ پھونکا جائے رہن کے ہی یہ مسئلہ فتاویٰ مختصر شافعی
 میں ہی اور شرح وقایہ میں بھی * * مسئلہ * اگر ایک
 کپڑا ناپاک ہو سے اور اُس میں ناپاک کپڑا بھینکا ہو اپنا چھا گیا
 ہو وہ سے اور اُس ناپاک کپڑے کی نمٹی اس ناپاک کپڑے
 میں آگئی ہو سے مگر اس قدر سی آئی ہو سے کہ نیچوڑنے
 سے نہ نیچوڑے تو اس ناپاک کپڑے کے اوپر نماز در ست ہی
 مسئلہ * اگر ایک کپڑا ناپاک بھینکا ہو اس کو کسے مکان پر خوشی
 اور گوہر سے لپٹا ہی رکھا گیا تو اُس کپڑے پر نماز در ست ہی

ہی * اور اگر پانی میسر نہ ہو تو اسٹرا فقط کلوخ سے
 کفایت ہی اسی کو اسٹرا کہتے ہیں یہی فناوی محستر شافی
 میں لکھا ہی کہ اُس کو اسٹرا کہتے ہیں یعنی جو بشتاب
 باقی ہی اس سے پاکی طلب کرنا اور فایط سے فراغت ہونے
 کے بعد نخواست پاک کرنے کو اسٹرا کہتے ہیں اور فایط کہتے
 ہیں جا ضرور کو * صورت اُسکی یہ ہے کہ اگر احتیاج فایط
 بھی رکھتا ہو تو پہلے آستین اٹھالیو سے بعد اسکے بائیں
 ہاتھ میں تین کلوخ یا کم یا زیادہ لے لیو سے اور حاضر میں جاوے
 اور جب حاضر میں جاوے تب پہلے بائیں ہاتھ رکھے اور
 حاضر رہے وقت قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ منہ سے
 اور جس پہنچ پر خدا سے تعالیٰ کا نام لکھا ہو یا قرآن میں سے
 کچھ لکھا ہو تو اُس کو اپنے ساتھ نہ لیجاوے اور ننگے سر نہ جاوے
 اور حاضر رہے پہلے کلوخ درست کر لیوے اور حاضر میں
 آئے وقت شیطان کی شرارت سے اللہ تعالیٰ سے بہانے اور کہے
 اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اَلْحَبِیْثُ اَلْمَحْبِیْثُ مِنْ
 الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اور حاضر رہے وقت بائیں ہاتھ پر
 خود کرے جس میں جلدی فراغت ہو سے * اور جس جگہ

کر ہے جس میں وہ پیشاب کہ باقی ہو نکل جاوے اور
 کلاو خ لیکر تہلے * سسلہ * ترح اولاد میں ذناوی جتہ سے
 لکھا ہی کہ مناسب ہی دعو کر نیوالے کو ملنے کے بعد استنجا
 کھسے اس واسطے کہ شاید اُسکے پیشاب کے مکان سے بچہ
 نکلے تو پھر دعو دہرائے کا محتاج ہوئے * سسلہ * اس تہلے
 میں اختلاف ہی بعضے کہتے ہیں کہ چاند سو قدم ملے اولد بعضے
 تین سو بعضے دس قدم اولد بعضے کہتے ہیں کہ جتنے برس کی
 اُسکی عمر ہو دے اُننے قدم * بعضے کہتے ہیں کہ زمین پر پانوں
 مارے اولد کہ کھارے اور دہنے پانوں کو بائیں پانوں میں
 اور بائیں پانوں کو دہنے پانوں میں کرے یا پیچھے سے اوپر
 دھواں اُٹھنے سے پیچھے اُترے * لیکن صحیح یہ ہے کہ آدمیوں
 کی طبیعت مختلف ہی پھر جس میں جسکی تسلی ہو جاوے
 اور جائے کہ اب ہم پاک ہوئے وہی معتبر اور درست ہی
 چاہئے کہ وہ اُسی طرح استنجا کرے * اس واسطے کہ ہر ایک
 آدمی اپنے احوال سے خوب حذر رکھنا ہی * سسلہ * بعد
 اُسکے پانی سے تین مرتبہ اُس عضو کو بائیں ہاتھ سے دھو دے
 اور تینوں ہاتھ بائیں ہاتھ کو بھی دھوے کیونکہ یہ مستحب

بچاؤ سے اور حارے کے دن میں گرمی کا اُلٹا کرے یعنی پہلا
 کلوخ پیچھے سے آگے کو لاوے اور دسرا آگے سے پیچھے
 کو لے جاوے اور پھر تیسرا پیچھے سے آگے کو لاوے کیونکہ
 حارے میں حصہ ہیں لہذا اُس میں لگنے کا خوف نہیں ہی اور
 پہلا کلوخ پیچھے سے آگے لانے میں زیادہ صفائی ہوتی ہے *
 اور اگر عورت ہو تو ہمیشہ پہلا کلوخ آگے سے پیچھے
 کو لے جاوے اس واسطے کہ اُس کے اندام نہانی میں نہ لگے اور دسرا
 پیچھے سے آگے کو لاوے اور تیسرا آگے سے پیچھے کو
 لے جاوے * اور عورت کے واسطے کلوخ لسنے میں گرمی جا رہا
 ہر اس میں ہمیشہ اسی طرح برکبا کرے * اور کلوخ کے بعد
 پانی سے آبدست کرنا ادب ہی ہے چاہے کہ پانی سے استنبجا
 کرے تب کٹا دھو کے میٹھے اور پہلے ہاتھ دھوے تب بعد
 اُس کے اُنکلی کے پتے سے آبدست کرے خواہ ابک اُنکلی
 خواہ دو خواہ تین گانے اُنکلی کی نوک سے آبدست نہ کرے کیونکہ
 اس سے نواسیر ہوتی ہے اور جب آبدست کر چکے تب پھر
 دوسری بار ہاتھ دھوے سلسلہ * زیادہ عدد استنبجا کاسات مرتبہ
 ہی اور کم تین اور پانچ مرتبہ بھی ہے * اور بعض عالموں نے

حاضر و پھر سے اُس جگہ پانی سے استنجا کرے اور اگر میدان
میں ہوئے نو آدمیوں سے دور جاوے جس میں کسی کی لطیفہ نہ رہے
اور جس جگہ بیٹھے گا وہاں پر پہنچے کے پہلے سترہ کھوہے
اور آمیون کے بیٹھنے کی جگہ پر اور سیوہ دار درخت کے
پہنچے حاضر نہ پھرے * اور ہوا کے مقابلہ پر اور بلندی کی
طرف پیشاب کرے * اور آفتاب اور ماہتاب کی طرف
بھی نہ دیکھے فرشتوں کی تعظیم کے سبب سے جو اپر مغر رہیں *
اور جب حاضر و پھریر جگے تب کلوخ لیوے ! سطر ح پر کہ
مرد ہووے نو گرمی کے دنوں میں پہلے کلوخ کو آگے سے
پہچھے کو لیجاوے اور دوسرے کلوخ کو پیچھے سے آگے
لے لے کر اور تیسرے کلوخ کو پھر آگے سے پیچھے کو لیجاوے
اور اگر زیادہ کی حاجت ہووے تو زیادہ لیوے ! سو اسطے کہ
استنجا کر مائیں کلوخ سے سنت ہی اور اُس میں کچھ عدد مغر رہیں
جو اتن سے کم میں صفائی ہو خواہ زیادہ میں عرص صاف ہونے
سے ہی * اور کلوخ ! سطر ح بر لیوے کہ پاک بدن پر نہ
پہنچے * اور گرمی کے دنوں میں ! سو اسطے آگے سے پیچھے
لیجانا کہا کہ خضہ گرمی میں لٹک آتا ہی اُس میں کچھ لٹک

سفید ہو سے اور اچھے کپڑے سے اور تیز لکڑی اور پتھر سے
 مگر وہ ہی * مگر ضرورت کے وقت سوائے گوہر اور کاغذ کے
 ان سب چیزوں سے اور دہنے لگتے سے درست ہی * مسئلہ
 کنز العباد میں لکھا ہے کہ کاغذ سے اگر چہ سفید ہو سے اس سے
 نہ کم سے اس واسطے کہ کاغذ کی تعظیم کرنا اسلام کے ادب سے
 ہی * اور آپست کے بعد تھوڑے سے کپڑے سے پانی
 کو پوچھے تاکہ زانوں پر نہ تپکے اور یہ آداب ہی کہ اس کو
 مستحق کہتے ہیں * تیسرا باب مار کے بیان میں اور اسباب
میں بیس فصل ہی * پہلی فصل نماز کے وقتوں کے بیان میں
 فجر کی نماز کا وقت صبح صادق ہی اور صبح صادق ایک چوڑی
 جسی سفیدی ہی کہ وہ آسمان کے کنارے بر ظاہر ہوتی ہی
 اور اس وقت سے جب تک کہ آفتاب نہ نکلے وقت باقی رہتا ہی
 اور درار سفیدی جو ظاہر ہوتی ہی اس کو صبح کا ذب کہتے
 ہیں وہ رات میں داخل ہی فجر کی نماز کا وقت نہیں ہی *
 اور ظہر کی نماز کا وقت آفتاب دھلنے سے شروع ہوتا ہی
 اور باقی رہتا ہی جب تک کہ ہر چیز کا سایہ اصلی حصہ
 کے اُسکا دونا نہوے یہ ایک روایت میں ہی ابی حنیفہ
 * ۱۰ *

کلبانی کہ اسوقت دھوئے کہ اُسکے دل کھی نلی ہو جاوے
 اور بائیں ہاتھ سے آجست کرے * مسئلہ * جسوقت نجاست
 درام شرعی سے زیادہ اُس مقام کے گرد بگر دلیگی نہوے تو
 اسوقت استنجا کرنا پانی سے سنت ہووے اور اگر درام
 شرعی سے زیادہ لگی ہووے تو اسوقت استنجا کرنا پانی سے
 فرض ہووے * اور اگر درام شرعی کے برابر لگی ہووے تو
 اسوقت استنجا کرنا پانی سے واجب ہووے لیکن افضل یہ
 ہی کہ پانی سے استنجا کرے مگر جو مقام ایسا ہووے کہ وہاں
 پر پانی سے آجست کرے تو آدمیوں کی نظر اُسکی عورت
 پر پڑے اور اُس سے بدن چھپ نہ سکے تو اُس مقام میں کلوی
 پر کھایت کرے آجست ترک کرے تا کہ بدن کھولنے سے
 فاسق نہوے * مسئلہ * استنجا کرنا پتھر اور مٹی کے ذہیلے
 اور خاک اور ریگ اور اکرتی اور ندے اور روئی اور
 پرانے کپڑے سے رواہی * اور ہڈی اور تھیکرے اور ستیشہ
 اور ہکھی ہوئی ایدت اور گھاس اور کویلے سے اور اُس چیز سے
 کہ ناپاک فی جملہ طرح گوہر اور اُس چیز سے کہ کھالے کی
 ہی جس طرح سنگ اور دہینے ہاتھ سے اور کاعد سے اگرچہ

ہو جب جب ہر جز کا سایہ اُس کے برابر ہو اسایہ اصلی چھڑا کے
 تب وہ طہر کا آخر وقت ہی * پھر اُس وقت سے عصر کا وقت
 شروع ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جب تک کہ آفتاب نہیں
 دوتا ہی * اور جب آفتاب دوتا ہی تب مغرب کا وقت
 شروع ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جب تک کہ شفق غایب
 نہیں ہوتی * اور شفق کہتے ہیں اُس سرخی کو جو آفتاب
 دوتے کے بعد چھم طرف ظاہر ہوتی ہی اور اُس کو ہندی
 ہیں سیدری کہتے ہیں * یعنی جب تک کہ سرخی رہتی ہی
 مغرب کا وقت بھی رہتا ہی اور جب سرخی سب جاتی ہی
 تب مغرب کا وقت بھی جاتا ہی * اور اُس وقت سے عشا کا
 وقت شروع ہوتا ہی * اور باقی رہتا ہی جب تک صبح صادق
 نہوے * اور وتر کا وقت عشا پر ہننے کے بعد سے شروع
 ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جب تک کہ صبح صادق نہوے *
 مسئلہ * وتر اور عشا کا وقت ایک ہی ہی لیکن ان دونوں
 میں ترتیب لازم ہی کہ پہلے عشا پڑھے تب وتر پڑھے
 اس واسطے وتر کو پہلے نہیں پڑھتے * بیان وقت مستحب کا *
 مستحب ہی فجر کی نماز شروع کرنا اُس وقت کہ صبح روشن

رحمہ اللہ علیہ سے اور دو سری روایت میں ابی حنیفہ رحمہ اللہ
 علیہ سے یوں ہی کہ جب تک کہ سایہ ہر چیز کا سایہ اصلی چھڑا
 کے اُسکے برابر نہ ہوے اور یہی قول ابو یوسف و محمد اور شافعی
 رحمہم اللہ کا ہی یہ مضمون شرح و فایہ کا ہی * اور سایہ اصلی
 کے معنی انشاء اللہ تعالیٰ مان کرتے ہیں * سلسلہ * جب
 کوئی ارادہ کرے کہ سایہ اصلی پہنچائے تب ایک جگہ برابر
 زمین پر ایک لکڑی کھڑی کر کے گاردے اور اُس لکڑی
 کے سایہ کے سر پر ایک نشان کر دیوے پھر جب تک
 کہ سایہ کم ہوتا ہی تب تک معلوم کرے کہ آفتاب سر پر
 نہیں آیا اور جب کہ سایہ کم ہوے نہ زیادہ تب اُسکے تین
 سہ اکہتے ہیں اور وہی سایہ اصلی ہی اور یہ تھیک
 دوہر کو ہوتا ہی اور فتادی مختصر شافعی اور شرح ہدایہ میں
 یہی لکھا ہی * اور ملک العلماء قاضی شہاب الدین رحمہ اللہ
 علیہ نے لکھا ہی کہ سایہ اصلی اُس سایہ کو کہتے ہیں کہ جہاں
 سے کم ہونا سایہ کا موقوف ہووے اور زیادہ ہو مانر و
 ہووے اور یہ وہی مضمون ہی جو لکھ چکے * خلاصہ یہی کہ جب
 ہر چیز کا سایہ دو ٹوٹا ہو اصلی چھڑا کے اور دو سری روایت

رات تک یعنی رات کی تھائی تک اور آدھی رات تک
 تاخیر عشا کی مساجد اور بعد آدھی رات کے تاخیر کرنا بغیر عذر
 کے مکروہ * اور مستحب ہی تاخیر و ترکی آخر رات تک اُس
 شخص کے واسطے جو اپنے جاگنے پر اعتنا درکھتا ہی اور
 جب کو جاگے گا اعتنا نہیں ہی وہ سونے کے پہلے ادا
 کرے * اور مستحب ہی طہرگی نماز جاڑے کے دنوں میں
 اول وقت ادا کرنا اور مغرب کی نماز مستحب ہی ہمیشہ
 اول وقت میں ادا کرنا مگر بدلی کے روز * اور مستحب ہی
 بدلی کے روز اول وقت ادا کرنا عصر اور عشا کا اور باقی سب
 نماز کی تاخیر کرنا * بیان اُن وقوں کا جس میں نماز درست ہیں
 اور مکروہ ہی * مسئلہ * آفتاب نکلنے کے وقت اور جب
 آفتاب سحر پر آوے یعنی تھیک دوپہر کے وقت اور
 آفتاب دوپہر کے وقت نماز اور سجدہ تلاوت کا اور نماز جنازہ
 کی درست ہیں ہی مگر اُسی روز کی عصر * اگر کسی سے
 اس قدر تاخیر ہوئی ہوے کہ ایک رکعت کا وقت باقی ہووے
 تو آفتاب دوپہر کے وقت درست ہی لیکن اس قدر تاخیر کیا
 چاہئے کیونکہ اس قدر تاخیر مکروہ ہی جیسا کہ کچھ جگہ * مسئلہ *

ہو وے مگر ایسے وقت بترو ع کرے کہ چالیس آیت یا
 زیادہ اُس سے باقرات پڑھ سکے اور اگر اُسکے وصو میں
 فساد ہووے تو پھر وصو کر کے اُسی قدر دہرائے جیسا کہ
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا *** اَسْفِرُوا بِالْقَجْرِ
 فَإِنَّهُ أَكْثَرُ لِلْأَجْرِ *** روشتی میں ادا کرو فجر کی نماز کو پس
 بیشک روشتی میں ادا کرنا فجر کا بزرگ زیادہ ہی
 مزدوری اور ثواب کے واسطے *** اور مستحب ہی**
 ظہر کی تاخیر کرنا گرمی کے دنوں میں جیسا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا *** إِذَا اشَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ**
ح وقت کہ سہی ہو وے گرمی پھر سرد کرو نماز کو یعنی نماز
 طہر میں تاخیر کرنا کہ گرمی کم ہو جاوے اور صحیح بخاری میں
 بالصلاۃ کی جگہ بالظہر ہی منے ایک ہی ہیں یعنی سردی
 کرو نماز طہر میں **فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْعِ جَهَنَّمَ** *** اس واسطے**
 کہ سختی گرمی کی دوزخ کے جوتس کر لے سے ہی *** اور**
 مستحب ہی تاخیر عصر کی ہمیشہ مگر اس قدر تاخیر نہ کرے کہ
 آفتاب کا رنگ بدل جاوے اور آنکھ میں چوندھی نہ لگے کیونکہ *****
اس قدر تاخیر نہ کرنا کہ *** اور مستحب ہی تاخیر عشا کا ٹاٹ**

دو دنوں پر واجب ہے * اور اگر ایک عورت کے مابین آخر وقت میں حیض ہو تو اُس پر اُس وقت کی نماز کی قضا پڑھنا واجب نہیں * سوال اس میں کیا مصلحت ہے کہ رات اور دن میں سترہ رکعت نماز اللہ تعالیٰ نے فرض کیا کہ آٹھ رکعت دن کو ہی اور سات رکعت رات کو اور دو رکعت صبح کے وقت کہ نہ نو دن میں ہی اور نہ رات میں * جواب یہ ہے کہ دن کی آٹھ رکعت کے سبب سے آٹھ دروازے بہشت کے کشادہ ہوئے ہیں اور رات کی سات رکعت کے سبب سے دو رخ کے ساتوں دروازے بند ہونے ہیں اور فجر کی دو رکعت کے سبب سے دن بھر کے گناہ اور رات بھر کے گناہ بخشتے جاتے ہیں فتاویٰ مختصر شافعی میں یہی لکھا ہے * فصل دوسری اذان اور اقامت کے بیان میں * مسئلہ * اذان کہنا پانچ وقت کی نماز اور جمعہ کی نماز کے واسطے سنت مؤکدہ ہے مردوں کے حق میں اور عورتوں کے حق میں سنت نہیں * اور نفلوں کے واسطے اور جنازے اور عیدین کی نماز کے واسطے سنت نہیں * اور اذان کہنا نماز کے وقت میں سنت ہی وقت کے قبل اور وقت کے بعد سبب نہیں * اور اگر

جس نے ایک رکعت عصر کی پایا اُس نے عصر پایا و لیکن
 اور سب نمازیں ان تینوں وقتوں میں درست نہیں * اور جب
 امام جمعہ کا خطبہ پڑھے کو اُنھے اور بعد صبح صادق کے سنت فجر
 کے سوائے جب تک کہ آفتاب نہ نکلے اور عصر کی نماز پڑھے
 کے بعد سے جب تک کہ نماز مغرب کی نہ ادا کرے فضل مکروہ
 ہی * اور جو نماز فوت ہوئی ہی اُسکا ادا کرنا اور مسجد
 تلاوت کا اور نماز جنازے کی درست ہی پچھلے اُن دونوں
 وقتوں میں * لیکن امام جب خطبے کو اُتھے اُس وقت یہ سب
 بھی مکروہ ہی * مسئلہ * دو فرض ایک وقت میں نہیں ادا
 کیا جاتا ہی بغیر حج کے * دو فرض کے یہ معنی کہ طہر اور عصر
 اور مغرب اور عشا ایک وقت میں ملا کے پڑھے * اور جو
 نماز فوت ہوئی ہی اُسکو جس قدر چاہے ملا کر ادا کرے اُسکا
 ذکر نہیں ہی اس مقام میں * مسئلہ * جو عورت کہ پاک ہوئی
 حیض لٹاس سے عصر کے وقت میں تو وہ عصر پڑھے اور عشا
 کے وقت میں تو وہ عشا پڑھے * مسئلہ * اگر ایک لڑکا بالغ ہوا
 یا کافر مسلمان ہوا آخر وقت میں اور وقت باقی نہیں ہی گھر
 یا مسجد کہ تھمریمہ پادھئے تو اُس وقت کی نماز کی قضا پڑھنا اُن

مگر اگر حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الضلّٰح کہنے میں دہنے ما نہیں
 پانوں کے بعد اُٹھا سے منہ پھیرے تو اعلام نہوے تو پانوں
 اُٹھاوے * مثلاً ایک اذان کا مکان اس طرح کا ہووے کہ
 اُس میں کھڑکی ہوئے اور اُس میں سے آوار باہر نہ آوے
 اگر پانوں ایک ہی جگہ پر رکھے رہے تو اُس وقت پانوں
 اُٹھاوے اور دہنی کھڑکی میں سے سر نکالے اور کہے حی
 علی الصلوٰۃ تب پھر جاوے ما نہیں کھڑکی کی طرف اور اپنا
 سر کھڑکی سے نکالے اور کہے حی علی الضلّٰح تاکہ اعلام بخوبی
 حاصل ہووے اور اعلام کے منے نماز کے واسطے بھر کرنا *
 مسئلہ * اقامت مثل اذان کے ہی و لیکن اقامت کے
 الفاظ جلد ہی کہے اور حی علی الضلّٰح کے بعد قدامت الصلوٰۃ
 کہے دوبار اور منہ قبلے کی طرف کرے اذان کی طرح *
 اور اذان اور اقامت کہتے بیچ میں بات نہ کہے یعنی اذان
 و اقامت کہنے ہوئے نہ بات کرے * مسئلہ * اور متاخرین
 لوگوں نے تثنیہ کو پسند رکھا ہی سب نماز کے واسطے
 اور قدیم لوگوں کے نزدیک مکر وہ بھی مگر فجر کے وقت
 مکر وہ نہیں * اور روایت ہی مجاہد سے اُنہوں نے کہا کہ

وقت کے پہلے کوئی اذان کہے تو اُسکو پھر دہرائیو سے اور
 امام ابو یوسف اور امام شافعی رحمہما اللہ کے نزدیک فجر
 کی نماز کے واسطے آخر آدمی رات میں اذان کہنا روا ہے *
 اور وہ شخص اذان کہے کہ جو وقت پہنچا تاہو سے تاکہ ثواب
 اذان کہنے کا پاوے * اور اذان کہتے وقت قلعہ طرف متوجہ
 ہووے اور اپنی درون انگلی دونوں کان میں کرے * اور
 جب ہی علی الصلوٰۃ پر پہنچے نب منہ دہنی طرف پھیرے
 اور حب ہی علی الفلاح پر پہنچے نب منہ بائیں طرف پھیرے *
 اور لفظین اذان کی مشہور ہیں * اور فجر کی اذان میں حب
 علی الفلاح کے بعد الصلوٰۃ خیر الصلوات دو مرتبہ کہے *
 اور اذان کی لفظ جہد اجد کہے اور تھہر تھہر کہے اور راگ سے
 نہ کہے اور کوئی حرف اذان میں ہے کم نکر سے اور اذان کے
 درمیان میں کوئی حرف زیادہ نہ کرے * اور حرف کا زیر و زبر
 اور جزم اور مد وغیرہ راگ کے واسطے زیادہ کم نکر سے *
 ذلیک خوش گلو اچھی آواز سے اذان کہنا بہت خوب ہے
 مگر جب کہ اذان کی لفظین کچھ نہ مگر آں اور قدم ایک ہی جگہ
 پر رکھے رہے * سہ * اگر اذان کا مکان اس طرح کا ہو

مسئلہ * محدث کی اذان جائز ہی اور اقامت اُسکی مکر وہ ہی اور اگر وہ اقامت کہے تو دہرائی بھی ناجائز ہے * اور جنب سی اذان اور اقامت دونوں مکر وہ ہی اگر وہ اذان کہے تو دہرائی جاوے اور اقامت کہے تو دہرائی ناجائز ہے اس واسطے کہ شریعت میں دو بار اقامت کہنا نہیں آباہی کیونکہ اقامت حاضر لوگوں کی خبر کے واسطے ہی تو بس ایک ہی کفایت ہی اور اذان غائب لوگوں کی خبر کے واسطے ہی تو اس میں مستحب ہی کہ بعضوں نے سنا ہوگا اور بعضوں نے نہ سنا ہوگا تو پھر دہرانے میں اُس کے فائدہ ہی * مسئلہ * جنب اور عورت اور مست اور دیوانے کی اذان مکر وہ ہی * اگر یہ سب کہیں تو مستحب ہی کہ پھر دہراوے * مسئلہ * مسافر اذان اور اقامت دونوں کہے اور اگر دونوں ترک کرے تو مکر وہ ہی لیکن اگر اقامت پر کفایت کرے تو جائز ہی * اور جو شخص جماعت کی مسجد میں نماز پڑھے تو وہ اذان اور اقامت دونوں کہے اور اگر وہ ایک بھی ترک کرے تو مکر وہ ہی * اور جو شخص کہ اپنے گھر میں نماز پڑھے اور اُسکا گھر بیہر میں ہووے تو وہ اذان اور اقامت دونوں کہے اور

میں عبداللہ ابن عمر کے ساتھ ایک مسجد میں گیا اور اُس
 میں اذان ہو چکی تھی اور ہم ارادہ رکھے تھے کہ اُس میں نماز
 پڑھیں تب نوؤن کے تئویب کہا * پھر عبداللہ ابن عمر مسجد
 کے نکلے اور مجھ سے کہا کہ آ نکل میرے ساتھ اس مدعت واسطے
 کے یا س سے اور اُس مسجد میں مارہ رہی * اور عبداللہ
 ابن عمر نے تئویب کو کیوں مکر وہ جانا اس واسطے کہ لوگوں نے
 بعد یسبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسکو نکال دیا جامع ترمذی
 میں ہی اس حدیث سے فقہیم لوگوں نے مکر وہ جانا * اور
 تئویب کے معنی اعلام کے بعد اعلام کرنا مثلاً الصلوۃ الصلوۃ
 فواء قامت یا ماضی اسکے دو سری لفظ کہنا سلسلہ *
 نوؤن اذان اور اقامت کے درمیان میں چار رکعت کے
 موافق ہتھے مگر معرب کے وقت نہ بیٹھے بلکہ تھوڑی سی
 دیر کرے تب اقامت کہے * سلسلہ * اگر ایک نماز فوت ہوئی
 ہووے تو اُسکے واسطے اذان اور اقامت دونوں کے
 اور اگر ہت سی نمازین فوت ہوئی ہووے تو پہلی نماز کے
 واسطے اذان اور اقامت کہے اور باقی نمازون میں مختاری
 چاہے دونوں کہے چاہے فقط اقامت کہنے پر کفایت کرے *

مگر لیوے اور اگر جنب ہووے تو غسل کر لیوے اور اگر بدن
میں کوئی نجاست لگی ہووے تو دھو لیوے جیسا کہ ہم اکھ چکے
ہیں ان سب کا بیان * دوسری شرط یہ ہے کہ کپڑا پاک
ہو وے اگر کوئی شخص ناپاک کپڑے سے نماز پڑھ لیوے بغیر
عذر کے تو نماز باطل ہووے * مسئلہ * جس شخص کاتین حصہ کپڑا
ناپاک ہووے اور ایک حصہ پاک اور اُس کے پاس
دو سر کپڑا نہ ہووے اور نہ کپڑے کا پاک کر نیوالا موجود
ہو وے جس طرح پانی اور سرکہ وغیرہ تو اُسی کپڑے سے
نماز پڑھے اور پھر نہ دہرائے * اور اگر اس کپڑے کے ہوتے
ہوئے ننگا پڑھے تو درست نہیں ہے * اور اگر تین حصہ سے
زیادہ ناپاک ہی اور ایک حصہ سے کم پاک ہو تو افضل
ہی اُسی کپڑے سے پڑھنا اور اگر ننگا بھی پڑھے تو درست
ہی * اور اگر تمام کپڑا ناپاک ہووے اور ننگا پڑھے تو
درست ہی لیکن اُسی کپڑے سے پڑھے تو بہتر ہے جس
میں اُس کا بدن عورت چھپا رہے * اور جو شخص کہ کپڑا
نہا وے تو وہ ننگا نماز پڑھے اشارے سے خواہ کھرا خواہ بیٹھا
مگر مستحب ہی کہ بیٹھ کے پڑھے * اشارے سے اس واسطے

اگر وہ دونوں ترک کرے تو جائز ہے * اُس کے تئیں اذان اور
اقامت محلے کی مسجد کی کفایت ہے * جیسا کہ ابن مسعود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے * اَذَانَ الْحَيِّ يَكْفِي سَاعَةً *
یعنی اذان محلے کی کفایت کرتی ہے ہمارے تئیں * اور یہ حکم
اُس وقت ہے کہ اُس کے محلے کی مسجد میں اذان اور اقامت
ہوتی ہو * اور اگر گالوں میں گھر ہو دے اور وہاں کی مسجد
میں اذان اقامت ہوتی ہو دے تو وہاں کے ماری کا بھی حکم
بستہ والے ماری کا ہی جیسا کہ لکھ چکے ہیں دو یوں ترک کرے
تو جائز ہے * اور اگر وہاں کی مسجد میں اذان اقامت نہ ہوتی
ہو دے تو وہاں جو شخص کہ اپنے مکان میں نماز پڑھے اُسکا
حکم مسافر کا ہی یعنی اگر فقط اقامت کہے تو جائز ہے اور اگر
دونوں ترک کرے تو مکروہ ہے * سہلہ * جب اقامت میں
حی علی الصلوٰۃ کہے تب امام اور سب لوگ کھڑے ہو جائیں
اور جب مدقامت الصلوٰۃ کہے تب امام نماز شروع کرے
* فصل تیسری نماز کی شرطوں کے بیان میں * شرطیں نماز
چھ ہیں دے سب نماز کے پہلے فرض ہیں * پہلی شرط
کہ نماز کا بدن پاک ہو دے یعنی اگر محمدت ہو دے تو

میں بھی وہ مراض اُسی، بچھونے پر نماز پڑھے * مسئلہ اگر
 بالکل زمین ناپاک ہی یا تمام کیچڑ ہی اور کہیں خشک
 نہیں ہی تو اس صورت میں نماز کھڑے ہو کے اشارے سے
 ادا کرے یہ مسئلہ عمدۃ الاسلام سے لکھا ہے * چوتھی شرط
 نماز کی عورت کا چھبنا ہی اور عورت کہتے ہیں اُس بدن کو
 جس کا چھبنا مراض ہی اُس کا ہم بخوبی بیان کرتے ہیں انشاء اللہ
 تعالیٰ * مسئلہ * عورت مردوں کے واسطے ناف کے نیچے سے
 زانو کے نیچے تک ہی اور ناف عورت میں داخل نہیں ہی
 اور زانو عورت میں داخل ہی * اور لونڈیوں کے واسطے
 عورت مرد کی طرح ہی مگر اُس کے واسطے بیٹھ اور بیٹھ
 بھی عورت ہی * اور آراء عورتوں کے واسطے تمام بدن
 اُن کا عورت ہی منہ اور دونوں ہتھیلی اور دونوں قدم کے
 سوا اے اور بے تینوں عضو نماز کے حق میں عورت نہیں ہیں
 اگر مار میں بے سب کھلے رہیں گے تو نماز درست ہوگی لیکن
 شہوت کی نظر سے دیکھنے کے حق میں بے عضو بھی عورت کا
 ختم رکھتے ہیں تو بھر بیگانے مرد کے تب منہ اور دونوں ہتھیلی
 اور دونوں قدم شہوت کی نظر سے دیکھنا حرام ہی * مسئلہ

کہ اندام نہانی پتھن کے وقت چھپا رہتا ہی اور یہی افضل
 ہی * آدھریسری بشرط نماز کی یکان پاک ہو دے اسقہ رک
 دو نون پا یون اور دو نون زانو اسپر رکہ سیکے اور سجدہ کر سیکے
 اگر اُسکے ہواے اور باقی جگہہ نا پاک ہو دے تو نماز درست ہی
 مسئلہ * اگر مصلّا چھوٹا ہوے اس طرح کا کہ اگر دو نون یا نون
 رکھے تو سر تک نہ پہنچے اور زمین نا پاک ہی تو اس حالت
 میں مصلّا پا نون کے نیچے رکھے سجدہ سے کی جگہہ پر ہیں کیونکہ
 نماز میں پا نون کا پاک جگہہ پر ہونا معتبر ہی جب پا نون پاک
 جگہہ پر ہوا تو نماز درست ہوئی اور عوام لوگین اس طرح کا
 مصلّا سجدہ سے کی جگہہ رکھتے ہیں اور پا نون کی جگہہ خالی
 رکھتے ہیں ایسا کیا چاہئے * مسئلہ * اگر مریض کے نیچے چھوٹا
 نجس ہو دے اور مریض کا حال اس طرح یہی کہ اگر دوسرا
 کبر آ اُسکے نیچے چھوڑ دین تو اُسی وقت پھر نا پاک ہو
 عا دے تو اس صورت میں وہ مریض اُسی نجس کبر سے پر نماز
 ادا کرے نماز اُسکی درست ہی * اور اگر کوئی مریض اس
 طرح کا ہی کہ چھوٹا بے لٹے سے اُس مریض کو ایذا ہوتی ہی
 اگر ہر دو سرا چھوٹا نا پاک نہیں ہوتا ہی تو اس صورت

اور ہر لکھ جگہ * پانچویں شرط قبلے کی طرف منہ کرنا مگر جو شخص
کہ قبلے کی طرف اپنا منہ نہ لائے سکے دشمن کے خوف سے کہ
دشمن قبلے کی طرف ہوے یا کوئی جانور پھارے والا قبلے کی
طرف ہوے اُسکے خوف سے قبلے کی طرف منہ ملائے سکے تو
اس صورت میں جس طرف سکے اُس طرف وہ نماز پڑھے خواہ
کھڑے خواہ بیٹھے خواہ لیٹ کے * * اگر کوئی اس
طرح کے مکالمے جاہل سے کہ اُسکو قبلے کی طرف معلوم نہوے
تو اُس جگہ جو شخص کہ حاضر ہوے اُس سے پوچھے اور نماز
ادا کرے * اور اگر بعید پوچھے نماز پڑھے اپنے دل میں تھرا
کے نو دست نہیں ہی اگرچہ قبلے کی طرف پڑھا ہو وے *
اور اگر اُس جگہ کوئی نہوے ایسے کہ اُس سے پوچھے تو اپنے
دل میں تھری کرے اس طرف کہ اُسکے دل کو یقین ہووے
اُسی طرف نماز پڑھے * اور بعد نماز کے اگر معلوم ہو کہ قبلے کی
طرف نہ تھی تو بھی نماز اُسکی درست ہوئی پھر نہ دہراوے
اگرچہ دوسری طرف پڑھا ہو وے * اور تھری کے بعد دل
میں تھرا لینا * ایک شخص نے تھری کر کے نماز شروع
کیا اور اُسکی ایک رکعت پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ قبلہ

جو بدن کہ عورت میں داخل ہی اُس میں سے ہر ایک عضو کا
 چوتھا حصہ کھلنا نماز کو باطل کرتا ہی * مثلاً آزاد عورت کی پھلی
 اور پینٹ اور دان اور دبر اور فرج ان میں کسی عضو کا چوتھا
 حصہ کھلا ہوگا تو نماز درست نہوگی اسی طرح بال جو سر سے لگتا ہی
 چوتھا حصہ کھلا ہوگا تو نماز درست نہوگی کیونکہ سر دو سرا
 عصوی اور بال جو لگتا ہی سود سرا عضو ہی * حالانکہ
 یہ ہی کہ عورت میں سے ہر ایک عضو کا چوتھا حصہ کھلنا
 نماز کو باطل کرتا ہی اس میں پینٹ بھی اور دو سرے عصوین
 بھی سب آگئے * اور مرد کا دکر یا خصیہ چوتھا حصہ کھلیگا تو نماز
 درست نہوگی کیونکہ دکر دو سرا عضو ہی اور خصیہ دو سرا
 عضو اسی طرح دو سرے عضو کا کھلنا چوتھا حصہ عورت میں داخل ہی
 اور اسی طرح اونڈی کا حکم ہی * سلسلہ * عورت کا چھپانا
 دو سرے آدمی سے فحش ہی اہل دیکھنا منع نہیں ہی مثلاً کوئی
 شخص اپنے تئیں نماز میں منگادیکھے تو نماز درست ہی اور
 اگر وہ سرا دیکھے تو نماز درست ہو دے * سلسلہ * اور ج
 شخص کہتا ہے پاؤں منگادیکھ کے رکوع مسجد سے سے نماز
 باطل کرے اور نہ کھڑے ہو کے ادا کرنے سے بہتر ہی چپساکہ

طرح اُسکی بھی نماز درست نہوگی جسے معلوم کیا کہ امام ہمارے پیچھے ہی * اور قبلہ ہمارے دیار میں دو مغرب کے بیچ میں ہی * صورت اُسکی یہ کہ جاتے سے میں جب خوب چھوٹا دن ہووے تب اُن دنوں میں آفتاب کے دو بنے کے جگہ معلوم کرے اور گرمی میں جب خوب سردی ہووے تب آفتاب کے دو بنے کی جگہ معلوم کرے اُسی دنوں کے بیچ میں قبلہ ہی اگر ان دنوں طرفوں کے باہر ہے تو نماز درست نہیں ہی * اور بھتے کہتے ہیں کہ دہنی طرف دو حصہ چھوڑے اور بائیں طرف ایک حصہ اور بیچ میں نماز ادا کرے * چھتین شرطیں کرنا ہی اور نیت کے معنی دل میں قصد کرے کہ میں یعنی دل میں چاہتا کہ یہ کوئی نماز ادا کرتا ہی اور نیت کرنا دل میں فرض ہی اور زبان سے مستحب ہی * اگر نیت کرنیوالا دل میں جانے کہ یہ فجر کی نماز ہی مثلاً تو یہ نیت درست ہوئی اور اگر زبان سے نیت کرے اور دل میں نیت نہ کرے تو نماز درست نہیں * تو افضال یہی ہی کہ دل میں قصد کرے اور زبان سے بھی اُسکی لفظ کہے * مسئلہ * نفل اور تراویح اور مستون کے واسطے اگر عطار نماز کی

دوسری طرف ہی تو اُسی طرف پھر جا دے اور باقی نماز اُسی طرف ادا کرے پھر اگر ایک رکعت دوسری طرف پڑھے چکا تھا کہ اُسکے تئیں اب معلوم ہو کہ قبلہ دوسری طرف ہی تو اُسی طرف پھر جا دے اور باقی نماز اُسی طرف ادا کرے اُسی طرح اگر چاروں رکعت چار طرف پڑھے تو درست ہی مسئلہ * اگر کوئی شخص بغیر تہجد کے نماز شروع کرے تو یاد نہیں درست ہی اگرچہ اُسے قبلہ کی طرف پڑھا ہو مگر کیونکہ جس مکان میں قبلہ نہ معلوم ہو وہے تو اُس مکان میں قبلہ تہجد کی طرف ہی اور اُس نے تہجد نہ کیا * مسئلہ * اگر بندہ پوری رات میں ایک جماعت لے جماعت کی نماز پڑھا اور پھر ایک نے ایک طرف قبلہ پھرا لیا اور اپنی تہجد کی طرف ہر ایک نے منہ کیا اور اُن میں سے کسی کو معلوم نہیں ہی کہ امام کس طرف منہ کیا ہی مگر سب کوئی یہ نہ جانتا ہی کہ امام ہمارے پیچھے نہیں ہی تو سب کی نماز درست ہو گئی لیکن اگر اُن میں سے کسی نے مار میں جانا اُس طرف کے تئیں جس طرف امام منہ کیا ہی اور اُس نے جان کر اُس طرف منہ نہ کیا تو اُس شخص کی نماز درست ہو گئی * اور اُسی

نہرے تو نماز اُسکی درست نہوے * اور اقتدا کے معنی تابعداری کرنا * مسئلہ * اگر امام رکوع میں جاتا ہی اور مقتدی تمام نیت زبان سے کہنے نہیں سکتا اس سبب سے کہ اگر تمام نیت زبان سے کہے تو اُس رکعت کو پھاوے تو اسطرح کہے کہ دَخَلْتُ فِي صَلَوةِ هَذَا الْإِمَامِ خواہ ہندی میں کہے داخل ہوا میں اس امام کی نماز میں * مسئلہ * اور نیت نماز کی ہندی میں یا جو زبان کہ اُسکی ہو سے اُس زبان میں درست ہی * مسئلہ * اگر دل میں جانا کہ ہم نماز ظہر کی پڑھتے ہیں اور نیت کرتے وقت اُسکی زبان سے عصر نکل جاوے تو ظہر کی نماز درست ہوگی اور زبان کا سہو کچھ اعتنا نہ نہیں رکھتا ہی اس واسطے کہ نیت دل کی معشری * اور اُسکے دل کی نیت نماز میں تحمیر نہ کہنے سے ملتی ہی تو نیت کی شرط یہہ ہی کہ نیت اور تحمیر ان میں فرق نہرے سے یعنی نیت اور تحمیر کے درمیان کوئی ایسا کام نہرے سے کہ نیت اور تحمیر جدا ہو جاوے بلکہ نیت کے پاس ہی تکبیر تحمیر کہے اور تحمیر کا بیان آگے لکھتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ *

فصل چوتھی نماز کی صفت کے بیان میں * نماز کے اندر سات فرض ہیں ان فرضوں کو نماز کی صفت کہتے ہیں * پہلا فرض نماز کا

نیت کرے تو درست ہی رہے اگرچہ صلوٰۃ النفل یا صلوٰۃ
 ابراہیم یا صلوٰۃ التراويح نہ کہ فقط یہی نیت کرے کہ میں اللہ کی
 نماز ادا کرتا ہوں تو درست ہی * اور فرص کے واسطے شرط ہی
 کہ بیت میں مقعد کرے کہ فلاںے وقت کی فرص نماز ادا
 کرتا ہوں جس طرح ظہر یا عصر وغیرہ ہی * اور دو رکعت ہو
 مثلاً فجر کی تو وَجَعَسَى صَلَوٰۃُ الْفَجْرِ کہے اور اگر چار رکعت
 ہو دسے مثلاً ظہر کی تو اَرْبَعَ وَكَعَّاتٍ صَلَوٰۃُ الظُّهْرِ کہے اور
 تین رکعت ہو مثلاً مغرب کی نو ثَلَاثَ وَكَعَّاتٍ صَلَوٰۃُ الْمَغْرِبِ
 کہے * مسئلہ * اگر مقسمے طہر کے وقت میں فقط صلوٰۃ الطہر
 کہا اور اربع رکعات نہ کہا تو اُسکی نماز درست ہوئی اس واسطے
 کہ ظہر کی نماز نو چار رکعت ہی جب اُس نے ظہر کی نیت کیا تو
 گویا چار رکعت کی نیت کر چکا پھر دو رکعت کے عدہ کی بیت کرنا
 کچھ شرط نہیں ہی اگر اُس نے اربع خواہ ثلاث کہا تو نماز ہو جاوے گی *
 مسئلہ امام کے نبین امامت کی بیت کرنا شرط نہیں ہی *
 مثلاً ایک شخص ہی کہ وہ اکیلا فرض نماز ادا کرتا ہی اور دوسرا
 شخص آیا اور اذان اقامت مقند ہی کی درست ہو گئی مگر مقندی
 کے واسطے نیت اقامت کی شرط ہی * اگر مقندی بیت اقامت کی

مستندی امام کی نماز میں داخل نہوا * اور صحیح یہ ہی کہ اپنی نماز میں بھی داخل نہوا * دوسرا فرض نماز کا قیام ہی * اور قیام کے معنی کھڑے ہونے کے ہیں * سہ * کھڑے ہو کے مالہ نہنا فرض ہی اور قیام اُس قدر فرض ہی کہ قرات فرض اُس میں پڑھ سکے اور یہ قیام بغیر عذر دینا ہی کے ترک نہیں کر سکتا ہی * اور قیام فرض نماز میں فرض ہی اور نفل اور سنت میں فرض ہیں اگر نفل باسنت بیتہ کے پڑھے تو درست ہی مگر فسخ کی سنت بے عذر بیتہ کے درست نہیں ہی اسو سطلے کہ فسخ کی سنت واجب کے قریب ہی * تیسرا فرض نماز کا قرات ہی * اور قرات کہتے ہیں قرآن پڑھنے کو * سہ * نماز میں ایک آیت در اند جس طرح آید الكرسي یا آیت قل اللهم مالك الملك بلاندا اس کے یا تیں آیت چھوٹی پڑھنا فرض ہی امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک * اور امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک ایک آیت پڑھنا فرض ہی چھوٹی ہو دے خواہ بری بطرح طہ یا ص یا ق یا مد یا متان اور شرح وقایہ میں لکھا ہی کہ ایک آیت پڑھنا فرض ہی مگر جو شخص کہ ایک

حرمِ برہمی * اور نحرِ برہم کہتے ہیں۔ پہلی تکبیر کے نہیں اس واسطے
 کہ جو کچھ نماز کے پہلے مباح ہی جس طرح کھانا پینا اور بات کرنا
 وغیرہ تحریم کیے گئے ہیں ان کے ساتھ ہی وہ سب حرام ہو جاتا ہے * اول
 تحریم کیا ہے کہ جس لفظ میں اللہ کی تعظیم تکلیف اُس لفظ سے مار
 شروع کرنا جس طرح اللہ اکبر یا اللہ اجل یا اللہ اعظم یا الرحمن
 یا سبحان اللہ یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ اولاً مانند اُسکے جو لفظ میں
 ہیں * اور جس لفظ میں دعا اور سوال ہی طرح
 اَللّٰهُمَّ اَغْفِرْ لِيْ یا استغفر اللہ اور اُسکے مانند تو اُس لفظ سے
 نماز کو شروع کرنا درست نہیں ہی سلسلہ * مناسب ہی
 کہ تکبیر تحریم کے کہے یعنی اللہ کی لفظ میں جو ہمدرد ہی اُس پر
 نہ کرے اس واسطے کہ اس کے معنی اس طرح ہو جاتے ہیں
 کہ اللہ بزرگ ہی یا ہیں * اگر اس معنی پر معتقد ہو دے تو
 کافر ہو دے لیکن مارنا باطل ہونی ہی خواہ تخواہ معتقد ہو دے
 خواہ نہیں * اور اگر اکبر کی ب کے بعد الف یعنی اکبار کے
 نو اُسکی نماز باطل ہو دے * اور اگر اُس کے معنی پر معتقد ہو دے
 تو کافر ہو دے اس واسطے کہ اکبار نام شیطان کا ہے *
 یا اگر معتقد ہی نہ ہو امام کے پہلے تکبیر نحرِ برہم کی کہہ تو وہ

فرد رت کی حالت میں جس طرح سے دشمن کا خوف یا جو تون کا
 خوف اس طرح رہی کہ فاتحہ اور جو سورہ کہ خوش آوے
 پر ہے اور دو سرے غیر ضرورت کی حالت میں جب اس
 ہو دے اور کبھی کا خوف ہو دے تو اس صورت میں فحشر
 اور ظہر کی نماز میں فاتحہ کے بعد مثل سورہ روج اور اذالسماء
 انشقت کے پر ہے * اور عصر اور عشا کی نماز میں فاتحہ کے
 بعد وہ سورہ پر ہے جو سورہ روج سے چھوٹی ہو دے * اور
 مغرب کی نماز میں نہایت چھوٹی سورہ پر ہے * اور سنت
 قرات کی حضور میں بھی دو طرح پر ہی * پہلی طرح یہ کہ فراغت
 کے وقت فجر اور ظہر کی نماز میں طو ال مفصل پر ہے اور عصر
 اور عشا میں اوسط مفصل پر ہے اور مغرب کی نماز میں قصار
 مفصل پر ہے اور طو ال مفصل سورہ حجرات سے سورہ
 بروج تک ہی اور سورہ بروج سے الم یکن تک اوسط
 مفصل ہی اور الم یکن سے آخر قرآن تک قصار مفصل ہی
 اور دو سری طرح یہ ہی کہ ضرورت کے وقت جس طرح
 وقت ننگ ہی تو اس صورت میں اس سے مدد پر ہے کہ
 وقت ننگ سے اور حضور کہتے ہیں اس کے متقیم ہونے کی



ہی آبت پر کفایت کرے تو وہ شخص گنہگار ہوئے واجب
 ترک کرنے کے سبب سے اس واسطے کہ فقط قرات
 قرص ہی مگر فاتحہ پڑھنا واجب ہی اور سورہ ملا بھی فاتحہ کے
 ساتھ واجب ہی جیسا کہ آگے لکھینگے شاء اللہ تعالیٰ * مسئلہ
 قرآن پڑھنا فرض نماز میں دو رکعت میں فرض ہی اور نفل
 اور صنت اور وتر میں سب رکعات میں فرض ہی * مسئلہ
 امام جمعہ اور عید میں اور فجر کی نماز میں اور پہلی دو رکعت
 مغرب میں اور پہلی دو رکعت عشاء میں ادا ہوئے خواہ قضا
 قرآن جہر سے پڑھے اور تراویح کی نماز اور تینوں رکعت وتر
 میں بھی رمضان کے مہینے میں جہر کرے * اور جہر کے معنی
 بلند آواز سے پڑھنا اور مافی سب نمازوں میں خفی پڑھے اور
 خفی کے معنی آہستہ پڑھنا * اور جہر کا یہ حد ہے کہ اگر بہت
 گم جہر کرے سب بھی دوسرے کو سنا دے اور خفی کا یہ حد ہے
 کہ اگر کم خفی کرے تب بھی آپ سینے * اور اکیلا نازی
 اگر ادا نما پڑھتا ہی تو اُس کو اختیار ہی یا نہ جہر پڑھے
 چاہے خفی اور اگر قضا پڑھتا ہی تو واجب ہی اُس کو خفی
 پڑھنا * اور عتقت قرات کی سفر میں دو طرح ہر ہی ایک

ہم نے فرمایا ہی کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا ہی اِنَّهَا جُعِلَ
 الْاِمَامُ لِبَوْنِهِ * امام نہیں کیا گیا ہی مگر اس واسطے کہ
 اقتدا کئی جاوے اُس کے ساتھ اور اُسکی پیروی کئی جاوے
 ہو چاہئے کہ اُسکی موافقت اور متابعت کرے فَازَا كَبَّرَ
 كَبَّرًا وَاِذَا قَرَأَ فَانصِتُوا * پھر جب تکبیر کہے امام
 تب تکبیر کہو تم سب اور جب قرآن پڑھے امام تب خاموش
 رہو تم سب اور سنو اُسکی قراءت کے تاہین اور اس
 حدیث کو ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے روایت
 کیا ہی * خلاصہ یہ ہے کہ مقتدی سیئے اور چپ رہے یہاں تک
 کہ اگر امام خواہش دلانے یا دہشت دلانے کی آیت پڑھے
 یا خطبہ پڑھے یا سی ﷺ پر درود بھیجے تب بھی چپ رہے مگر
 جب خطبہ پڑھنے میں یہ آیت پڑھے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا * تب آہستہ سے نبی ﷺ
 پر درود بھیجے * سب اگر ایک شخص نے عشا کی پہلی
 دو نون رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھا اور سورہ نہ پڑھا تو آخری
 دو نون رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ پڑھے اور جہر سے پڑھے
 اُن دو نون رکعتوں کو اگر امام ہو دے اور اگر کسی نے پہلی

چاہے کہ * اور مگر وہ ہی کسی سورہ کا مقرر کرنا نماز کے واسطے
 یعنی اس طرح ہر مقرر کرنا کہ جب نماز پڑھے اُس کے سوا
 دو سرے سورہ نہ پڑھے * مسالہ * موتم کو چاہئے قرآن نہ پڑھے
 بلکہ سننے اور چپ رہے اور موتم کہتے ہیں اُسکو جو پہلی رکعت
 سے امام کی نماز میں ملا ہو ورنہ * اور موتم اس واسطے کہنا کہ
 معاوم ہو ورنہ کہ جو پہلی رکعت سے نہ ملا ہو گا تو وہ امام کے
 فراغت ہو جانے کے بعد اپنی اور کی نماز پڑھا چاہے اور اسکا
 بیان آگے آدیکالشا اللہ تعالیٰ غرض یہی کہ امام کے
 پڑھنے وقت مقتدی چپ رہے اور سننے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے
 فرمایا * وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا
 لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ * اور جب پڑھا جائے قرآن نماز میں
 سب سنو تم سناؤ اسی قرآن کے ثنیں اور چپ رہو خشک
 امام تلاوت کرتا ہی شاید کہ تم سب رحمت گئے حاد اور جمعہ
 کے روز جب امام خطبہ پڑھے تب بھی چپ رہے اور سننے
 کے واسطے کہ خطبے میں قرآن کی آیت شامل رہتی ہی *
 اور کہنا گویا کہ جہان کہیں قرآن پڑھا جاوے وہاں سب
 اور یہ آیت مشہورہ اعراف میں ہی * اور ابو ہریرہ رضی اللہ

ایہ ہے تو اُس کی نماز باطل ہوے * مسئلہ * اگر ایک شخص
 پگڑی کے پیچ پر سجدہ کرتا ہی با اُس کا کیرا حوزہ یاد ہی
 اُس پر سجدہ کرتا ہی مثلاً اُس کے اُوڑھنے یا ہرنے کا کیرا اُس کے
 سجدے کی جگہ پر جا پڑے اور اُس پر سجدہ کرے تو
 درست ہی * اگر کسی حشم دار چیز پر سجدہ کرتا ہی مثلاً
 مسک ریزے پر تو اگر اُس کی پیشانی زمین پر پہنچتی ہی
 تو درست ہی اور اگر نہیں پہنچتی ہی تو نہیں * اور ! سہی
 طرح اگر اُردھام لوگوں کا ہووے اور جگہ کم ہووے تو ناری کی
 پیٹھ پر اگر سجدہ کرے اور وہ نازی وہی نماز پڑھتا ہووے
 جو یہ پڑھتا ہی تو درست ہی * اور تو شخص کہ دو سری
 نماز پڑھتا ہی یعنی یہ ظہر پڑھتا ہی وہ عصر یا یہ ادا پڑھتا ہی
 وہ قصا یا یہ جماعت پڑھتا ہی اور وہ جماعت سے بے نصیب ہی
 اکیلا پڑھتا ہی تو اُس کی پیٹھ پر درست نہیں ہی * اور
 اسی طرح جو شخص کہ نماز نہیں پڑھتا ہی اُس کی پیٹھ
 پر درست نہیں ہی * سوال ! اُس میں کیا حکمت ہی
 کہ نماز میں ایک رکوع فرض ہی اور سجدہ دو * جواب ! اُس
 میں دو وجہیں ایک یہ کہ جب فرشتوں کے تہن حکم ہوا

دو نون رکعت میں فاتحہ نہ پڑھا تو آخری دو نون رکعت میں
اُس فاتحہ کا مدلاہ پڑھے کیونکہ آخری دو نون رکعت میں اگر فاتحہ
پڑھیکا اور فاتحہ کا بدلہ بھی پڑھیکا تو ایک رکعت میں دو فاتحہ
ہو جاویگا اور یہ غیر مشروع ہے * اور چوتھا فرض نماز کا رکوع ہی
اور رکوع کے معنی پیٹھ ختم کرنا * مثلاً * اگر کوئی شخص
کوڑ بخت ہو وہ یعنی کبریا ہو وہ اور اُسکی پیٹھ کا ختم
رکوع کرنے کے موافق ہو وہ تو وہ شخص رکوع کے واسطے
سر سے اشارہ کرے * اور پانچواں قرص نماز کا سجدہ ہی
اور سجدہ سے کہنے میں پریشانی نہ لکھنا اور سجدہ سے
میں پریشانی اور ناک و دلوں لگاؤ سے اور اگر سجدہ فقط
پریشانی سے کرے اور ناک نہ لگا دے تو درست ہی اور
اُسکے اُلٹے درست نہیں مگر جب کہ پریشانی میں رخصت ہو
تو اگر فقط ناک سے سجدہ کرے تو درست ہی * اور
سجدہ کرنا ساتھ بدن سے سنت ہی یعنی دو نون پانچواں اور
کوئی نون اور دو نون ہاتھ اور پریشانی سے اور سجدہ
کرنا پریشانی اور دو نون پانچواں سے فرض ہی یہاں تک کہ
اگر سجدہ میں کوئی شخص زمین سے دو نون پانچواں اُٹھا

کے تماشہ نماز عے باہر آنا واجب ہی * پانچویں فصل
 نماز کے واجہوں کے بیان میں * پہلا واجب نماز میں سورہ
 فاتحہ پڑھنا * دوسرا فاتحہ کے ساتھ تمام سورہ خواہ تین
 آیت چھوٹی کا یا ایک آیت بری کا پلانا * تیسرا مغرور
 کرنا قراءت کا پہلی دو رکعت میں ایسے قراءت دو رکعت میں
 قرص بھی و لیکن بغیر معین خواہ پہلی دو رکعت میں پڑھے خواہ
 پچھلی میں مگر دو رکعت پہلی میں پڑھنا واجب ہی * چوتھا
 نگاہ رکھنا ترتیب کا یعنی ہر فرض اور واجب کو اُس کے مقام
 پر ادا کرنا * پانچواں تعدیل ارکان کی اور تعدیل ارکان کے
 معنی تھہرنا رکوع اور مسجد سے میں ایک بار تسبیح کہنے کے
 موافق * چھٹا یہاں قعدہ یعنی یہاں بیٹھنا چار رکعت والی نماز
 یا تین رکعت والی نماز میں فرض ہووے خواہ نفل خواہ
 سنت * ساتواں شہد کا پڑھنا دو قعدہ سے میں اور شہد
 کہتے ہیں التحیات کو جبنا کہ عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ
 نے کہا ہی کہ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے میرے تین یہ شہد پڑھایا کہ
 اَلْحَيَاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الْمُبِیُّ وَ
 رَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ السَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْہَدُ

مگر آدم کو سجدہ کر دتب فرشتوں نے سر اٹھایا اور ابلیس
 علیہ اللعنة نے سجدہ نہ کیا * پھر جب فرشتوں نے سر اٹھا
 اور ابلیس کے نابین دیکھا کہ لعنت کا طوق اُسکے گلے میں پڑا ہی
 تب شکر اُنہ کیا کہ جن تعالیٰ نے اُسکو اپنی فرمان برداری کی
 توفیق دیا اور سبھوں نے پھر دو سہرا سجدہ کیا ! سو اسطے
 دو سجدہ فرص ہوا * اور دوسری وجہ یہی کہ پہلے سجدہ سے
 سین اشارہ ہی کہ ہم خاک سے پیدا کئے گئے ہیں اور خاک پر
 سر رکھتے ہیں اور دوسرے سجدے میں یہ اشارہ ہی کہ
 پھر ہم خاک میں مل گئے تو خاک پر سر رکھیں اور بہ کا فی
 میں لکھا ہی * اور عمدۃ السلام میں منافع سے لکھا ہی کہ
 پہلا سجدہ ایمان کی نعمت کے شکر کے واسطے ہی اور دوسرا
 سجدہ ایمان کے باقی رہنے کے واسطے * اور حصہ ۱۰
 نماز کا قعدہ آخرہ ہی ! اس قدر کہ تہجد پڑھ سکے اور قعدے
 کے منے بیٹھنے کے ہیں * اور ساتواں فرض نماز کا ماہر آنا ماری کا
 نماز سے اس کام کے سبب سے جو ماہر کا تہ کر نیو الا ہی مثلا
 ایک شخص نے قعدہ آخرہ کے بعد کوئی بات کہا یا قہقہہ
 ملا کے ہنسنا تو وہ شخص نماز سے باہر آیا لیکن سلام کے لفظ

اگرچہ وہ عذر مسلمانوں کے غلبہ کے سبب جاتا رہا * اور سوائے
 ان فرض اور واجب کے جو کچھ کہ نماز میں ہی وہ مست ہی
 یا مستحب * چھتین فصل نماز کی ستون کے بیان میں *
 سنت ہی نماز میں دو لوہا تھکا اٹھانا تحریمہ کی نگیر اور دعا
 بنوٹ کی تکیر اور عید میں مہی تکیر کے واسطے کان کی لہر تک
 اور عورتیں کندھے تک اٹھا و بن * اور ہاتھ اٹھاتے وقت
 انگلیوں کو مونٹھی سے کھلی رکھنا بے مونٹھی بندھنی نہ رکھے
 اور یہ نہ کوئی خیال کرے کہ انگلیوں کا پھیلانا سنت ہی بلکہ
 انگلی کو اپنی حالت پر چھوڑ دے نہ پھیلاوے نہ مسمتاوے اور
 یہی شرح و قایہ میں ہی * اور امام کے تین نگیرین بلند کہنا * اور
 شاپر ہٹا تحریمہ کی تکیر کے بعد فرض نماز ہووے یا سنت یا وتر
 یا نفل اور امام ہووے یا مفتی یا اکیلا اس میں سب برابر ہی
 اور شاپر ہی * سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ
 اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ * مسئلہ اور
 ہدایہ میں آیا ہی کہ جل نساء ك فرض نماز میں نہ کہے اور قاصی
 شہاب الدین ملک العنای نے لکھا ہی کہ جل نساء ك سنہ ہونہ
 روایت میں نہیں آیا ہی اور یہی صاحب ہدایہ نے بھی لکھا ہی
 * ۱۴ *

اِنَّ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُهُ * اور رُحیط اود
 شرح وقایہ اور ہدایہ اور قدوری میں اسی کو تشہید لکھا ہی اود
 اسی طرح مشہور بھی ہی * آتھوا ن نماز سے ماہر آنا لفظ سلام
 کہی کہہ کر * تو ان دعا قنوت پر ہنا و ترمین * و سوان غیدین کی نماز میں
 نگہبزد کاکہدا * گیا رہوا ن بلند پر ہنا جس میں بلند پر ہنا حاتا ہی
 جیسا کہ اود پر لکھ چکے * مسالہ * امام کے تہن بلند پر ہنا واجب ہی
 اود جو شخص کہ اکیلا پر ہنا ہی اُسکے تہن بلند پر ہنا مستحب ہی
 یا رہوا ن آہستہ پر ہنا جس میں آہستہ پر ہنا حاتا ہی یعنی ظہر
 اود عصر میں * فائدہ * جانو کم کہ رسول اللہ ﷺ شروع اسلام
 میں سب نمازوں میں بلند پر ہتے تھے اود مشرکین ایذا کرتے
 اود گالی دیتے اللہ اور رسول کو * تب حکم ہوا اللہ تعالیٰ کا
 گزرات کی نمازوں میں بلند پر ہوا واد ن کی نمازوں میں آہستہ *
 تب ظہر اود عصر کی نماز میں حضرت آہستہ پر ہتے تھے
 اوسوا سطے کہ کافرین اُس وقت ایداد میں کے واسطے
 منع رہتے اود مغرب کے وقت کافرین کھالے پینے میں
 مشغول رہتے اود عشا اور فجر کے وقت سونے رہتے سو
 اُن وقتوں میں حضرت بلند پر ہتے تھے اود یہی حکم باقی رہا ہی

تھہرے اور تسبیح یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم آمین
 سے کہنا اور الحمد اور سورہ کے بیچ میں تسبیح نہ کہے اور یہی
 شرح وقابہ میں لکھا ہی امام ہوئے خواہ اکیلا * اور فاتحہ کے بعد
 آمین سے آمین کہنا امام ہوئے خواہ اکیلا اور مقتدی کے
 واسطے جہر نماز میں سنت ہی یعنی جب امام ولا الضالین پڑھے
 تب مقتدی آمین سے آمین کہے اور آمین کے معنی قبول
 ہو حیو * اور مردوں کے واسطے دہنا ہاتھ ہاتھ پر رکھنا ناف
 کے نیچے اور عورتیں چھاتی پر ہاتھ رکھیں * اور رکوع میں جاتے
 وقت یکبیر کہنا * اور رکوع میں دونوں ہاتھوں سے دونوں
 زانو پکڑنا * اور زانو پکڑتے وقت انگلیوں کو کہلی رکھنا
 مسہ * ہدایہ میں لکھا ہی کہ جب رکوع میں جاوے تب
 دونوں زانو دونوں ہاتھوں سے پکڑے اور انگلیوں کو کشادہ
 کرے اور یہ سنت ہی ولیکن مسجد میں انگلیوں کو مسستی
 رکھے اور اسکے سوا سب حالت میں انگلیوں کو اپنی حالت
 پر چھوڑ دیوے * اور رکوع میں سبحان ربی العظیم کہنا تین بار
 اور نو مرتبہ یعنی ستر کہے اور رکوع کے بعد * اور جب
 رکوع سے سہرا اٹھاوے سب سميع اللہ لمن حمد کہنا امام کے

قایدہ * صاحب عہدۃ الاسلام نے شان میں سے لکھا ہے
 کہ توبہ مہنر آدم علیہ السلام کا تباہ ہونے کی برکت سے قبول
 ہو اہمارے تائیں حکم ہوا کہ پہلے ہم تباہ ہوں جس میں ہماری
 نماز قبول پڑے * قایدہ * اور شام سیح ہی اُن فرشتوں کی
 جو عرش اُٹھائے ہیں * ایک فرشتہ کہتا ہے سبحانک اللہم
 یحمدک دوسرا کہتا ہے تبارک اسمک پسرا کہتا ہے
 فعالی حدک چوتھا کہتا ہے لا الہ عینک تو بھر جو شخص
 کہ تباہ ہوتا ہے تو ثواب پاتا ہے اُن چاروں فرشتوں کا جو
 عرش اُٹھائے ہیں * اور تموزیعے اھو دیا اللہ من الشیطان
 الرّجیم * آمین کہنا اکیلا ہو دے خواہ امام * اور مسبق
 کہے یعنی جو شخص کہ صحیح سے نماز میں ملای کیونکہ تعوذ قرآن
 پڑھنے کے واسطے ہی اور مسبق قرآن پڑھیں گلا سوا سطلے کہ
 مگر جب اپنی ماقی مار کے پڑھنے کو اُگلے ت یہلے تعوذ پڑھ
 کے قرات شروع کرے * اور مقتدی جو شروع نماز سے ملای
 وہ کہے کیوں کہ وہ قرآن پڑھیں گلا اور شہح وقایہ اور ہدایہ
 امین یہی لکھا ہے * مسلمہ * عیدین میں ثنا کے بعد تکبیر کہے
 تکبیر کے بعد تعوذ کہے جس میں قرآن پڑھنے کے یز دیک

یا قلابی عورت کے ساتھ میری شادی ہووے اس طرح نہ کہا جائے اور
 دونوں طرف سام بھیرنا * فصل ساتواں نماز کے مستحب
 کے بیان میں * اور اسی کو آداب کہتے ہیں * مستحب ہی
 نماز میں سجدہ کی جگہ دیکھنا قیام میں اور رکوع میں پشت یا نون
 پر دیکھنا اور سجدہ سے میں ماک کی طرف دیکھنا اور قعدہ میں
 گودی کی طرف دیکھنا اور یہ حکم فرض نفل سب میں برابر ہی
 اور جنہو اسی آتے وقت منہ بند کرنا * اور تخمیر کی نگیر کہتے
 وقت دونوں ہتھیلی آستین سے باہر نکالنا * اور کھانسی کا
 دفع کرنا اپنے مقدمہ پر بھر * اور جب مؤذن اقامت میں
 خمی علی الصلاح تک پہنچے تب نماز کے واسطے کھڑے ہو جانا *
 اور جب مؤذن قد قامت الصلوٰۃ تک پہنچے تب امام کے
 مابین نماز شروع کرنا * اور ترتیل کرنا قرآن پڑھنے میں * اور ترتیل
 کے معنی حرفوں کا ادا کرنا اور وقفوں کا نگاہ رکھنا * اور وقف
 کہتے ہیں تھمرنے کو یعنی جہاں رہا ہووے وہاں تھمر جاوے *
 اور رکوع میں سر کو پیٹھ کے برابر رکھنا * اور سجدہ میں جاتے
 وقت پہلے دونوں زانو رکھنا بعد اُسکے دونوں ہاتھ بعد اُسکے
 ناک بعد اُسکے پیشانی اور اُٹھتے وقت اُسکے اُٹے کرنا یعنی

واسطے سنت ہی اور مفتدی کے واسطے ربنا لک الحمد
 کہنا سنت ہی * اور شرح وقایہ اور ہدایہ میں لکھا ہی کہ جو
 شخص اکیلا پڑھتا ہی تو وہ دونوں کے مسح اللہ لسن حمد
 ربنا لک الحمد اور مسح اللہ لسن حمد کے یہہ معنی ہیں کہ قول
 کرنا ہی اللہ تعالیٰ اس شخص کے سر پہنے کو جو اُسکو
 سراہتا ہی * اور سجدہ سے میں جانے وقت تکیر کہنا اور
 سجدہ کی حالت میں دونوں ہاتھ اور دونوں زانو کو زمین
 پر رکھنا اور پیشانی اور دونوں یا نوں رکھنا تو فرض ہی
 اور سبحان ربی الاعلیٰ سجدہ میں کہنا تیس بار * اور مردوں کے
 واسطے سنت ہی قعدہ میں بائیں پانوں کا پھکانا اور اُسی
 پر بیٹھنا اور دہنا یا نوں کا کھرا رکھنا اور عورتوں کے تئیں سنت
 ہی بائیں چوتر پر بیٹھنا اور دونوں پانوں دہنی طرف نکالنا
 اور اُسکو عربی میں تورک کہتے ہیں * اور دس سجدے کے
 بیچ میں بیٹھنا اور بیغسر بغسر پر درود بھیجنا اور دعا مانورہ
 پڑھنا قعدہ آخرہ میں * اور دعا مانورہ کہتے ہیں اُسکو جو پیغمبر
ﷺ نے فرمایا ہووے یا قرآنکے موافق ہووے اور وہ دعا پڑھے
 چو آدمی کے کلام میں ملتی ہو مثلاً اللہ تعالیٰ مجھکو بہت سیال دے

دہنا کہ امام فراغت کرے تب باقی نماز کے واسطے کھڑا ہو دے * اور فسخ کی نماز میں بجائے آیت پڑھنا تیس آیت پہلی رکعت میں اور بیس آیت دوسری رکعت میں * اولہ ظہر کی نماز میں دونوں رکعت میں بیس آیت کے موافق پڑھے اور عصر اور عشا کی نماز میں بیس آیت کے موافق * اور مغرب میں چھوٹی سورتیں اور وہ لم بہن سے آخر قرآن تک ہی اور یہ حکم احیاء کی حالت میں ہی اور ضرورت کی حالت میں جو کچھ ہو سکے وہ پڑھے اور اسکا بیان ہم اوپر لکھ چکے ہیں * فصل آٹھویں نماز کے ادا کرنے کے قاعدے کے سان میں * باس فقیر ہاجرنے جب فرص اور واجب اور سنت اور مستحب نماز کے بیان کہات اس کے دل میں یہ خواہش ہوئی کہ اب نماز کے ادا کرنے کی ترکیب بھی بیان کیا جائے کہ جس میں صاف صاف ہر ایک لوگوں کو معلوم ہو جاوے اور وہ لوگ ہر ایک فرص اور واجب اور سنت اور مستحب کو اس کے مقام پر ادا کریں سو وہ بیان یہ ہے کہ جب نماز پر کھڑا ہو دے نب دلو خوب رجوع کرے اور دنیا کے اندیشے دل سے دور کرے اور یہ معلوم کرے کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھتا

پہلے سر اٹھا دے تب ہاتھ تیرا نو * اور مسجد کے میں
 دو تون ہاتھوں کے پیچ میں سر رکھنا * اور ہاتھ اور یا نوں
 کی انگلیوں کو قلم کی طرف متوجہ کرنا * اور قیام میں دو نوں
 ہانوں کے پیچ میں چار انگل کا فرق رکھنا * اور قعدہ میں دو نوں
 ہاتھ دو نوں لا اوپر رکھنا * اور منہ دہنے اور بائیں پھیرنا
 سلام میں اور رکوع اور مسجد کے کی تسبیح تیس مرتبہ سے
 زیادہ کہنا اس شرط پر کہ طاق کے حفت نہ کہے اس واسطے کہ
 پیغمبر خدا ﷺ طاق پر ختم کرتے تھے یعنی پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ
 پانچ مرتبہ کہے * اور یہ حکم اکیلے کہنے واسطے ہی اور اگر امام
 ہو دے تو اس طرح پر زیادہ کرے کہ مقتدیوں کو رنج ہو دے
 یہاں تک کہ بھاگیں بھاگیں کہیں کہیں کیونکہ ہمہ گیر وہی * اور محیط
 اور فتاویٰ مختصر شافعی میں لکھا ہے کہ امام کو چاہتا ہے کہ پانچ
 مرتبہ کہے تاکہ مقتدی لوگ تین مرتبہ کہنے سکیں * اور مسجد کے
 میں دو مار دُن کو کسادہ رکھنا شکم سے اور شکم کو ران سے
 اور ران کو پھلی سے اور پھلی کو ران سے اور عورت ہو دے
 تو اسکے آلتے کرے اپنے خوب سستی ہوئی مسجد کے کرے
 اور پیٹ کو ران میں جھانڈے اور سبق کے تئیں منظم

چاہیہ سو گرد آئے اور جو چاہا سو کہا اور جو چاہتا ہی سو کرتا ہی تو
 ہنسنا ہی کہ جب نماز پر کھڑا ہو دے تب اُس بعد کے
 سوائے سبکا خیال اور ادیشہ دور کرے اور نماز میں
 مشغول ہو دے * اور نماز کی یہ ترکیب ہی کہ پہلے قلمہ طرف
 کھڑا ہو دے اور دونوں پانوں کے درمیان میں یار انگل کا
 فرق چھوڑے اور دونوں ہاتھ لٹکادے * اور اِنِّیْ وَجْهٌ
 وَجْهَیْ لِلدِّیْ فَطَیْرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَبِشًا رَّمَّا
 مِنَ الْمَشْرِقِیْنَ پر آھے * تب نیت کرے اور دونوں
 ہاتھ کان تک اُٹھا دے اسطرح ہر کہ دونوں انگوتھے کان
 کی لہر میں چھو تاوین اور تکبیر تحریمہ کی کہے یعنی اسد اکبر اور اگر
 عورت ہو دے تو کندھے تک ہاتھ اُٹھا دے اور تکبیر تحریمہ
 کی کہے * اور تکبیر کے بعد دہنا ہاتھ ماہین ہاتھ یر رکھے ناف کے
 نیچے اور عورت ہو دے تو چھاتی پر ہاتھ رکھے * اور رکوع
 کے قومہ میں اور عیدین کی تکبیروں میں ہاتھ چھوڑے رہے
 خلاصہ یہ ہی جس قیام میں کہ دراز کمر ہو دے یعنی بہت
 پر ہنا ہو دے نو اُس میں ہاتھ باندھے رہے * مثلاً نماز میں قرآن
 پڑھتے وقت یا دعا قنوت پڑھتے وقت یا جنازے کی نماز میں *

ہوں اور اگر میں نہیں دیکھتا تو اسے تو مجھ کو دیکھتا ہی جیسا کہ
 پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا اِنَّ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ *
 ! سیکے یہہ معنی ہمیں کہ تو عبادت کر اسے تعالیٰ کی ! سفید کہ گویا
 نو اسکو دیکھتا ہی اور اس میں کچھ شک نہیں ہی کہ جس
 شخص کا یہہ حال ہو دیگا تو وہ شخص نہایت ہیبت اور تعظیم
 اور شرم کے ساتھ سر جھکائے ہوئے نہایت خوف اور شوق
 اور محبت سے کھڑا رہیگا * فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ *
 پھر اگر تو اسے تعالیٰ کو نہیں دیکھتا ہی تو اسے تعالیٰ تو تجھ کو
 دیکھتا ہی اور جو شخص یہہ جانتیگا کہ اسے تعالیٰ محسوس دیکھتا ہی
 تو وہ شخص نہایت خوف اور احتیاط سے کھڑا رہیگا
 اور دہننے بائیں نہ دیکھیگا * ! اسکو خیال کیا چاہئے کہ اگر کوئی
 شخص بادشاہ کے روبرو کھڑا ہووے اور بادشاہ اس کے
 احوال کو دیکھ کر سے کہ یہہ شخص کس طرح کام کرتا ہی
 تو اس شخص کو یہہ طاقت نہوگی کہ ذرا کسی کی طرف دیکھے
 یا کچھ بے ادبی کرے یا کسی سے بولے یا ہنسنے * اور مار میں تو
 اسے تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہوتا ہی جو سب بادشاہوں کا بادشاہ
 ہی اور تمام عالم کا پیدا کر دیا اور سب پر غالب اور جو

ہو جاوے اس طرح پر کہ جمع اللہ کی سنیں کو رکوع سے شروع کرے اور حمد کی ۴ کو قومہ میں تمام کرے اور مقتدی ہو دے تو رنالک الحمد کے اور قومہ میں آرام کرے بعد اُس کے اللہ اکبر کہتا ہو اس سجدے میں جاوے اس طرح کہ اللہ کے الف کو قومہ سے شروع کرے اور اکبر کی دے کو سجدہ میں تمام کرے لیکن سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں رانوں رکھے زمین پر بعد اسکے دونوں ہاتھ بعد اسکے ماگ بعد اسکے پیشانی * اور جب سجدے میں جاوے تب دونوں ہاتھوں کے بیچ میں منہ کو رکھے اور دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں کے برابر رکھے اور اُنکلیں ہمتی رہیں اور دونوں بازو کشادہ رکھے اور شکم کو ران سے دور رکھے اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ شکم کو اسقندہ کشادہ رکھے کہ اگر بکری کا بچہ چاہے تو کھل جاوے * اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ جب صف میں ہووے تو اپنے تئیں کشادہ نہ رکھے تاکہ اُس کے پاس والے کو ایذا نہ ہووے * اور یانوں کی اُنکلیوں کو قبلہ طرف متوجہ کرے اور اگر عورت ہووے تو ہمتی ہوئی سجدہ کرے جیسا کہ اوپر لکھ چکے اور کہے سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ خواہ زیادہ اور امام ہووے

اور جس قیام میں ذکر دراز نہیں ہی یعنی بہت پر ہنا نہیں تو اُس میں ہاتھ چھوڑے رہے مثلاً رکوع کے قوس یا عیدین کی تکبیروں میں * اور قوس کہتے ہیں رکوع کے بعد کھڑے ہونے کو * اور ہاتھ مٹھنے کی یہ ترکیب ہی کہ دھنسنے ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے حلقہ باندھے اور بائیں ہاتھ کو اُسی سے پکڑے اور باقی تین انگلی بائیں ہاتھ کے اوپر رکھے اور ٹٹا پڑھے تب تو پڑھتے ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے تب سورہ فاتحہ پڑھتے ایک مرتبہ پھر آہستہ سے آمین کہے اور فاتحہ کے ساتھ دوسری سورہ ملاوے اور ایک ہی آیت ملاوے مثلاً صلوا صلات نبی صلی علیہ وسلم سورہ ملاوے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں چاروں سو سطریں پڑھتے کہ اللہ کے اللہ کو دیا م سے شروع کرے اور اگر کسی دے کو رکوع میں تمام کرے اور دونوں ہتھیلی سے دونوں ہاتھ پکڑے اور انگلیوں کو کشادہ کرے اور پتھ خوب بچھاوے اس قدر کہ نہ تو سر اوٹا کرے اور نہ اذہا دبوے بلکہ چوتر اور سر برابر رکھے اور رکوع میں آرام کرے اور تین مرتبہ سبحان اللہ یعنی العظیم کہے تب بعد اسکے سمیع اللہ لمن حمد کہتے ہوئے کھڑا

مذبح رہیں زانو بر۔ چھٹی ہوئی اور شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک
 خصر اور بصر کو بند کرے اور پچھلی انگلی اور ابهام کو حلقہ
 کر کے ماندھے اور سامہ یعنی کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرے
 یعنی اُسکو اُتھاوے * اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ
 اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ پڑھتے وقت * اور اسی طرح
 ہمارے عالموں سے بھی روایت ہے * یہ مضمون شرح وقایہ کا ہی
 غرض ہے کہ ہمارے مذہب میں بھی یہ سنت ہے * اور
 عورت ہوئے تو اُسی طرح بیٹھے جیسا کہ عورتوں کے واسطے
 لکھ چکے تب بعد اُسکے التحيات پڑھے اور پچھلی التحيات پر
 کچھ زیادہ بکرے اور دو سری و دون رکعت میں فقط الحمد
 پڑھے اور یہ افضل ہے * اور اگر مسلمان اللہ مسلمان اللہ کے با
 چپ کھڑا رہے پچھلی دونوں رکعتوں میں تب بھی حایزی
 مگر افضل ہے الحمد یرہنا * اور جب دونوں رکعت تمام ہوئے
 تب اُسی طرح بیٹھے جطرح پہلے بیٹھا تھا اور التحيات
 پڑھے اور درود یرہے اور درود یہ ہے * اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
 وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ
 حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ

توپانچ مرتبہ کہے بعد اُسکے اللہ اکبر کہتا ہوا سر اُٹھاوے اسطرح
 ہر کہ اللہ کے الف کو مسجد سے سے شروع کرے اور اکبر کی
 رے کو بیٹھنے میں تمام کرے * اور اسطرح اُٹھے کہ پہلے ناکہ
 تب یثانی نب و دون ہاتھ اُٹھاوے اور ہایان پانوں
 پچھاوے اور دہنا کھرا رکھے اور اُنگلیں قلم رخ زمین
 اور بیٹھے اسقد کہ اُسکا بدن آرام لیوے اور نظر سینہ
 پر رکھے بعد اُسکے اللہ اکبر کہتا ہوا پہلے مسجد سے کی طرح دو سزا
 سجدہ کرے اور اُسی طرح سبحان ربی الاعلیٰ کہے بعد اُسکے
 دوسرے مسجد سے اللہ اکبر کہتا ہوا پہلے سر اُٹھاوے تب
 دونوں ہاتھ تب دونوں زانو اور سیدھا کھرا ہو جاوے
 دونوں پانوں پر تدبیر بیٹھے ہوئے اور زمین پر ہاتھ تکیہ کے
 نہ کھرا ہووے اور دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی
 طرح ادا کرے مگر دوسری رکعت میں تبا اور نو ذکے اور
 نہ ہاتھ اُٹھاوے * اور جب دوسری رکعت تمام ہووے
 تب ہایان یا نون پچھاوے اور اُسپر بیٹھے اور دہنا پانوں
 کھرا رکھے اور اُنگلیں پانوں کی قلم رخ رکھے اور دونوں ہاتھ کو
 دونوں زانو پر رکھے اور مونٹھی کھلی رکھے اور اُنگلیں قلم

دعا کو پڑھا کر * خلاصہ یہ ہے کہ جو دعا حضرت نے فرمایا ہو
یا آیت قرآن کی ہو ویسے وہ پڑھے * تب دعا مانگا تو رکے بعد دہرائی
طرف منہ پھیرے ! سطرچ پر کہ کندھا نظر پڑے اور اُسکا
دعا دیکھ لے نظر پڑے اور کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ
اور اسطرچ بائیں طرف کہے اور امام ہووے تو دونوں
سلام میں آدمی اور فرشتوں کی نیت کرے حسب اُس
کے پیچھے ہیں * اور اگر مقتدی ہووے تو امام کی نیت کرے
اور اگر اکیلا ہووے تو فقط فرشتوں کی نیت کرے * اور
جب امام سلام سے فراغت ہووے تب دہرائی یا بائیں طرف
پھر کے پیچھے اور جو دعا کہ چاہے پڑھے مگر ہر یہ ہے کہ ایک
مرتبہ آیت الکرسی پڑھے بعد اس کے دونوں ہاتھ نکوہ و نون
کا نون کے برابر اُٹھاوے ! سطرچ پر کہ دونوں بغل ظاہر ہووے
اور جو حاجت چاہے اللہ سے مانگے اور چاہے تو یہ مناجات پڑھے *
رَبَّنَا لَا تُرِخْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اَدْعَاؤِنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً
اِنَّكَ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ * رَبَّنَا اِنَّمَا فِی الْبَدَنِ بَآءٌ حَسَنَةٌ وَفِی الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ
وَاصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور اگر اکیلا

تِلْكَ اَنْتَ اَبْرَاهِيْمُ عَلٰى اَبْرَاهِيْمَ اَنْتَ حَبِيْبٌ مَّجِيْدٌ * اور یہ درود
 محیط اولہ مشکوٰۃ سے لکھا ہے * جب درود دیر ہو چکے تو دعا
 ماثورہ پڑھے اور دعا ماثورہ یہ ہے * اَللّٰهُمَّ اَعْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ
 وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِيْعِ الْمَوْصِيْنِ وَالْمَوْصِيَّاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ
 وَالْمُسْلِمٰتِ الْاَحْبَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا رَحِيْمُ
 اَللّٰهُمَّ اَعْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيْعِ الْمَوْصِيْنِ وَالْمَوْصِيَّاتِ
 وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ الْاَحْبَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ
 يَا رَحِيْمُ * اور یہ پڑھے اور دعا ماثورہ یہ ہے * اَللّٰهُمَّ اَعْفِرْ لِيْ
 وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيْعِ الْمَوْصِيْنِ وَالْمَوْصِيَّاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ
 وَالْمُسْلِمٰتِ الْاَحْبَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا رَحِيْمُ *
 اس کے یہ معنی ہیں کہ اے الہی بیشک میں نے ستم کیا
 اپنی جان پر بہت ساستم ادلا کوئی نہیں بخشتا ہی نہ دن کے
 گناہوں کو مگر تو ہی سو نومحکو بخش دے خاص بخشتا اپنے
 یاس سے اور رحمت اور مہربانی کر میرے اوپر بیشک
 تو ہی ہی بخشو الایہ دن کے گناہوں کا اور بندوں پر مہربانی
 کرنے والا مشکوٰۃ مضاف میں لکھا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ
 مجھ کو کئی دعا سکھائیے کہ لُکھو میں اپنی ناز کے آخر میں
 پڑھوں * تب حضرت ﷺ نے صدیق اکبر سے فرمایا کہ تو ایسی

ثَقِيٍّ فَكَانَ مَا صَلَّيْ خَلْفَ بَعِيٍّ * یسے جس شخص نے نماز پڑھا عالم پر ہیر کا رستے پیچھے تو ایسا ہی کہ اُس نے نبی کے پیچھے نماز پڑھا * اگر اس میں بھی برابر ہو دین تو وہ شخص جو کہ عمر میں زیادہ ہو وے اس واسطے کہ اُس کے امام ہونے میں جماعت زیادہ ہوگی اور اگر عمر میں بھی برابر ہو دین تو اُس وقت وہ شخص ہتھری کہ جس سے سب لوگ راضی ہو دین * مسئلہ * مگر وہ ہی امام کرنا فلا کو اس واسطے کہ اُس کو فراغت علم سیکھنے کی نہیں رہتی ہی * اور اعرابی کو اس واسطے کہ ان میں نادان بہت ہوتے ہیں اور اعرابی کہتے ہیں جنگلی لوگوں کو جو شہر کے باہر رہتے ہیں * اور بدکار کو اس واسطے کہ وہ اپنے دین کے کام کی مصلحتی نہیں کرتا ہی * اور ادھے کو اس واسطے کہ اُس سے عاست لگنے کی احتیاط کم ہوتی ہی * اور عرام رادے کو اس واسطے کہ اُس کے باب نہیں ہی کہ اُس کو ادب کرے تو اکثر اتفاق ہوتا ہی کہ وہی نادان ہوتے ہیں * اور اسی واسطے امامت ان سبھوں کی مگر وہ ہی کہ ان کے امام ہونے میں لوگوں کو بری نصرت ہوتی ہی اور اگر آپ سے بے سب آگے ہو جادین اور

ہو دے تو محماری چاہ دہے بائیں منہ کر کے بیٹھے چاہے نہ بیٹھے *

فصل لوین جماعت کے بیان میں * ہدایہ میں لایا ہی کہ جماعت سنت موکدہ ہی * جیسا کہ پیغمبر ﷺ نے فرمایا ہی * **الْجَمَاعَةُ مِنْ سُنَنِ الْهَلَالِ لَا يَخْلَفُ عَنْهَا إِلَّا الْمَنَافِقُ** * یعنی جماعت سنت موکدہ ہی اُس سے خلاف نہیں کرتا ہی مگر جو کہ منافق ہو تا ہی * اور جماعت کا ثواب اکیلے پر ہٹنے سے زیادہ ہی جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا ہی **لَا صَلَوةَ الْجَمَاعَةِ تَقْضِلُ صَلَوةَ الْعَدِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً** یعنی جو نماز جماعت کے ساتھ پڑھتے ہیں وہ نماز یادتی کرتی ہی ثواب میں اُس نماز سے کہ اکیلے پڑھتے ہیں سنانیس درجہ * اور یہ حدیث مشکوٰۃ مصابیح میں ہی خلاصہ یہہ ہی کہ جماعت سنت موکدہ ہی اور قریب واجب کے ہی * مسئلہ * اور بہتر ہی امامت کے واسطے وہ شخص کہ جو نماز کے سلسلے خوب جانتا ہو دے اور اگر اس میں برابر ہو وہن تو وہ شخص جو قرآن شریف خوب پڑھتا ہو دے اور اگر اس میں بھی برابر ہو وہن تو وہ شخص کہ برابر ہیر گار ہو دے جیسا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا ہی * **مَنْ صَلَّى خَلْفَ عَالِمٍ**

عورت ہی مقتدی ہو دین * اور عورتیں اگر جماعت کرین تو جو عورت کہ امام ہو دے وہ بیچ میں کھڑی ہو دے آگے نہ برہے اور اسی طرح اگر ننگے لوگین جماعت کی نماز پڑھتے ہیں تو جو امام ہو دے وہ بیچ میں کھڑا ہو دے آگے نہ برہے * مسئلہ * مکروہی جو ان عورت کا حاضر ہو ناسب جماعت میں اور بدھنی عورت کا طہر اور عصر میں اور اگر فجر اور مغرب اور عشا کے وقت جماعت میں حاضر ہو دے بدھنی عورت تو کچھ دھشت نہیں ہی * مسئلہ * درست ہی اگر اقتدا کرے کوئی دھو والا تیمم والے کے ساتھ اور پانوں دھو بیو الا موزے پر مسح کریو الے کے ساتھ اور کھڑا ہو نیو الا کو پست کے ساتھ اور بیٹھے والے کے ساتھ اس واسطے کہ پیغمبر خدا ﷺ نے بیٹھے کے امامت کیا ہی اور اشارہ کریو الا اشارہ کریو الے کے ساتھ اور یہی ہدایہ اور شرح وقایہ میں ہی * مسئلہ * اگر مرد اقتدا کرے عورت کے ساتھ اور امر کے ساتھ اور ہجرون کے ساتھ تو درست نہیں ہی اور اگر قرآن پڑھنے والا اُمی کے ساتھ اقتدا کرے نو درست نہیں ہی * اور اُمی کہتے ہیں اُس کو جو ایک آیت بھی قرآن کی جانتا ہو دے اور

امانت کرین نو درست ہی جیسا کہ او پر ہر وہی اللہ عنہ نے
 کہا ہی کہ پیغمبر خدا ﷺ فرمایا * اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَیْکُمْ
 مَعَ کُلِّ اَمْبَرٍ تَرَاکَانَ اَرْفَا جِرًا * یعنی لڑائی کرنا کا فرو ن
 سے فرض ہی تمہارے او سو ہر امیر کے ساتھ ہو کر نیک
 ہووے وہ یاد کار ہووے * وَاِنَّ عَمِلَ الْکَبَائِرَ اَوْ اَرَاکَ گناہ کبیرہ
 کرنا ہووے وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَیْکُمْ لَخَلْفَ کُلِّ مُسْلِمٍ
 تَرَاکَانَ اَرْفَا جِرًا اور نماز واجب ہی تمہارے او ہر جماعت
 سے ہر مسلمان کے ، سمجھے نیک ہووے وہ یاد کار * وَاِنَّ عَمِلَ الْکَبَائِرَ
 اور اگر چہ گناہ کبیرہ کرنا ہووے یعنی طاعت ہی اُسکے ساتھ اقتدا
 کرنا اگر چہ مکروہ ہی اور یہ اسوقت ہی کہ اُسکی بدکاری
 کم نہ پہنچی ہووے یا پرہیزگار عروا اُن کے خلیفہ ہر حاضر ہووے
 وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَیْ کُلِّ مُسْلِمٍ تَرَاکَانَ اَرْفَا جِرًا
 وَاِنَّ عَمِلَ الْکَبَائِرَ اور نماز حازرے کی واجب ہی ہر مسلمان
 پر نیک ہووے وہ یاد اگر چہ گناہ کبیرہ کرے اور اس حدیث
 کو انودا دے روایت کیا یہ حدیث مشکوٰۃ مصابیح سے
 لکھا * اور مکروہ ہی امانت مدعی کی اور مکروہ ہی جماعت
 عور و نونکی جبکہ فقط عورت ہی ہووین یعنی عورت ہی امام اور

نماز پڑھے تم لوگوں میں سے کوئی شخص آدمیوں کے واسطے یعنی اُن کی امامت کرے تب چاہئے کہ تخفیف کرے اور لوگوں کے اندر رعایت کرے فَإِنَّ فِيهِمُ الْمُسْقِئَ وَالصَّعْبُ وَالْكَبِيرُ * اسوٰسطے کہ اُن کے بیچ میں بیمار اور کم زور و دانا رہا ہی * وَإِدَا صَلَّى أَحَدٌ كَرِّ لَيْقِيَهُ فَلْيَطْوِلْ مَا شَاءَ * اور جب نماز پڑھے تم میں سے کوئی ایسے ہی واسطے یعنی اکیلہ پڑھے تب چاہئے کہ طول کرے جس قدر کہ چاہے اور یہ حدیث مشکوٰۃ مصابیح میں ہے * فَالَّذِي جَسَّدَتْهُ قُرَارَاتُ سَنَتٍ هِيَ أَسَى طَوْلٍ نَكَرَةٍ وَأَوْجَعُهُ إِنَّكَ سَمِعْتَ مِنْ أُسْمَرَ تَوَيَّرَهَا هِيَ بِهَا * سَلَه * مَرْحُوقًا يَنْبَغِي أَنْ لَا يُدْرِكَنَّ رَكْعَةً وَرَأْسُ الرُّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ إِلَّا بِالْحُدَّةِ الْأُولَى * اگر ایک ہی مقتدی ہو ویسے تو اُسکو امام اپنے برابر نہ ہونی طرف کھڑا کرے اور اگر مقتدی ایک سے زیادہ ہو وہیں تو امام آگے کھڑا ہو ویسے پہلے اگر امام کو نماز میں حادث ہو ویسے تو مقتدی بھی نماز کو دہراوے۔ اسواسطے کہ امام کی نماز مفیدی کسی نماز میں شامل ہی

اگر اُتد اکرے وہ شخص کہ کپڑا پہنے ہی ننگے کے ساتھ
 یا وہ شخص کہ رکوع اور سجدہ بے اشارے کرتا ہی اُسکے
 ساتھ اُتد اکرے کہ جو اشارہ سے رکوع اور سجدہ کرتا ہی
 اور فرض پڑھنے والا اصل پڑھنے والے کے ساتھ تو درست
 نہیں ہی * سلسلہ * اُتد انہ کرے فرض پڑھنے والا اُسکے
 ساتھ خود دوسرا فرض پڑھتا ہی مثلاً یہ ظہر پڑھتا ہی اور وہ
 عصر خواہ دوسرا فرض پڑھتا ہی سلسلہ * تو شخص کہ مغزور
 ہووے یعنی ماک سے خون طاری ہووے یا پیشاب جاری ہووے یا اور
 بچھو غذر ہووے جیسا کہ اوپر لکھ چکے تو جو شخص کہ ظاہر ہووے وہ
 اُسکے ساتھ اُتد اکرے کیونکہ اُسکی امامت درست نہیں ہی
 اور مغزور کی نماز درست ہی مگر ہر نماز کے وقت وضو کرے گا *
 سلسلہ * عمدۃ الاسلام میں لکھا ہی کہ رافضی کے پیچھے جو
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا منکر ہی
 نماز درست نہیں ہی * سلسلہ * ہدایہ میں لایا ہی کہ مقتدیوں
 کے ساتھ امام جماعت کی نماز کو بہت طول نہ کرے جیسا کہ
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا ہی
 اِذَا صَلَّيْتَ أَحَبُّ كَيْفَ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ * جب کہ

نے قراءت ترک کیا اور اُمی کی نماز اس واسطے باطل ہوئی کہ جب اُس نے خواہش کیا جماعت کی تب واجب ہوا اُس پر کہ اقدارے قاری کے ساتھ تاکہ قراءت قاری کی اُسکی قراءت تھہرے سو اُس نے ترک کیا اُس قراءت کو قدرت رکھتے ہوئے * مسئلہ * اگر امام نے پہلی دو رکعت میں قراءت کیا پھر اُسکو حدیث ہو اکتب اُس نے آخری دو نون رکعت میں اُمی کو خلیفہ کیا تو اُس صورت میں مسجدوں کی نماز باطل ہوگی اور خلیفہ کرنے کا مسئلہ آگے معلوم ہووے گا انشاء اللہ تعالیٰ اور یہی ہدایہ میں بھی لکھا ہے * مسئلہ * عہدہ الاسلام میں سراجیہ سے لکھا ہے کہ اگر کسی کے مکان میں دو مسجد ہوں تو چاہئے کہ قدیم میں نماز ادا کرے اور اگر دونوں صاحبہ کی ہی ہوئی ہو وہیں تو اُس وقت جو نزدیک ہووے اُس میں نماز پڑھے اور چاہئے کہ دور کی مسجد میں جاد سے جماعت کی کثرت کیواسطے اللہ اعلم بالصواب * دسویں فصل نماز میں حدیث ہو جائے کے بیان میں * اگر ایک اناری کو نماز میں بحیر قصد کے آپ سے حدیث ہووے تو پھر وضو کرے اور اسی نماز کو پوری کرے * یعنی جس مقام سے حدیث

جب امام سے نماز میں فساد ہوا تب مقتدی کی نماز میں بھی فساد ہوا * سہل * پہلی صف میں مرد ہیں کھڑے ہو دین دوسری میں لڑکے کھڑے ہو دین تیسری میں بچے کھڑے ہو دین چوتھی میں عورت کھڑی ہو دین * سہل * اگر ایک عورت مرد کے برابر آ کے نماز پڑھے تو اگر وہ عورت شہوت دلائی والی ہو دے اور دونوں کے درمیان میں کچھ آ رہو دے اور دونوں تحریم کے وقت سے ملے ہو میں اور جو دیر تھکا ہو دے سو یہ پڑھتی ہو دے یعنی دونوں میں اور شروع نماز سے تحریم میں شریک ہو دین تو اس صورت میں اگر امام نے عورت کی امامت کی نیت کیا ہو گا تو مرد کی نماز باطل ہو گی اور اگر امام نے عورت کی امامت کی نیت نہ کیا ہو گا تو عورت کی نماز باطل ہو گی * سہل * ہدایہ میں لایا ہے کہ امامت کی نیت کرنے کی شرط اس وقت میں ہے کہ جب عورت آ کے مقتدی ہو دے مرد کے برابر * سہل * اگر نماز پڑھا یا اُمی نے قرآن پڑھنے والے کو اور اُمی کو تو سب خون کی نماز باطل ہوئی اور اُسکی وجہ یہ ہے کہ قادی کی نماز اس واسطے باطل ہوئی کہ اس کو قراءت کی قدرت تھی اور اس

اور اگر امام فراغت نہیں کیا ہی تو بھرا دے اور امام کے پیچھے نماز پڑھ کرے اور اسی کو لاحق کہتے ہیں * فصل گیارھویں لاحق کے بیان میں * لاحق کا سلسلہ اس طرح پر ہی جو شخص کہ پہلی رکعت سے جماعت میں داخل ہوا مگر امام نماز اُس امام کے ساتھ نہیں پایا اس سبب سے کہ سوگیا یا اُسکو حدث ہوا تو وہ شخص بات نہ کہے چلا جاوے اور وضو کر کے بھرا دے اس صورت میں اگر امام نے کوئی رکعت پڑھا ہو تو چاہئے کہ اُس رکعت کو جو اُس نے نہیں پائی ہی پہلے بغیر قراءت کے ادا کرے تب بعد اُس کے امام کی تاعداری کرے مثلاً ایک شخص طہر کی نماز امام کے ساتھ پہلی ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ اُسکو حدث ہوا اور وہ گنا وضو کرنے کو جب تک کہ وہ اُسے تب تک امام دو سری ایک رکعت پڑھ چکا تب وہ وضو کر کے آیا تو چاہئے کہ اُس ایک رکعت کو جو اُس نے نہیں پایا ہی پہلے بغیر قراءت کے پڑھ لیوے تب باقی جو دو رکعت ہی اُس کو امام کے ساتھ پڑھے اور اگر امام نماز سے فراغت کر چکا تو اس صورت میں جو اُسے نہیں پایا ہی اُس کو بغیر قراءت کے ادا کر لیوے اور اس

ہوا ہو وہی اسی مقام سے پر ہے یہاں تک کہ اگر التحیات کے بعد حدیث ہو تو چاہئے کہ وضو کرے اور آ کے سلام پھیرے ۱۔ سو اسطے کہ نماز سے باہر آنا اپنے کام کے ساتھ فرص ہی *
 گمہ افضل یہ ہی کہ دہرا کے پر ہے اُس کو جانے دیو دے *
 مسئلہ اگر امام کو نماز میں حدیث ہو دے تو امام دوسرے شخص کو خلیفہ کرے یعنی اپنے مکان پر گھسیپ لیوے وہ تجاہز پر ہالے لگے جس مقام سے امام نے چھوڑا ہو دے اور امام چلا جاوے اور وضو کرے اس صورت میں اگر امام اپنے خلیفہ نماز سے فراغت ہوا ہو دے تو اُس کو جسے وضو کیا ہی احتیاج ہی چاہے نو اسی مقام پر جہان وضو کیا ہی پر تھ لہوے تاکہ کم چلنا پر سے نماز میں اوپر چاہے پھر آوے پہلے مکان پر تاکہ ایک ہی مکان پر نماز ادا ہو دے اور یہی حکم اکیلے پر تھنے والے کا بھی ہی یعنی چاہے وضو کی جاگہ پر پر تھے چاہے نماز کی اور اگر وہ امام یعنی خلیفہ نماز سے فراغت نہوا ہو دے تو پہلا امام پھر آوے اور اپنے خلیفہ کے پیچھے نماز یواری کرے اور یہی حکم مقتدی کا ہی یعنی اگر امام نے فراغت کیا ہی تو چاہے وضو کی جاگہ پر پر تھے اور چاہے پہلے مکان پر پر تھے

بہت * اور قصد کے معے کوئی کام خان لوحہ کے کرنا * اور فاسد
 گرتا ہی قصد سے سلام کرنا اور اگر سہو سے سلام کریگا تو نادر
 فاسد نہو گئی اس واسطے کہ سلام اللہ کی ذکر میں داخل ہی اگر
 سہو سے سلام کریگا تو ذکر میں داخل ہو گا اور اگر قصد سے کریگا
 تو بات میں داخل ہو گا اور بہ ظاہر ہی کہ اگر سہو سے اس کے
 منہ سے نکل گیا تو اللہ کا نام تھا مضائقہ نہیں * اور اگر کسی
 شخص کو قصد سے سلام کیا تو بات کرنا تھرا * سلام کا جواب
 دیا قصد سے ہو یا سہو سے * اور نالہ کرنا بلند آواز سے * اور
 آکر نادر سے یا بیماری سے * اور آف کرنا * اور آواز سے رونا
 درد سے یا مصیبت سے اور کھینکا یا نابعیر عذر کے * اور چھینک
 کا جواب دیا یعنی یرحمک اللہ کہنا * اور حرد کے جواب میں
 انا لله وانا اليه راجعون کہنا * اور خوش حرد کے جواب میں
 الحمد لله کہنا * اور عجیب خرد کے جواب میں سبحان الله اور
 لا اله الا الله کہنا * اور لقمہ دینا اپنے امام کے سوا دوسرے
 کو اور اگر اپنے امام کو لقمہ دیوے تو نماز باطل نہوے اور
 لقمہ دینے کے بہ معنی ہمیں کہ جو کوئی نماز میں قرائت قبول
 جاوے اُس کو یاد دلادینا * اور نماز میں قرآن دکھانے کے رہنا

شخص کو لاحق کہہینگے * فصل بارہدین مسبوق کے بیان میں *
 جو شخص کہ امام کے ساتھ آخر نماز میں ملے یعنی اُس کی
 اوپر کی مار جاوے تو اُس کو مسبوق کہتے ہیں * اور مسبوق کا
 مسئلہ ! سطر حبر ہی کہ متا ایک شخص فجر کی نماز میں امام
 کے تین دوسری رکعت میں جاوے تو جب امام سلام
 پھیرے تب چاہئے کہ وہ اُٹھے اور آپ سلام نہ پھیرے تا
 اور نود اور تسمیہ کہے اور وہ ایک رکعت جو اُس نے نہیں
 پایا تھا ادا کرے اور اگر اُس کو معلوم ہووے وہ سورہ جو امام
 نے پڑھا ہی تو فاتحہ کے بعد اُسی سورہ کو جہر سے پڑھے
 اور نہیں نو سورہ اِخلاص پڑھے * اور اگر امام کو تشہد میں
 پاوے تو چاہئے کہ دو نو رکعت ادا کرے جس
 طرح فجر کی نماز پڑھائی یعنی فاتحہ کے بعد سورہ ملاوے اور
 جہر سے پڑھے * خلاصہ یہ کہ اُسی طرح سے کوئی وقت ہووے
 جماعت میں داخل ہو جاوے اور جو اُس نے نہ پایا ہووے
 اس کو جب امام سلام پھیرے تب ادا کرلیوے * فصل تیرہدین
 نماز کے فاسد ہونے کے بیان میں * نماز کو فاسد کرتا ہی بات کہنا
 مسہو سے کہے خواہ قصد سے سوتے ہیں یا جاگتے ہیں تھوڑا یا

ٹھکان ہی اور اگر بری مسجد میں یا میدان میں پڑھتا ہو تو ہے
 تو اس صورت میں اگر اُس کے مسجد کی جگہ پر سے کوئی
 جادوے تو وہ گنہ گار ہوتا ہے * اور اگر نمازی ہو وہ کان پر نماز پڑھتا
 ہو وہ سے یعنی اونچے مکان پر اور کوئی اُس کے سامنے سے
 جادوے تو اس صورت میں اگر جانے والے کا بعضا عضو
 نمازی کے بعضے عضو سے برابر ہو جاوے گا تو وہ جانے والا گنہ گار
 ہو ویکار اور اگر برابر نہ ہو گا تو گنہ گار نہ ہو گا * مسئلہ * اور جب
 کوئی شخص نماز میدان میں پڑھتے ایک سترہ ایک
 گر کالانبا اور ایک انگل کا مونا اپنے آگے بگاڑ دیوے اور وہ
 سترہ اُس کے نزدیک اور دونوں ابرو میں سے ایک ابرو
 کے برابر ہو دے * اور سترہ کھڑا ہو دے زمین پر پڑا ہو دے
 اور زمین پر خط نہ کھینچے اور اگر سترہ نہ ہو دے اور کوئی
 سامنے آوے یا سترہ ہو دے اور کوئی سترے اور نمازی
 کے بیچ میں آوے تو اُس کو منع کرے بھان امد کہ اگر با اشارے
 سے اور تسبیح اور اشارہ ساتھ کرے خواہ تسبیح خواہ
 اشارہ دونوں میں سے ایک کرے * اور امام کا سترہ کفایت
 ہی سب کے واسطے اور سترہ کہتے ہیں آکر کو * مسئلہ * اور

اور انجس جگہ پر مسجد کرنا * اور مارچین دعا کرنا یعنی طلب کرنا
 وہ چیز جو آدمیوں سے طلب کرتا ہی مہتا کہ نا اللہ تعالیٰ فلاں
 عورت سے میرا نکاح کر دے یا کہ کہ مجھ کو ہزار دینار دے
 یا کہ کہ مجھ کو اچھا کیر آدے اور مثل اُسکی جو بات ہی * اور
 نماز میں کھانا اور پینا اور عمل کتبہ کرنا یعنی نماز میں جو کام کہ
 زیادہ کرے نماز کو باطل کرتا ہی * اور زیادہ کام کے یہہ یعنی
 یہیں کہ ایسا کام کرے کہ جو کوئی دیکھے تو وہ حالے کہ یہہ نماز نہیں
 پڑھتا ہی یا ماری آپ بوجھے کہ ہم نے زیادہ کام کیا یعنی نمازی کی
 عقل پر چھوڑ دیوے * اور نماز کو یہیں فاسد کرتا ہی بہشت کی دکر
 سے یاد و زخ کی دہشت ہے اور نا ملکہ اس طرح کار و ناما زمین
 مستحب ہی * اور کھانکا رنایہ مذ کے ساتھ یعنی آواز بنانے
 کے واسطے کھنکارے جس میں خراست ہو سکے اور
 وہ نماز جو آدمیوں سے نہیں طلب کرتا ہی اور تھوڑا کام کرنا *
 اور کسی کا گذر نمازی کے آگے سے مارا کو باطل نہیں کرتا ہی
 مگر وہ شخص کہ گار کرتا ہی خلاصہ یہہ ہی کہ اگر نماز چھوٹی
 مسجد میں پڑھتا ہو دے تو نمازی کے آگے سے حانا جس جگہ
 سے دے کہ گار کرتا ہی اس واسطے کہ چھوٹی مسجد ایک ہی

ہیں * اور امام کا کھڑا ہونا اکیلے دکان پر یعنی ند آدم کے اونچے پر *
 یا اُس کے اُلتے یعنی امام اکیلا بیٹھے ہو دے اور مفذ یئین
 اونچے پر ہو دین * اور مگر وہ بھی صورت کا ہو ناماری کے آگے
 بازار کے برابر یا جھت کے اوپر یا سر کے اوپر لٹکی ہوئی یا
 قبلہ طرف کی دیوار میں ہو دے اور اگر بیٹھے ہو دے یا قدم
 کے نیچے ہو دے تو مکروہ نہیں ہے * اور اگر نماز کے آداب میں
 سستی کرے اور بے لکھا طے سے نیگے سر پر ہے تو مکروہ ہے *
 اور نماز کی امانت کرنا اور نایجز جانگے نیگے سر پر ہونا نو کفر ہے
 اور اگر اپنے نین نایجز اور خراب جان کے نیگے سر پر ہے تو
 مکروہ نہیں ہے * اور اچھا کپڑا ہوتے ہوئے برا کپڑا پہرنا جس
 کپڑے سے برے آدمیوں کے لباس نجاس کیے مکروہ ہے * اور
 نماز میں پیشانی کا پونچھنا خاک سے فراغت ہونے کے پہلے
 اور آسمان کی طرف دیکھنا اور پگڑی کے پیچ پر مسجد کرنا
 اور آئینہ کا اور سیج کا شمار کرنا انگلیوں سے اور اُس کپڑے کا
 پہرنا جس میں صورت نہ ہو دے * مسلہ * مکروہ ہے
 جماع کرنا اور شباب کرنا اور حاضر و پھرنا مسجد کے اوپر
 اور مسجد کا دروازہ بند رکھنا * مسلہ * مکروہ نہیں ہے

جب جانے کہ اس راہ میں کوئی نہ آوے گا تو ستر سے اتر کر کرنا جائز ہی * فصل چودھویں نماز کی مکر و بات کے بیان میں * مگر وہ ہی نماز میں کپڑا سریر یا کدھ سے بردارنا اور اُسکے کناروں کا چھو آدینا اسطرح پر کہ لٹیکے رہیں * اور کپڑے کو ہمیشہ دونوں زانوں سے مسجد سے مین جاتے وقت کہ مٹی یا دوسری چیز لگے * اور کپڑے یا بدن سے کھیلنا اور بال کا بانہ ہناتوں کے جانہی پر سے بیچ سر بر * اور اُنگلیوں کا تور نایعینے ملنا یا کھینچنا تا کہ آواز دے * اور دھسنے ماہن دیکھنا گردن بھبر کے اسطرح پر کہ منہ قلم سے پھر جاوے اور بندہ گردن بھبرے آگھون کے کنارے سے دیکھنا نہیں مگر وہ ہی * اور مگر وہ ہی کنکر یوگنا لانا مسجد سے کے واسطے مگر ایک بار مضائقہ نہیں اور ہاتھ کمر پر رکھنا اور بدن تور نایعینے انگڑا انا اور کتے کی بستھک بیٹھنا اور وہ اسطرح پر ہی کہ زانو کھڑا کرے اور چوڑی بیٹھے * اور مردوں کے ننیں دونوں بازوؤں کا بچھا مسجد سے مین * اور عورتیں اسطرح مسجد سے کہیں اُنگو مگر وہ نہیں ہی * اور حارز انو بیٹھنا غبر غبر کے اور نماز کے ماہر حارز انو بیٹھنا مگر وہ نہیں ہی * اور امام کا کھڑا ہونا مسجد کا محراب

اور اُسکے ساتھ کھڑا ہو دے تو ہر بہت خوب ہی اور بہر
 مسئلہ محیط میں ہی * مسئلہ * مگر وہ ہی نماز میں تجربہ کی تکبیر
 دوبار کہنا یعنی اند اکبر اند اکبر کہنا اور نماز میں پھونکنا اسطرح
 کہ پاس کا آدمی نہ سنے اور اسقدر پھونکنا کہ سننے وہ بات میں
 داخل ہی اور بابت نماز کو باطل کرتی ہی * اور بلند کہنا تمسبیہ
 اور آمین اور تشهد کا اور تمام کرنا قراءت کا رکوع میں حا کر
 اور رکوع کی تسبیح قومہ کے شروع میں کہنا اور مسجد سے
 کی تسبیح جلسہ کے شروع میں کہنا * اور مگر وہ ہی پہلی
 رکعت دہرا کرنا بھل میں اور مگر وہ ہی دو سبیری رکعت
 دہرا کرنا پہلی رکعت سے سب نماز میں * اور پیرا ہن اور تاج
 کا اُتارنا اور پھر نا اور مور کا اُتارنا تھوڑے کام سے * اور
 بہت کام سے تو نماز ہی باطل ہو جاوے گی اور جو ستبونی اور
 پھول کا سو نگہنا اور ہو اکرا کیرے یا ہنگھے سے ایک دوبار
 اور آنکھ بند کرنا * اور حضو اینے کہا ہی کہ اگر حضور دل
 کے واسطے بند کرے تو کچھ دہشت نہیں ہی اور ترک
 کرنا کسی سنت کا * اور وہ چیز منہ میں رکھنا کہ جس کے
 رکھنے کے قراءت نہ ہو سکے اور جو چر دانت میں ہی

مسجد میں گج سے یا آبنوس سے یا سونے کے پانی سے نقاشی
 کرنا * اور محراب میں مسجد ہ کرنا اسطرح ہر کہ کھڑا ہو سے
 مسجد میں * اور نماز پر ہنا اُس کے پیچھے جو پیٹھ پھیرے
 ہوئے بات کہہ رہا ہی * اور اُس پیچھے ہونے پر نماز پر ہنا
 جس میں صولات نہی ہو وے مگر مسجد صولات پر نہ کرے یا صورت
 چھوٹی ہو وے جو کہ دیکھنے والے کو نظر نہ پڑے مثلاً چوٹی یا مکھی
 لگی صورت ہو وے یا صولات اُسکی ہو وے جسکے جان نہیں
 ہوتا ہی مثلاً کشتی یا درخت کی صورت ہو وے یا صورت
 خانہ ارکی ہو وے مگر اُسکا سر نہ نہ ہو وے * اور نماز میں سانپ
 یا بچھو کا مالنا * مسالہ * اور یہ شب کرنا اُس گھر کی چھت
 پر جس میں محراب بنالیا ہی نماز پر ہنے کے واسطے * اسواسطے
 کہ وہ گھر مسجد کا حکم نہیں رکھتا ہی * مسالہ * اور مکر وہ ہی
 عقیدتی کے واسطے اکیلے کھڑا ہونا صفوں کے پیچھے جسوقت
 کہ صفوں میں جگہ خالی ہو وے یعنی اگر جگہ خالی ہو وے تو
 اُسی جگہ کر آ ہو وے مگر وہ جگہ بھر جا وے اور اگر
 صفوں میں جگہ خالی نہ ہو وے تو پیچھے کھڑا ہونا مکر وہ نہیں ہی
 اور اگر کسی شخص کو صف میں سے اپنی طرف کھینچ لیا وے

فصل پندرہویں وتر کی نماز کے بیان میں * وتر تین رکعت
 واجب ہی تین رکعت کے بعد سلام پھیرے اور تینوں
 میں الحمد کے بعد سورہ پڑھے اور تیسری رکعت میں رکوع
 کے پہلے ہاتھ اٹھاتا ہو انکبیر کہے بعد اسکے دعا قنوت پڑھے
 اور دعا قنوت یہ ہے * اللھم انا نستعینک وبسغفرك وبؤس
 یك وبمؤکل علیك وبثنی علیك الخسر وبشکرك ولا تکفرك وبحلج
 وسرك من یعجزک اللھم ایاک بعدد ذلک بصلیٰ وسجد والیک سمع
 ونحفل وبرجو رحمتک ونخشى عذابک ان عذابک بالکفار
 ملحق * ف * ماحق کی ہے کو کسرہ پڑھے اور وتر ک کے
 گلاب کو پیش پڑھے نو مرتبہ ہاتھ اٹھاویں * مسلہ اگر کوئی شخص دعا
 قنوت نہ پڑھے تو یہ آیت پڑھے * رَبَّنَا اِنَّمَا اِلٰهُنَا حَسْبُنَا
 وَفِی الْآخِرَةِ حَسْبُنَا رِقْمًا عَذَابُ النَّارِ * یاتیں مرتبہ اللھم
 اغفر لی کہے یاتیں مرتبہ یا رب کہے * اور وتر کے سوا بے دوسری
 نماز میں قنوت نہیں ہے * مسلہ اگر امام شافعی مذہب ہو وہ
 اور وتر میں رکوع کے بعد وہ قنوت پڑھے تو مقتدی بھی پڑھے اور
 اگر امام قسح کی نماز میں دعا قنوت پڑھے تو مقتدی نہ پڑھے بلکہ
 چپ کھڑا رہے * اور بعد سلام پھیرنے وتر کے کہے * سبحان

مثلاً گوشت وغیرہ اگر پرتھو مائی ہو وے اُس کا ٹکنا اور
 معبدہ میں جاتے وقت دونوں ہاتھ زانو کے پہلے زمین پر
 رکھنا بغیر عذر کے اور اُٹھنے وقت اُسکے اُلیسے کرنا یعنی ہاتھ
 کے پہلے زانو اُٹھانا بغیر عذر کے * اور کُشاوہ رکھنا اُنکھائیوں کا
 سوا سے رکوع کے اور خوض کنا اور دناک چھنکنا اور کسی سورہ
 کا مقرر کرنا کہ سوا سپے اُسکے نماز میں نہ پڑھے * اور ایک رکعت
 میں دو سورہ کا پڑھنا بیچ کی ایک سورہ جھوٹے اور پھللی
 سورہ کو پہلے پڑھنا اگرچہ دو رکعت میں ہو وے مثلاً پہلی
 رکعت میں قل ہو اللہ میرا ہے اور دوسری میں تبت یا اور
 عمار کا طول کرنا اس قدر کہ ہفتہ یون کو گبران و معلوم ہو دیتے اور
 نماز کو ہلکی کرنا مقتدیون کی حادی کے واسطے اور ایک ہی
 سورہ دو بار پڑھنا ایک رکعت میں فرض نماز میں اور آستیں
 کہنیوں کے اوپر تک اُٹھانا اور نکیہ کرنا عصا یا دیوار یا ستون پر
 بغیر عذر کے * مسئلہ * مصحف اور شہنشاہ یا تسمیع اور
 چراغ آگے ہوئے تو کچھ دہشت نہیں ہی مگر آگ بلی
 ہوئی مگر وہ بھی * مسئلہ * کمر باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ
 نہیں ہی یہ مسئلہ شرح اور ادب لکھا ہی *

سمو آتھ رکعت سے زیادہ کی نیت نہ باندھے اور ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک افضل ہی چار رکعت کی نیت باندھنا دن اور رات دونوں میں * مسئلہ * فرض کی نماز میں دو رکعت میں قرائت فرض ہی اول و تراویح سنت اول و نفل میں سب رکعت میں * مسئلہ * جب نفل نماز قصد سے شروع کرے تب اُسکا تمام کرنا فرض ہو جائے *

فصل سترہویں تراویح کے بیان میں * تراویح بیس رکعات عشا کے بعد اور وتر کے پہلے رمضان کے یا مذرات سے آخر تک جماعت کے ساتھ اور بغیر جماعت کے بھی مردوں اور عورتوں دونوں کے واسطے سنت مؤکدہ ہی * جب جاسے کہ تراویح ادا کرے تو بیس رکعت کو دس سلام سے ادا کرے یعنی دو رکعت کی نیت باندھے دو رکعت تمام کر کے دونوں طرف سلام پھیرے اور چار رکعت کے بعد چار رکعت کے موافق بیٹھے اور تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھے
سُبْحَانَ ذِي الْمَلِكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ
وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَمْرِوتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ
الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَلَا يَمُوتُ اَبَدًا اَبَدًا سُبْحَانَ قُدُّوسٍ رَبِّمَا

الملک القل وسین مارا ورتیسری بار آوار کو کھینچے اور بلکہ گورے
یہ حصن حصن اور شکوۃ مصابیح کا مضمون ہی * اور بعد
وتر کے دو رکعت ہلکی نفل بیتہ کے پڑھا یا بعد عصر بیتہ سے
حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہی شکوۃ میں
فصل سولہیں سستون کے بیان میں * فجر کی نماز کے پہلے اور ظہر کی
نماز کے بعد اور مغرب کی نماز کے بعد اور عشا کی نماز کے بعد دو
رکعت سنت ہی * اور ظہر کی نماز کے پہلے اور جمعہ کی نماز کے
بعد چار رکعت سنت ہی اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے
مذہب کے بعد چھ رکعت سنت ہی پہلے چار رکعت پڑھے
کے تب دو رکعت سنت پڑھے اور یہ محیط میں ہی * اور
عصر کی نماز کے پہلے اور عشا کی نماز کے پہلے اور عشا کی نماز کے
بعد چار رکعت مستحب ہی اور مغرب کی نماز کے بعد بھی
چھ رکعت مستحب ہی * مسلمہ * مکر وہی دن کو ایک سلام
کے ساتھ نفل چار رکعت سے زیادہ پڑھا اور انکو نفل
آٹھ رکعت سے زیادہ پڑھنا ایک ہی سلام کے ساتھ *
یہ نہ کوئی خیال کرے کہ رات کو نفل زیادہ پڑھا مع ہی
اس کے یہ معنی ہیں کہ دن کو چار رکعت سے زیادہ اور رات

درمضان کے وتر کو جماعت کے ساتھ نہ پڑھے * مسئلہ * تراویح میں ایک ختم سنت ہی اگر امام حافظ قرآن ہو وے تو ایک ختم تمام رمضان میں کرے اور اگر لوگ سمیستی کریں تب بھی ایک ختم کو ترک کرے * اور ترکیب ختم کی یہ ہے کہ اگر دس آیت ہر رکعت میں پڑھے تو ایک ختم ہو وے اور اگر بیس آیت ہر رکعت میں پڑھے تو دو ختم ہو وے اور اگر تیس آیت ہر رکعت میں پڑھے تو تین ختم ہو وے اور یہی محیط ہیں لکھا ہی * مسئلہ * اگر امام حافظ قرآن نہ ہو وے تو ہر رکعت میں ایک جرتہ قل ہو اللہ پڑھے یا کوئی سورت قصاص مفصل سے پڑھے یا الہم ترکیب سے آخر قرآن تک دو یا پڑھے تاکہ ہر رکعت میں ایک سورہ پڑھنی جاوے * اور اس کا حکم ختم کا ہی اور یہ قول احسن ہی * مسئلہ عیدۃ الاسلام میں سراجیہ سے لکھا ہی کہ اگر شہر کے لوگ تراویح ترک سمجھیں تو بادشاہ اُن کے ساتھ لڑائی کرے اس سنت کے قائم کرنے کی واسطے مسئلہ * تراویح اس واسطے سنت ہی کہ رسول خدا ﷺ نے گنتی رات تراویح پڑھا جب کہ نازینین بہت جمع ہوئے تب حجرہ مبارک سے حضرت باہر نہ آئے اور غریبان فرمایا

وَدَّبَ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ * بعد اسکے دون ہاتھ چھاتی
 کے برابر اُٹھا کے یہ مناجات پڑھے * اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْذُكَ الْخَيْرُ
 وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَآرِئَا خَالِقُ الْحَمْدِ وَالْمَا رِبِّ حَمْنِكَ يَا مَرْزُوقُ يَا
 هَفَّارُ يَا كَرِيْمُ يَا سَمِيْعُ يَا رَحِيْمُ يَا جَبَّارُ يَا خَالِقُ يَا بَارِئُ اَللّٰهُمَّ
 اٰخِرَ بَايِنِ الْمَآرِ يَا مُجِيْبُ يَا مُجِيْبُ يَا مُجِيْبُ رَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
 الرَّاحِمِيْنَ * آجی طرح ہر جا رکعت کے بعد یہی تسبیح
 اور یہی مناجات پڑھے اور جب بیس رکعت نماز ہو لے
 تب وتر کو جماعت کے ساتھ ادا کرے اور امام و ترکو بلند
 آواز سے پڑھے اور مقتدی چسپ و سہ اور رکوع اور مسجد سے
 میں امام کی تائید الہی کرے جماعت کی طرح پڑھے * اور امام و ترک
 میں پہلی رکعت میں الحمد کے بعد صبح اسیر یا انا انزلنا
 پڑھے اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون یرہے بعد
 اُس کے بیٹھے اور النجیات یرہے کے اُتھے اور فاتحہ کے بعد
 قل هو اللہ بلند آواز سے پڑھے بعد اسکے دونوں ہاتھ کان کی
 لہرنگ پہنچا کے تکبیر بلند کہے اور دعا قنوت پڑھے اور مقتدی
 بھی دعا قنوت پڑھے * بعد اسکے رکوع مسجد دکر کے نماز تمام
 کرے اور دعا قنوت ہاتھ باندھے ہوئے پڑھے * مسالہ * سوا سے

ہا مینہ ہمیشہ رہنے لگے یا گرجے یا بھونچال آوے یا تمام عالم میں
 بیماری ہو دے تو ایسے وقت میں نماز اور دعا بن مشغول
 ہونا سنت ہی * سہلہ * نفل اور سنت کی جماعت مکروہ ہی
 مگر تراویح اور رکوب کی * سہلہ * رکوب کی نماز مکروہ
 وقت میں ادا کرے یہ دونوں مسئلہ عمدۃ الاسلام سے لکھا ہی *
 فصل اسیوین استسفا کی نماز کے بیان میں * استسفا کہتے
 ہیں پانی طلب کرنے کو * جب مینہ نہ رہے تب مسلمانین
 جمع ہو دین اور میدان میں جاویں اور دعا کریں اور استغفار
 کہیں قلب کی طرف منہ کر کے اور اکیلے اکیلے نماز ادا کریں بنیر
 خطے اور جماعت کے * اسی طرح نیں روز باہر نکلیں اور ان
 یوں روز استغفار بہت کہیں اس واسطے کہ استغفار کو مینہ
 کے طلب کرنے میں تراتی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی
 * فَقُلْتُ اسْمِعُوا رَبِّكُمْ اِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يَّرْسِلُ السَّمَاءَ
 عَلَیْكُمْ مِدْرَارًا * یہ آیت سورہ نوح میں ہی یہ بات نوح
 علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا * خلاصہ اسکا یہ ہی کہ گناہ
 بخشو اور اپنے رب سے شک وہ بخشنے والا ہی * اور
 جب تم نوبہ کرو اور گناہ بخشو اور تو اللہ تعالیٰ تم پر بدائی بھیجے تو

کہ اگر مین اس نماز کو ہمیشہ ادا کروں تو یہ خوف ہی کہ ہم
 سبھوں پر فرض ہو جاوے اور اسکا ادا کرنا تم پر مشکل
 ہو دے * حضرت نے امت پر شفقت فرمایا اور ہمیشہ
 نہ پڑھا * اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے ہمیشہ ادا فرمایا
 اس واسطے کہ خوف فرض ہونے کا نہ تھا * فصل اتھارہویں
 کسوف اور خسوف کے نماز کی بیان میں * کسوف کہتے
 ہیں سورج گہن کو اور خسوف کہتے ہیں چاند گہن کو * کسوف
 کے وقت سنت ہی کہ امام جمعہ کا آدمیوں کے ساتھ
 دو رکعت جماعت کے ساتھ بغیر اذان اور اقامت اور
 خطبہ کے ادا کرے اور ہر رکعت میں ایک رکوع کرے سب
 نمازوں کی طرح ہر اور نماز سے قراءت و راز کرے اور آہستہ
 پڑھے * جب نماز سے فراغت ہووے تب دعائیں مشمول
 ہووے جب تک کہ آفتاب روشن ہووے * اور اگر امام
 حاضر ہووے تو اکیلے اکیلے پڑھیں * اور جب ماہتاب میں
 خسوف لگے تب ہر کوئی نماز اور دعائیں اکیلے اکیلے مشغول
 ہووے جب تک کہ ماہتاب روشن ہووے * اور اسی طرح
 سے جو خوف کہ آگے آوے مثلاً آمد ہی باتاریکی یا دشمن ظاہر

جماعت نہ یا دینگے تو وہ شخص سنت کو ترک کرے اور جماعت میں ملے اور جو شخص جانے کہ اگر ہم سنت پر ہینگے تو ایک رکعت فجر کی بھی پاسکیں گے تو وہ شخص سنت فجر کی پر ہے مسالہ * اگر سنت فجر کی بغیر فرض کے فوت ہووے تو فضا نہ کرے اور اگر قضا کرے تو آفتاب نکلنے کے بعد دو پہر تک بعد دو پہر کے نہیں * اور اگر سنت فجر کی فرض کے ساتھ فوت ہوئی اور دو پہر کے پہلے قضا کرے تو سنت بھی قضا کرے * اور اگر دو پہر کے بعد قضا کرے تو فقط فرض ہی قضا کرے * اور بعض مشایخ کے نزدیک بعد دو پہر کے بھی سنت قضا کرے * قوت کے معنی یہ ہیں کہ نماز جاتی رہے اور قضا کے معنی یہ ہیں کہ اس کا بدلہ لانا زیر ہے * اور جو سنت ظہر کی پڑھا ہو اگر جانے کہ سنت ادا کریں گے تو فرض ملے گا یا نہ ملے گا دونوں حالت میں سنت کو ترک کرے اور جماعت میں ملے تب دونوں رکعت سنت جو فرض کے بعد ہی اُسکے پہلے یہ چار رکعت ادا کرے اور امام محمد کے نزدیک دونوں کے بعد چار رکعت ادا کرے * اور سوائے فجر اور ظہر کی سنت کے کسی سنت کی قضا نہیں * مسالہ * جو شخص کہ مسجد میں آوے اور اس

مکر وہی * اور دوسری جماعت کے مقسم کو مکر وہ نہیں اگرچہ
 اقامت کہی جاوے * اور دونوں مخصوصین میں یہ فرق ہی
 کہ جس شخص نے طہر یا عشا ایک مرتبہ پڑھا ہی اور وہ
 اقامت کے وقت باہر نکلا تو مکر وہ ہی اس واسطے کہ اُسکو
 جماعت کی مخالفت کی تہمت لگیگی اور اگر باہر نہ نکلا اور نماز
 پڑھا تو اُسے جماعت ہی موافقت کرنے کی فضیلت اور
 نفل کا ثواب پایا تو تہمت کا احیاء کرنا اور فضیلت اور ثواب
 سے منہ موڑنا بہت بدی لیکس دوسری جماعت کا حقیقہ اگر
 باہر نکلا اقامت کے وقت تو اُسکو تہمت نہ لگیگی اس واسطے
 کہ اُس کا قصہ جماعت کی درستی اور بہتری کا ہی * اور
 اگر نہ نکلا تو اُسے وہ فضیلت اور ثواب نہ پایا بلکہ دوسری
 جماعت میں خلل دالا * اور جس شخص نے فجر یا مغرب
 یا عصر کی نماز پڑھا ہی وہ باہر نکلا اگرچہ اقامت کہی جاوے
 اس واسطے کہ اگر وہ نماز پڑھیکا تو نفل ہو جائیگی اور نفل
 فجر اور عصر کے بعد مکر وہ ہی اور مغرب میں اس واسطے
 نہ پڑھے کہ تین رکعت نفل ہی شروع میں نہیں آئی ہی *
 مسالہ * جو شخص جانے کہ اگر ہم فجر کی سنت پڑھینگے تو

ترتیب جاتی رہتی ہی * ایک جب وقت تنگ ہو دے کہ
 اگر قضا پڑھے تو ادا ملے تو اُس وقت ترتیب ضرور نہیں ہی *
 ماور اگر اُس قدر وقت باقی ہو دے کہ وقتی نماز کے ساتھ
 بعضے فوت نماز بھی پڑھ سکے تو وہ ست حص جس قدر کہ
 اُس وقت میں سماوے اُس قدر فوت نماز وقتی نماز کے ساتھ
 ادا کرے * جس طرح سے کسی کی عشا اور ترفوت ہوئی
 اور فجر کا وقت باقی نہ رہا مگر اُس قدر کہ اُس میں پانچ رکعت
 سماوے نو پاس صورت میں وتر کی نماز مختصراً پڑھے اور فجر
 ادا کرے پھر آفتاب نکلنے کے بعد عشا کی قضا پڑھے * یا کسی
 کی ظہر اور عصر فوت ہوئی اور مغرب کا وقت نہ باقی رہا مگر
 اُس قدر کہ سات رکعت پڑھ سکے تو اِس صورت میں پہلے
 چار رکعت ظہر پڑھے کے تین رکعت مغرب پڑھے * دوسرے
 بھول جائے سے ترتیب جاتی رہتی ہی یعنی اگر کسی کے تین
 کوئی نماز فوت ہوئی تھی اور اُس نماز کو وہ بھول گیا اور اُس نے
 وقت کی سارا ادا کیا تب اُس کو یاد آیا کہ اُسکی ایک وقت کی
 نماز فوت ہوئی ہی تو وہ نماز وقتی جو پڑھ چکا ہی درست ہی
 پھر اُس کو نہ دہراوے اور اُس فوت کی قضا پڑھے *

مسجد میں نماز پڑھی گئی ہو تو سنت پڑھے فرض کے پہلے
 اگرچہ اُس نے جماعت نہیں پایا لیکن جب وقت تنگ
 ہو تو سنت کو ترک کرے اور فرض کو ادا کرے فرض کے
 قوت ہو نے کی دہشت سے * مسالہ * امام رکوع میں گیا تو
 جس شخص نے اقد کیا اور اُس نے ملنے میں اس فردیری
 کیا کہ امام نے سر اٹھالیا تو اُس نے رکعت کو نہیں پایا *
 فصل اکیسویں فوت نماز دن کی فضا پڑھنے کے بیان میں *
 پانچوں وقت کی نماز اور وتر میں سے اگر سب فوت ہو جاوے
 یا تھوڑی تو ترتیب فرض ہی مثلاً کسی کی پانچ وقت کی نماز
 فوت ہوئی تو اُسکو ترتیب نگاہ رکھنا ضروری ہے * پہلے فوت
 نماز کی قضا پڑھے پھر بقیہ پڑھے * اور اگر فوت نماز کی
 قضا پہلے نہ پڑھے تو وقتی نماز درست نہوے * اور اسی
 طرح اگر کسی کی ایک نماز فوت ہو گئی تو پہلے اُسکی قضا
 پڑھے بعد اُسکے وقتی پڑھے * اور اگر کسی کی وتر فوت ہو تو
 اُسکا فجر کا فرض درست نہوے جب تک کہ وتر کی قضا نہ
 پڑھے * اور ترتیب کے معنی سیدھے کام کرنا یعنی پہلے فوت
 نماز کی قضا پڑھے بعد اُسکے وقتی پڑھے * اور نہ ۱۰

تو فحیرت رہے۔ بعد اُس کے ظہر دہرا دے * سارہ * عیدہ الاسلام
 میں عقیدہ نجات سے لکھا ہی کہ اگر ایک شخص اپنے گناہوں سے
 توبہ نصوح کرے تو بھاف ہو جاوے لیکن نماز میں جو اُس سے فوت
 ہوئی وہیں جب تک اُس کی قضا نہ پڑھے تب تک اُس کی
 گردن سے نہ اُترے مگر حسنہ کہ وقت سے تاخیر کیا ہی اُمید ہی
 کہ توبہ کرنے سے وہ عموماً ہووے اللہ تعالیٰ کے کرم و فضل سے
 فصل بایں دوین سہو سجدے کے یاں ہیں * نماز کے کسی
 واجب کو سہو سے ترک کرنے کے سبب دو سجدہ
 چھو کا ایک سلام کے بعد واجب ہوتا ہی * اور سجدہ سہو
 کی یہ ترکیب ہی کہ آخری قعدہ میں تشہد کے بعد ایک
 طرف سلام پھیر کے دو سجدہ کرے تب بعد اُس کے بیٹھے
 النعمات اور درود اور دعا سے ماثورہ یہ تہ کے نماز سے
 فراغت کرے * سارہ * مترج و قایہ میں لکھا ہی کہ سجدہ
 سہو کا واجب ہوتا ہی جو وقت کہ نماز کے کسی رکن کو
 مقدم کرے بغیر اُس کے ادا ہونے کے وقت سے پہلے ادا کرے
 جطرح سے رکوع کرے قراءت کے پہلے یا نماز کے کسی رکن
 کے ادا کرنے میں دیری کرے جطرح پچھلی النعمیات کے

تیسرے حب بہت نمازین فوت ہو دین اور بہت نماز کے
 یہ معنی کہ چھ سے کم نہو دے حب کسی سے چھ نماز فوت ہوئی
 تب ترتیب ضرور نہیں * خواہ وہ فوت نماز پرانی ہو دے خواہ
 نئی اُس کے یاد رکھتے ہوئے وقت کی نماز درست ہی * اور
 اگر بہت نماز کسی کی فوت ہو دے اور ادا کرے کر نے کم
 ہو جاوے تو اُس شخص کو ترتیب ضرور نہیں * مثلاً ایک
 شخص کی چھ نماز ایک مہینے کی نماز فوت ہوئی تھی اور اُس
 نے قصاً پڑھا شروع کیا یہاں تک کہ دو تین وقت کی باقی
 رہی تو وہ ترتیب جو حاتی رہی بھی وہ نہ پھرے گی اُس فوت نماز
 کے یاد رکھتے ہوئے وقتی نماز ادا کرنا درست ہی مگر جب
 سب نماز کی قصاً پڑھے چکے تب اُس کو ترتیب نگاہ رکھنا فرض ہی
 مسئلہ * ایک شخص کی چھ نماز فوت ہوئی تھی اور ایک
 مہینے کے بعد ایک وقت دوسرا بھی فوت ہوا تو اس
 ایک نماز کو اُس چھ میں ملا دیوے اور اُس ایک نماز کے
 یاد رکھتے ہوئے وقتی نماز ادا کرنا درست ہی * مسئلہ * ایک
 شخص ظہر کی نماز میں تھا کہ اُس کو سنک ہوئی کہ میں نے فجر
 پڑھا ہی یا نہیں اور فراغت کے بعد یقین ہو کہ فجر نہیں پڑھا

کے ترک کرنے میں گناہ ہی اور اُسکی نماز بغیر مسجد
 سہو کے درست ہو ویگی مگر نقصان کے ساتھ * اور واجب
 کو سہو سے ترک کرنا نماز کے نقصان کا موجب ہی اور
 مسجد سہو کا اُسی نقصان کے درست کرنے کے واسطے
 ہوتا ہی * اور سنت ترک کرنا قصد سے موجب گناہ کا ہی
 اور ثواب کو دور کرتا ہی اور اگر بھول کے سنت ترک
 کرے تو اُس پر کچھ نہیں * مسئلہ * شرح وقابہ میں ہی کہ مقتدی
 کے سہو سے مسجد سہو کا واجب ہو وے * اگر امام
 مسجد نہ کرے تو مقتدی پر بھی واجب نہ ہو وے یعنی مقتدی
 بھی نہ کرے * اور سبق بھی امام کے ساتھ مسجد سہو کا
 کرے تب بعد اُسکے اپنی نماز پوری کرے * مسئلہ * شرح وقابہ
 میں ہی کہ اگر کوئی شخص پہلے قعدے کو سہو کرے تو اگر وہ
 پیٹھنے کے نزدیک ہی تو پیٹھ جاوے اور اُس پر سہو کا
 مسجد نہیں ہی اور اگر قدام کے نزدیک ہی تو کھڑا
 ہو جاوے اور مسجد سہو کا کرے * اور اگر کوئی ظہر کی نماز میں
 مثلاً آخری قعدے کو سہو کر کے پانچویں رکعت کے واسطے
 کھڑا ہوا تو جب تک کہ پانچویں رکعت کا مسجد اُس نے نہیں

اور کچھ زیادہ پر تھ گیا اُس سبب سے تیسری رکعت کے
 قیام میں دیری ہوئی * یا کسی رکن کو دو مرتبہ کرے جس طرح
 سے دو رکوع کرے * سوال * اس میں تو کوئی واجب ترک
 نہیں ہوا بلکہ ایک رکن اور زیادہ ہوا سجدہ سہو کا اس میں
 کس واسطے واجب ہوا * جواب * شرح اور ادا میں لکھا ہی
 کہ حقیقت ایک رکن کو دو مرتبہ کہا تو اُس کے یاس کا جو رکن
 نبھا اُس کے ادا کرنے میں دیری کیا اور اُس رکن کا ادا کرنا
 بعدِ ترتیب کے واجب ہی نہ اُس نے واجب ترک کیا * اور
 ہر فرض اور واجب کو اُس کے مقام پر ادا کرنا واجب ہی جیسا
 کہ اوپر لکھ چکے * یا کسی واجب کو بدل دالاجس طرح سے آہستہ
 پر تھینے کے مقام پر بلند ہر تھایا بلند کے مقام پر آہستہ پر تھایا کسی
 واجب کو سہو سے ترک کیا جس طرح سے پہلا قعدہ ترک
 کیا * خاصہ یہ کہ واجب کے ترک کرنے سے سجدہ سہو کا
 واجب ہونا ہی کوئی واجب ہو * مثلاً کسی نے دعا فوت یا
 عیدین کی نیکیں سہو سے ترک کیا تو اُس پر سجدہ سہو کا
 واجب ہوگا * مسئلہ * فرض کے ترک کرنے سے سہو سے
 ہوئے یا قصہ سے ماز باطل ہونی ہی اور قصہ سے واجب

حصے پانچویں رکعت کی طرف اٹھا تو اس صورت میں مقتدیسن
 تا بعد ری امام کی نکر میں اس واسطے کہ جان بوجھ کے خطا کرنا
 بچا جائے بلکہ یہ ہے رہیں اگر مسجد سے پہلے امام پھرا اور
 سلام پھیرا تو اُسکے ساتھ سلام پھیریں اور اگر پانچویں
 رکعت میں مسجد کیانو مقتدی لوگ سلام پھیریں یہ مسئلہ
 شرح اور اوافقہ الاسلام میں ہی * مسئلہ * جس شخص
 پر مسجد سے سو گاہی اُسنے اگر آعرنا زمین سلام پھیرا تو اگر اُسنے
 اس سلام کے بعد مسجد سے سو گاہی تو حکم دیا جاوے گا کہ وہ نماز سے
 باہر نہیں نکلا یہاں تک کہ اگر اُسکے سلام پھیرنے کے بعد کسی نے
 اقتدا کیا تب اُسنے مسجد سے سو گاہی تو اُس کا اقتدا درست
 ہو گا اور اگر اُسنے مسجد سے سو گاہی بلکہ نماز کو سلام کے
 بعد چھوڑ دیا تو اُس کا اقتدا درست نہو گا کیونکہ وہ نماز سے
 باہر نکلا * اور اسی طرح اگر وہ سلام کے بعد قہقہہ مار کے
 ہنسنا تب اُسنے مسجد سے سو گاہی تو حکم دیا جاوے گا کہ اُس کا
 وضو تو گت گیا اس واسطے کہ نماز کے بیچ میں قہقہہ پایا گیا *
 اور اگر مسجد سے سو گاہی کیا بلکہ سلام کے بعد نماز چھوڑ دیا تو
 اُس کا وضو نہیں آوے گا کیونکہ وہ نماز کے باہر ہنسنا * اور اسی طرح

کیا ہی پھر پھر سے اور بیٹھے اور مسجدہ سہو کا کرے اور اگر پانچویں رکعت کا مسجدہ کیا تو اُس کا فرض نفل ہو جاوے چاہئے کہ ایک رکعت دوسری بھی ملاوے تاکہ چھ رکعت نفل ہو جاوے اور اگر قعدہ آخری میں بیٹھے اور سہو سے کھرا ہو جاوے تو پھر پھر سے حتّٰی تک کہ پانچویں رکعت کے واسطے سجدہ سہین کیا ہی اور سلام پھیرے اور اگر مسجدہ کیا پانچویں رکعت کے واسطے تو اُس کا فرض تمام ہوا چھتین رکعت ملاوے تاکہ چار رکعت فرض ہووے اور دو رکعت نفل * اور اگر اُس نفل کو چھوڑ دووے تو قضا بھی نہ کرے اس واسطے کہ قصہ سے شروع سہین کیا ہی کہ اُس کا تمام کرنا فرض ہوگا مگر مسجدہ سہو کا کرے واجب ترک کرنے کے سبب اس واسطے کہ نماز سے باہر آنا فرض ہی اور اُس میں اُس نے تاجر کیا تو واجب ترک ہوا * اور یہ دو رکعت جو نفل ہوئی ہی سو یہ نائب ہوگی اُس دو رکعت سنت ظہر کی جو فرض کے بعد ہی یعنی اُن دونوں کو اُس میں نہ حساب کرے بلکہ دوسرے تحریم سے دونوں رکعت سنت پر ہمہ لیوے * مسئلہ * جب امام قعدہ آخر میں التحيات کے موافق بیٹھا بعد اُس کے سہو

مگر ظہر کی تین رکعت پر تھا ہی یا چار رکعت اور اسکا دل کسی پر گواہی نہیں دیتا ہی تو تین ہی رکعت کو اختیار کرے اور ایک رکعت دوسری پر تھے تاکہ چار رکعت بے سبب ہو جاوے مگر اس نین رکعت کے بعد بیٹھ لیوے تب چوتھی پڑھے سو ایسے کہ اگر وہ چوتھی رکعت ہوئی ہو وے تو آخری ہندہ تو فرض ہی جو نہ ترک ہو وے یہ سہ شرح و قایہ میں ہی * فصل تیس دین، یار کی مال کے بیان میں * جو پہلا کہ کھڑا ہو سکے مرض کے سبب سے خواہ مرض پہلے سے رہا ہو وے خواہ اسی نماز میں ہو او وے تو عار پر تھے بیٹھ کے رکوع اور مسجد سے کے ساتھ اور اگر رکوع اور مسجد بھی نکر سکے تو بیٹھ کے سر کے اشارے سے نماز پڑھے اور مسجد سے کا اشارہ رکوع کے اشارے سے زیادہ نیچا کرے * اور کوئی چیز مسجد سے کے واسطے اس کے آگے اونچی نیکی جاوے یعنی تاکید و بحر نہ کہے * اور اگر بیٹھ بھی نہ سکے بیٹھ کے اوپر چب لیئے اور دونوں ہالوں کو قیلے کی طرف کرے یا کروت ہو کر لیئے اور اپنا منہ قیلے کی طرف کرے مگر بیٹھ پر لیٹنا افضل ہی اور سر کے اشارے سے پڑھے اور اگر اشارہ بھی نکر سکے

اگر سلام پھیرا اور سلام کے بعد اُس نے نیت مقیم ہوئی
 کی کیا تو اگر اُس نے مسجد ہسہو کا کیا تو اُس کا فرض چار رکعت
 ہو جائیگا اس واسطے کہ اُس نے مقیم ہوئے کی نیت نماز کے بیچ
 میں کیا اور اگر اُس نے مسجد ہسہو کا نہ کیا بلکہ سلام کے بعد نماز ہی
 چھوڑ دیا تو اُس کا فرض چار رکعت نہ ہوگا اس واسطے کہ اُس نے
 مقیم ہونے کی نیت کے باہر کیا یہ مضمون شرح وقایہ کا ہی
 مسالہ * اگر کوئی بار سہو کیا تو وہی مسجد ہکفایت ہی اور
 اگر سہو کیا اور مسجد ہسہو ادا کیا اور دوسری بار پھر کیا تو
 مسجد ہسہو کا پھر کرے دوسری بار یہ مسالہ عید الاسلام میں
 سراجیہ سے لکھا ہے * مسالہ * جس شخص نے نماز میں شک
 کیا اور وہ نہیں جانتا کہ ہم نے کتنی رکعت پڑھا تو اگر شک
 نہ کرنا سکی عادت نہیں ہے اور اُسکو پہلی مرتبہ شک ہوئی ہے
 تو نماز کو بھیر سے شروع کرے اور اگر اسکو بہت شک
 ہوتی ہے تو دل میں تھرا دے جو کچھ کہ اس کے دل میں تھہرے
 اندر عمل کرے اس واسطے کہ جب بہت شک ہوئی ہے
 تب بار بار شروع کرے میں حرج ہی اور اگر اس کے دل میں
 کچھ نہ تھہرے تو کم کو اختیار کرے یعنی اگر اسکو شک ہوئی

مگر جب کوئی عذر ہو وے تو درست ہی * مسئلہ * محیط میں لگھائی کہ نازی کو لایق ہی کہ کشتی میں قبلے کی طرف منہ کرے پھر جس جس طرف کشتی پھیرے وہ اپنے منہ کو بھی قبلے کی طرف پھیرتا جاوے مار کا شروع ہو خواہ درمیان قبلے کی طرف متوجہ ہوئے میں سب برابر ہی * اس واسطے کہ قبلے کی طرف منہ کرنا مدت کے وقت فرص ہی اور وہ مدت رکھتا ہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّواْ وُجُوْكُمْ شَرْقًا** اور جس جگہ کہ رہو تم سب جب جاہو کہ ناز ادا کرو تو پھیرو دم اپنے منہوں کو کہ جس کی طرف بخلاف چار یا اُن کے سوار کے کہ وہ قبلہ طرف منہ کرنے سے عاجز ہی اس واسطے کہ اگر وہ قبلہ طرف منہ کرے اس طرح یہ کہ چار پایہ بھی چلے تو پھیر چلنا موقوف ہو وے * مثلاً اُس کو پورب خانہ ہی اور وہ قبلے کی طرف منہ کرے تو اُس میں اُس کا مطلب نہوگا کیونکہ بعیر چار پایے کے پھیرے ہوئے منہ قبلے کی طرف نہو سکیگا اور اُس میں اس کا عرج ہی اس واسطے اُس پر معذور کا حکم دیا گیا قبلے کی طرف متوجہ ہونے میں * اور اگر چار پایے

تو نماز کی تاخیر کرے * آنکھ اور بھون سے اور دل سے اشارہ
 نکرے * اور رکوع سجدہ نہ کر سکے اور قیام کر سکے تو بیتہ کے
 اشارے سے نماز پڑھے اور بیتہ کے اشارہ کرنا کھڑے ہو کے
 اشارہ کرے سے افضل ہی اس واسطے کہ بیتہ نما سجدے
 سے بہت نزدیک ہی * اور سجدے ہی سے مطلب ہی
 اس واسطے کہ سجدے میں نہایت تنظیم ہی * اگر کوئی بیمار
 نماز کے درمیان میں صحت پاوے تو اگر اشارے سے پڑھتا تھا
 تو نماز کو پھر سرے سے شروع کرے اور اگر بیتہ تھا تو رکوع
 اور سجدے سے پڑھتا تھا تو نماز صحیح ہی باقی نماز کھڑا ہو کے
 تمام کرے یہ سب مسئلہ تشریح و قایہ میں لکھا ہی * اور اگر
 کوئی شخص دیوانہ ہوا یا اُسپر بیہوشی ہوئی ایک رات
 دن تو جو نماز اُسکی فوت ہوئی ہی اُسکی قضا پڑھے اور اگر ایک
 رات دن سے وہ بیہوشی یا دیوانگی ایک ساعت بھی زیادہ
 گزری تو جو نماز کہ فوت ہوئی اُسکی قضا نہ پڑھے * فصل
 چوبیسویں کتنی میں نماز پڑھے کے بیان میں * تشریح و قایہ
 میں ہی کہ ہستی کشتی میں بحیرہ بیتہ کے نماز پڑھے نو دست ہی
 اور اگر کنارے پر بند ہی ہو تو بیتہ کے درست ہیں ہی

بلکہ اُس میں نماز کے واسطے رکوع اور سجدہ کرنے کا حکم ہے *
 اور سورہ فرقان اور سورہ نمل اور سورہ الم تر بل
 اور سورہ ص اور سورہ حم المسجدہ اور سورہ والنجم اور
 سورہ اذا السماء انشقت اور سورہ اقراء میں ہے * یا جو
 شخص کہ مسجد سے کی کوئی آیت سنے اگرچہ اس نے سننے کا
 قصد نہ کیا ہو اُسیر بھی مسجد تلاوت کا واجب ہوتا ہے * مسئلہ
 امام نے آیت مسجد سے کی پرہا نو مقتدی بھی اُسکے ساتھ
 مسجد کرے اگرچہ اُس نے نہ سنا ہو اور اگر مقتدی نے پرہا
 تو مسجد نہ کرے۔ تو نماز میں اول نہ نماز کے بعد * اور جو شخص
 کہ نماز کے باہر ہو وہ اور سننے تو وہ بھی مسجد کرے *
 مسئلہ * ایک ناری نے اس شخص سے آیت مسجد سے کی سنا
 کہ جو اسکے ساتھ نماز میں نہیں ہی تو مسجد کرے نماز کے بعد *
 اور اگر نماز ہی میں مسجد کیا تو مسجد نہ دہراوے نماز کو دہراوے *
 مسئلہ * ایک شخص نے آیت مسجد سے کی سنا امام سے اور
 اسکے ساتھ نماز میں نہ داخل ہوا یا دوسری رکعت میں داخل ہوا
 ہے جس رکعت میں سنا تھا اس میں ہیں * دوسری رکعت
 میں داخل ہوا تو مسجد کرے مگر نماز میں نہیں * اور اگر اسی

گاسدار قبلے کی طرف جاتا ہو و سے تب اگر قبلے سے منہ
 پھیرے تو اُسکی نماز درست نہیں ہی اور یہ مسئلہ محیط
 کی چوبیسویں فصل میں ہی * فصل پچیسویں مسجد
 تلاوت کے بیان میں * مسجد تلاوت کا ایک مسجد ہی
 دو کبیر کے بیچ میں * یعنی اللہ اکبر کہہ کر مسجد سے میں جاوے
 اور اللہ اکبر کہہ کر اُٹھتا دے اور نماز کی شرطیں اس مسجد سے
 کے واسطے بھی ہیں * اس میں بدن چھپانا اور قبلہ طرف منہ
 منہ کرنا اور طہارت سنبد داخل ہی * اور اس مسجد سے
 میں اُٹھ اُٹھنا اور تشہد پڑھنا اور سلام نہیں ہی مگر
 اس مسجد سے میں سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ کہے * اور
 جو شخص کہ مسجد سے کی چودھوں آیتوں میں سے کوئی آیت
 پڑھے اُسپر مسجد تلاوت کا واجب ہونا ہی * اور مسجد سے
 کی آیت سورہ اعراف اور سورہ مدعد اور سورہ کل اور
 سورہ بنی اسرائیل اور سورہ مریم کے آخر میں ہی اور
 سورہ حج میں دو آیت مسجد سے کی ہی اُس میں سے پہلی
 آیت مسجد تلاوت کی ہی * اور دوسری آیت میں جو
 ارکعوا اور اسجدوا کی لفظ ہی اُس میں مسجد نہیں ہی

اُس کھونٹی تک جانے میں مجلس بدلتی ہی * تو اگر ایک شخص آیت مسجد سے کی پڑھے اور وہ اس کھونٹی کے پاس سینے اور ہجر اُس کھونٹی تک حاد سے اور پھر آوے اور وہ شخص پھر وہی آیت پڑھے تو اس صورت میں سینے والے یر دو مسجد واجب ہو وگا کیونکہ مجلس مدلی اور یر ہنے والے پر ایک ہی کو نہ وہ ایک ہی مجلس میں بیتھا رہا یا ایک شاخ پر سے دو سری شاخ یر حاد سے تب بھی مجلس بدلتی ہی * اور اگر یر ہنے والا مجلس مدلے اور سینے والا ایک ہی جگہ پر بیتھا رہے تو پڑھنے والے یر دو مسجد ہو وگا اور سینے والے پر ایک ہی * جانو تم سب کہ اس مقام میں مجلس بدلتی ہی دو سر کام شروع کرنے میں اور ایک مکان سے دو سرے مکان پر جانے میں مگر مسجد اور گھر کا گوشہ ایک ہی مکان کے حکم میں ہی اس دلیل سے کہ اگر مسجد کے گوشے میں اقتدا کرے تو اس کا اقتدا درست ہی اور وہ ایک ہی مکان میں داخل ہی اور ایک درخت کی شاخیں جدا جدا مکان ہیں * مسئلہ * مگر وہ ہی کہ مسجد سے کسی آیت کو ترک کرے اور باقی مولد پڑھے اسو مدطے کہ اُس سے انکار کا مستہر معلوم ہوتا ہی *

د رکعت میں داخل ہوا تو اگر امام کے سجدہ کرنے کے پہلے داخل ہوا تو امام کے ساتھ سجدہ کرے اور اگر اسی رکعت کو امام کے سجدہ کرنے کے بعد پایا تو سجدہ نہ کرے * اور وہ سجدہ تلاوت کا جس کا مقام نماز میں ہی اسکو نماز کے باہر نہ قضا کرے * مسئلہ * ایک شخص نے آیت سجدہ سے کی پر گھائب بعد اسکے نماز شروع کیا اور پھر دہرایا سجدہ سے کی آیت کو تو اس صورت میں ایک ہی سجدہ کفایت کرتا ہی اور اگر آیت سجدہ سے کی پر تھا اور سجدہ کفایت نماز شروع کیا اور پھر سجدہ سے کی آیت دہرایا تو دو سراجسدہ کرے * مسئلہ * اگر ایک آیت سجدہ سے کی ایک ہی مجلس میں بار بار پڑھے تو ایک ہی سجدہ کفایت ہی * اور اگر کئی آیت پڑھے ایک مجلس میں یا ایک آیت پڑھے کئی مجلس میں تو ابک سجدہ کفایت نہیں ہی * مثلاً دو آیت ایک مجلس میں پڑھایا یا ایک ہی آیت دو مجلس میں پڑھا تو اس صورت میں ابک ہی سجدہ کفایت نہوگا بلکہ دو سجدہ کرے گا اور مجلس کے بدلنے کا یہ حد ہی کہ مثلاً ابک جولا دو کھونٹی گارے ہی اور تانڈتا ہی تو اس کھونٹی سے

آؤنٹ اور پیادے کی معتبری اور دریا میں ہوا کا موافق ہونا
 معتبری اور پہاڑ میں جو کچھ کہ پہاڑ کے لایق ہووے وہی معتبری *
 اور مسافر کے واسطے اگرچہ وہ سفر کسی گناہ کے فصد کا
 ہو جب تک کہ وہ اپنے شہر میں نہ داخل ہووے یا آدھے
 مہینے رہنے کی نیت نہ کرے کسی شہر میں یا گانوں میں تب تک
 اُس کے واسطے ہمیشہ خصیت ہی یعنی ایجازت ہی کہ چلا
 بدعت والی نماز کو قصر کرے اور قصر کے معنی کم کرنا یعنی
 چار کی دو کرے * پھر اگر نیت کیا مسافر لے آدھے مہینے سے
 گیم رہنے کی یا نیت کی آدھے مہینے رہنے کی دو جگہ میں یا کسی
 شہر میں داخل ہو اگر اس ادا سے پر کہ وہاں سے کل چاوے یا
 پرسوں اور اسمین اسکو دیر ہو گئی تو ان صورتوں میں قصر کرے
 * اور اسی طرح سے ایک شکر ہی اگر وہ دالہ السحر
 میں داخل ہو یا اسنے دالہ السحر کے قلعہ کو گھیر لیا یا اہل
 بی کے نین دار الاسلام میں شہر کے باہر گھیر لیا تو ان سب
 صورتوں میں اگرچہ وہ سب اقامت کی حدت کہ نیت کرینگے
 مگر حقیقہ نہو دینگے اور نماز کو بھی قصر کرینگے اس واسطے کہ
 اسے سب حقیقہ نہیں ہوتے ہیں اقامت کی نیت کرنے سے

اور مسجد سے گئی آیت پر ہنا اور باقی سورہ کو ترک کرنا
مگر وہ نہیں ہی * اور مستحب ہی کہ ایک آیت ماد و آیت
مسجد سے گئی آیت کے پہلے ملا لبو سے یعنی فقط اکیلی مسجد سے
ہی گئی آیت نہ پڑھے اس واسطے کہ کوئی تشبیہ نہ کرے کہ
اس آیت کو دوسری آیتوں سے افضل حائشی * اول بہتر
ہی اُسکا آہستہ پڑھنا سو اسطے کہ اکثر معنی واسلے لوگ بے
وضو رہتے ہیں یہ سب مضمون شرح وقایہ گاہی * مسئلہ *
تیسرا الاحکام میں دنا وے تحت سے لکھا ہی کہ اگر اس
وقت مسجد میں نہ ہو تو مستحب ہی کہ سَمِعْنَا وَاطَعْنَا
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ کہے بعد اُسکے جب قائل ہو دے
تب مسجد بجالا دے * مسئلہ * ابراہیم شاہی میں لکھا ہی کہ
مسجد ہ تلاوت میں یہ مستحب ہی کہ جب چاہے گواہ کرے
تب کھڑا ہو سے تب بعد اُس کے مسجد کہے پھر سر
اتھا دے مسجد سے اوڑ پھر کھڑا ہو دے تب بعد اُسکے بیٹھے
* فصل چھ بیسویں مسافر کی نال کے بیان میں * مسئلہ * مسافر وہ
شخص ہی جیسے تین رات دن کے چلنے کا قصد کیا میانیاں چال
سے اور جمعہ ہوا اپنے شہر کی بستی سے * میانیاں چال جنگل میں

میں آویں گے تب نعر مالک کی نیت کے مقیم ہو جاویں گے ہنہ
 دو دن مسئلہ تیسیر الاحکام سے لکھا * مسئلہ * اگر مسافر نے
 چار رکعت پوری پڑھا اور پہلے قعدے میں بیٹھا تو اُس کا
 فرض عام ہو اگر گہ گار ہو اسلام کی تاخیر کرنے کے سبب سے
 اور اللہ تعالیٰ کا صدقہ قبول کر لے کے شبہ سے اور دو رکعت
 جو آئینے زیادہ تر ہا سو نصل ہوئی * اور اگر بیچ میں نہ بیٹھا تو
 اُس کا فرض باطل ہو اپنا قعدہ ترک کرنے کے سبب سے
 کیونکہ مسافر کے واسطے وہ آخری قعدہ ہی * اور آخری
 قعدہ فرض ہی اور فرض کے ترک سے نماز باطل ہوتی ہی
 یہ تشریح و فایہ میں ہی * مسئلہ * ایک مسافر ہی کہ اُسکی
 امامت مقیم لے کیا نماز کے وقت میں نو مسافر چار رکعت
 ادا کرے اور وقت کے بعد مقیم مسافر کی امامت کرے
 اس واسطے کہ وقت میں مسافر کا فرض بھی امام کی تابعداری
 کے سبب اُس پر جاری ہو جاتا ہی اور وقت کے بعد اُس کا فرض
 ہرگز نہیں ملتا ہی یہ تشریح و فایہ میں ہی * مثلاً اگر مسافر
 کی طہر اور مقیم کی طہر فوٹ ہوئی نو مقیم کی اندام مسافر
 نکرنگا اس واسطے کہ اُس نماز کے وقت مسافر بردو ہی رکعت

مگر پھارے لوگ اپنے خیموں میں اگر آدھے مہینے کی اقامت
 گئی نیت کریں گے تو وہ مقیم ہو جاویں گے اس واسطے کہ انکی اقامت
 کئی نیت شہر کے باہر درست ہی یہ مضمون شرح وقایہ گاہی *
 فائدہ * اقامت کے معنی رہنے کے ہیں اور مقیم کے معنی
 رہنے والا * اور فقہ کے علم میں اس سے مراد یہی کہ جو شخص
 آدھے مہینے یعنی پندرہ روز رہنے کی ایک شہر یا گاہوں میں
 نیت کرے یعنی ارادہ کرے کہ میں یہاں پندرہ روز رہو گا تب
 وہ شخص مقیم ہو جاوے * مسئلہ * مسافر کے حق میں چار گاہی
 نماز فی الفور آبادانی کے چھوڑنے ہی دو گاہی ہو جاتی ہے اور
 رمضان مبارک کے روزہ میں افطار کر نیکی رخصت ہو جاتی ہے *
 بھرا اگر وہ چاہے کہ روزہ رکھے تو افضل ہے یہ مضمون
 عمدہ الاسلام اور تیسیر الاحکام میں ہے * مسئلہ * بندگی کا سفر
 جس طرح سے حج ہے اور گناہ کا سفر جس طرح سے رہزنی
 برابر ہے یعنی مسافروں سے ہو گا * مسئلہ * مسافر
 اور اقامت کی نیت کر لے میں سردار معتر ہے اس کا
 تائید انہیں * جس طرح سے عورت یا غلام یا سپاہی ان
 لوگوں کے حق میں مالک کی نیت معتبر ہے مگر جب اصلی وطن

مثلاً ایک شخص کا وطن اقامت کسی جگہ پر تھا پھر اُس نے دو سری جگہ وطن اقامت کا کیا اگرچہ اُن دونوں کے درمیان میں مدت سفر کی نہیں ہی تو اس صورت میں پہلی جگہ وطن اقامت کی باقی رہیگی۔ یہاں تک کہ اگر وطن اقامت میں پھر داخل ہوا تو تعینیت اقامت کے مفہم نہ ہوگا * اور اسی طرح سے اگر وطن اقامت سے اپنے وطن اصلی کی طرف جاوے تو وطن اقامت کا باقی نہ رہے گا * سفر اور حضر یہ دونوں فوت ہوئی نارون کو نہیں بدلتے ہمیں یعنی جس وقت کہ سفر کی فوت نارون کو حضر میں قضا کرے تو قصر کرے اور اگر حضر کی فوت نارون کو سفر میں قضا کرے تو قصر نہ کرے * حضر کہتے ہیں منقسم کے مکان کو یعنی سفر کا اُلٹا حضر ہی یہ دونوں سہ سہ شرح و فائدہ سے لکھا ہی * فصل ستائیسویں جمعہ کی مار کے بیان میں * جمعہ کے فرض ہوئے کے واسطے نو شرطیں ہیں جس شخص میں سے نو شرطیں موجود ہوں تو اُس شخص پر جمعہ فرض ہووے * پہلی شرط یہ ہے کہ شہر بن معین ہووے مسافر پر جمعہ واجب نہیں * دوسری شرط یہ ہے

فرض تھی پھر اگر فوت ہوئی تب بھی دو ہی رکعت ادا کرے *

مسئلہ * کنز میں لکھا ہے کہ مفقیم کو مسافر کا اقتد اگر نافذ اور وقت کے بعد جائز ہے اگر دونوں کا قرض ایک ہی ہے *

مثلاً فجر یا مغرب کی نماز دونوں ہی فوت ہووے تو اس صورت میں اقتد درست ہووے * مسئلہ * اگر مسافر امام ہووے اور مفقیم مفقید ہی تو مسافر قصر کرے اور مفقیم اپنی نار پوری پر ہے اور مستحب ہے مسافر کہہ دیوے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی خَاتَمِ الْمُرْسَلِینَ نم لوگ اپنی نار پوری پر ہے اور میں مسافر ہوں * مسئلہ * ایک شخص نے اپنے وطن اصلی کو چھوڑ کے دوسری جگہ وطن اصلی بنایا تو پہلا وطن اصلی باطل ہو گا دونوں وطن کے درمیان میں مدت سفر کی ہووے خواہ نہ ہووے یہاں تک کہ اگر وہ پہلے وطن اصلی میں داخل ہوا تو بعد اقامت کی نیت کئے مفقیم نہوے گا مگر وطن اصلی سفر کرنے سے ہمیں باطل ہونا یا مان تک کہ اگر مسافر وطن اصلی میں داخل ہوا تو فی الفور داخل ہوتے ہی مفقیم ہو جاوے گا و لیکن وطن اقامت کیا یعنی اس مقام میں بند رہا و ز رہنے کی نیت کیا ہی و باطل ہوتا ہی و دوسری جگہ کے وطن اقامت سے *

مسجد میں نہ ستماء بن اور تخر و قایہ میں اسمی قول پر ڈھوی
 ہی * خلاصہ یہ کہ جو مقام ایسا ہی کہ اگر وہاں کے لوگین
 سب جمع ہو دین تو وہاں کی جو سب سے بڑی مسجد ہو وے
 اُس میں نہ ستماء بن تو وہ مقام شہری * اور شہر کے کنارے
 کی یہ تفسیر ہی کہ جو مقام کہ شہر کے متصل ہو وے اور
 شہر کے فائدے سے کیواسطے مقرر ہو وے مثلاً گھوڑا دوانے
 کیواسطے یا شکر اُثر لے کیواسطے یا نبر اندازی کے واسطے
 یا مردہ دفن کرے کے واسطے یا جمارہ پر تھیسے کے واسطے یا
 اسی طرح دوسرے کاموں کے واسطے مقرر ہو وے تو وہ مقام
 شہر کا کنارہ ہی * اور جمعہ پر ہناج کے موسم میں نمازین
 خلیفہ کے واسطے اور امیر حجاز کیواسطے درست ہی * اور
 امیر مومسہم کیواسطے اور عرفات میں درست نہیں ہی *
 اور دوسری شرط یہ ہی کہ بادشاہ ہو وے یا اُس کا نائب
 فائدہ * جس طرح سے خطیب ہی اور یہ عہدۃ الاسلام میں
 لکھا ہی * اور نائب کے معنی محیط میں لکھا ہی کہ امیر ہو وے
 یا قاضی اور دونوں ایک ہی مات ہی کیونکہ امیر اور قاضی اور
 خطیب ایک ہی * مسئلہ تخر اور اد میں لکھا ہی کہ

کہ تندرست ہووے بیمار پر واجب نہیں * تیسری شرط
یہ ہے کہ آزاد ہووے غلام پر واجب نہیں * چوتھی شرط
یہ کہ مرد ہووے عورت پر واجب نہیں * یا بچہ بین شرط یہ
کہ بالغ ہووے لڑکوں پر واجب نہیں * چھٹیں شرط یہ کہ عقل
ہووے دیوانے پر واجب نہیں * ساتویں شرط یہ کہ اسلام
ہووے اور یہ ظاہری * آٹھویں شرط یہ کہ آنکھ سلامت
ہووے اندھے پر واجب نہیں * نوہن شرط یہ کہ یا نون سلامت
ہووے لنگر سے پر واجب نہیں * اور اگر وہ شخص حس
پر جمعہ واجب نہیں ہی حاضر ہووے اور جمعہ ادا کرے تو
درست ہی اور طہر کا فرض اُس کا ادا ہو جاوے گا اگرچہ
اُس پر جمعہ واجب نہ تھا یہ حصوں مترج و قابہ کا ہی * اور
جمعہ کے ادا ہونے کے واسطے چھ شرطیں ہیں * ہلی شرط یہ کہ
شہر ہووے خواہ شہر کا کنارہ * اور شہر کی تفسیر میں اختلاف
ہی بعضوں کے نزدیک شہر وہ جگہ ہی کہ جس جگہ
میں امیر اور قاضی ہووے شرع کا حکم پہنچا دے اور حدوں کو
قائم کرے اور بعضوں کے نزدیک شہر وہ جگہ ہی کہ
جس وقت کہ وہاں کے لوگین جمع ہو میں تو وہاں کی رہی

کے ساتھ خطبہ پڑھے اور اگر بیکار ہو تو اس کے بیہوشی کے سبب مسئلہ
 نہرچ اور اسے لکھا * پانچویں شرط یہ ہے کہ جماعت ہو
 اور جماعت کا حد یہ ہے کہ امام کے سوا تین مرد ہو میں اور
 اگر امام کے مسجدہ کرنے کے پہلے، مقتدی چلے جائیں تو اس
 صورت میں امام ظہر شروع کرے اور اگر مقتدی چلے جائیں
 اور تین مرد رہ جائیں یا امام کے مسجدہ کرنے کے بعد چلے جائیں
 تو ان دونوں صورتوں میں امام جمعہ کو تمام کرے یہ تشریح و قلیہ
 میں ہے * چھٹی شرط یہ ہے کہ اذن عام ہو وے یعنی تمام
 لوگوں کو حکم مسجد میں جانے کا ہو وے اور تو شخص ومان
 جاوے وہ جائے یا وے یہاں تک کہ اگر ایک جماعت مسجد
 میں جمع ہو میں اور دواڑہ مسجد کا پھر بند کر دیں اور جمعہ
 ادا کریں تو اس صورت میں جمعہ درست ہو وے * اور
 اسی طرح سے اگر بادشاہ اپنے لشکر کے ساتھ اسے گھر
 میں جمعہ پڑھے گا اردہ کرے تو اگر اپنے گھر کا دروازہ کھلا
 رکھے اور آدمیوں کے واسطے اذن عام و لو وے یعنی حکم دیوے
 کہ جو چاہے سو چلا آوے تو اس کی نماز درست ہو وے عوام

مناسبت نہیں ہے کہ جمعہ میں خطیب کے سوا کوئی دوسرا
 امام ہو وے * مسالہ * فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے کہ جس
 تہذیب یا شاہ کا قرہو وے تو وہاں مسلمانوں کو جمعہ پر ہنا
 درست ہے * جس شخص کو مسلمان کو گ فاصی تہذیب بن گے
 وہ فاصی تہذیب کا * اور مسلمانوں پر واجب ہے کہ ایک مسلمان
 شخص کو اپنا سردار مقرر کریں * تیسری شرط یہ ہے کہ ظہر کا
 وقت ہو وے یہاں تک کہ اگر جمعہ کی نماز کے درمیان میں
 ظہر کا وقت آنا رہے تو جمعہ ناظر ہو وے * چوتھی شرط یہ
 ہے کہ نماز کے پہلے خطبہ ہو وے * مسالہ * جمعہ میں دو خطبے
 مست ہیں اُن دونوں خطبوں میں اللہ تعالیٰ کی صفت
 اور مومنوں کے واسطے دعا اور نصیحت اور پیغمبر ﷺ پر
 درود ہو وے اور کوئی آیت قرآن کی پڑھے * اور اُن
 دونوں خطبوں کے درمیان میں تھوڑا سا بیٹھے اور بیٹھنے کا
 یہ اندازہ ہے کہ تمام عضوین میں آرام آ جاوے یعنی بدن
 سست ہو وے اور پہلے خطبے کو جہر سے پڑھے اور دوسرے
 کو بھی جہر سے پڑھے مگر پہلے سے کم * اور جاری کے دنوں
 میں خطبہ دراز پر ہنا کر وہی * اور کمتر سے ہو کے طہارت

گے ہو اسے سب نمازوں میں امامت کے لایق ہی وہ جمعہ
 میں بھی امامت کے لایق ہی یہ مسئلہ فتاویٰ محیط میں لکھا ہے
 * مسئلہ * مسافر لوگ جب کہ جمعہ کے روز شہر میں حاضر
 ہو وہیں اکیلے اکیلے نماز ظہر پڑھ لیں اور اسی طرح سے شہر کے
 لوگ جبکہ اُن کا جمعہ فوت ہو وے * اور قیدی اور بیمار
 اکیلے اکیلے ظہر پڑھ لیں کیونکہ اُن کے واسطے جماعت
 مکر وہ ہے * مسئلہ * معذور اور قیدی کی ظہر جماعت کے
 ساتھ جمعہ کے روز شہر میں مکر وہ ہے جب کہ معذور کا
 حاکم بیان کیا تب عمر معذور کی ظہر بلا شبہ مکر وہ ہوئی یہ
 شرح وقابہ کے مضمون کا خلاصہ ہے * مسئلہ * اور گانویں کے
 لوگ اور جنگلی لوگ جس پر جمعہ واجب نہیں ہے وے
 جمعہ کے روز ظہر جماعت کے ساتھ پڑھیں اذان اور اقامت
 کہہ کر یہ مضمون بھی شرح اوراد کا ہے * مسئلہ * اور جس
 شخص کو عذر نہیں ہے اُس شخص کو جمعہ کی نماز کے بغلے شہر
 میں ظہر پڑھنا مکر وہ ہے اور پھر ظہر پڑھ کے جمعہ کی نماز کے
 واسطے دو رُنا جس وقت کہ امام جمعہ کی نماز میں مشغول
 ہو وے ظہر کو باطل کرتا ہے جمعہ کی نماز یا وے یا نہیں * یعنی ظہر

لوگیں حاضر ہو میں خواہ نہیں * اور اگر دروازہ بند کرے یا دربانوں کو بیتھال دیوے دروازوں پر تاکہ لوگوں کو اندر آنے سے منع کریں تو اس صورت میں جمعہ درست ہوئے یہ مضمون محیط کا ہی * سلسلہ * جس مقام کے شہر ہو دے میں تک ہو دے اور وہاں کے لوگین جمعہ ادا کریں جمعہ کی سب شرطوں کے ساتھ تو مناسب ہی کہ وہاں کے لوگین جمعہ کے بعد چار رکعت ظہر کی نیت سے احتیاط کے واسطے پڑھ لیں سو اسطے کہ اگر جمعہ ادا نہوا ہو دے تو پھر پڑھیں سے اس وقت کا فرص اس سے لے ستبہ ادا ہو جاوے گا یہ مضمون محیط کا ہی * اور کنز العباد میں فتاویٰ و افعات سے لکھا ہی کہ قاصی مد یع الدین رحمۃ اللہ نے کہا ہی کہ چار رکعت جو جمعہ کے بعد ظہر کی نیت سے ہمارے ملک میں پڑھی جاتی ہی ان چاروں رکعت میں فائز کے بعد دوسری سورہ بھی پڑھیں سو اسطے کہ اگر وہ چاروں رکعت فرص ہو جاوے گی تو سورہ پڑھنا کچھ ضرر نہ کرے گا * اور اگر جمعہ کسی مار صحیح ہو گئی اور یہ چار رکعت سنت ہو جاوے گی تو سنت میں سورہ پڑھنا واجب ہی * مسئلہ * شرح دفاہ میں لکھا ہی کہ چوتھ شخص کہ جمعہ

میں آدمی کا فائدہ ہی بخود خدا کرنے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے * مسئلہ * تشریح اور اد بین فتاویٰ حجتہ سے لکھا ہے کہ اہل بیت ہی کہ اذان جمعہ کے بعد نماز ہووے اس واسطے کہ اذان دور نزدیک کے آدمی کو خبر کرنے کے واسطے ہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے * **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَادَىٰ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ** معنی اسکے یہ ہیں کہ انی شرع کے حکمون پر ایمان لانے والے لوگو جب کہ اذان کہی جاوے نماز کے واسطے جمعہ کے روز تہذیب دور آدم سب اللہ کی یاد کرنے کی طرف * اللہ کی یاد کہنا نماز اور خطبے کو یعنی خواہش کرو نماز اور خطبے کی طرف اور اُس کے واسطے دو تہذیب کو تشریف کرو اور جھوٹا دیو خریدنا اور بیچنا * مسئلہ * شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ جب امام خطبہ پڑھے کو اُسے تہذیب نماز اور بات کرنا حرام ہو جاوے جب تک کہ خطبہ تمام نہوے اور جب امام مسبر پر بیٹھے تب اذان کہی جاوے دوسری بار امام کے آگے اور لوگ امام کی طرف مسند کے خطبہ سہین اور امام کہتا ہو کہ باظہار نماز دو خطبہ پڑھے ان دونوں کے بیچ میں ایک بار

پھر پرہہ لیو سے پہلے جو ہر ہاتھ اود باطل ہوئی * اور جو شخص گم
 جمعہ کی نماز میں تشہد میں یا سہو کے بعد سے میں ملے تو وہ
 شخص جمعہ کی نماز یوری کر کے ظہر نہ پڑھے اس نے جمعہ بایا
 یہ مضمون ترح و فایہ کا ہی * مسئلہ * ترح و فایہ میں ہی کہ
 جب پہلی اذان ہو دے تب سب کوئی خریدنا چھوڑ
 دیوین اور جمعہ کی نماز کے واسطے دوڑیں * اور ترح اور اذان
 میں لکھا ہی کہ حوقت موزن جمعہ کے روز دو پر دھلے
 پہلی اذان کہے تب خریدنا اور بیچنا چھوڑ دیوین اور جمعہ کی
 طرف مشوج ہو دین جس اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی * اِذَا تَوَدَّيَ
 لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا
 الْبَيْعَ * یعنی جب اذان کہی جاوے نماز کے واسطے جمعہ
 کے روز تب دوڑو تم سب اللہ کی یاد کر لے کی طرف اور
 چھوڑو تم سب خریدنا اور بیچنا * اور بیع کی لفظ جو آیت
 میں ہی اس سے یہ مراد ہی کہ بیع ہووے خواہ دوسری
 چیز کہ جس میں آدمی منال بیع کے مشغول ہو جاوے
 اور جمعہ بھول جاوے لیکن بیع کا ذکر اس واسطے کیا
 کہ بیع آدمی کے مقصودن میں ہر مقصد ہی اور اس

قول کے موافق اُن پر اللہ کی رحمت ہو جو کہ حدیث حدیث میں
 مل جاتا ہے یعنی اگرچہ کئی حدیث ہو سکتی لیکن ایک ہی میں
 مدخل ہو جاتا ہے جس طرح سے ایک مسلمان ہی کہ اُسکو
 حدیث ہو اور پھر حنا ست بھی ہوئی اور عید کا روز تھنایا عرفے کا
 یا جمعہ کا اور جب وہ ایک غسل کرے گا تب سے غسل اُس سے
 ادا ہو جاوے گا * مسئلہ * کسرا العباد میں سراجہ سے اکھاڑی کہ
 جو شخص جمعہ میں جاوے اُس کے واسطے مستحب ہے کہ
 خوشنوم لبوے اور اچھا کپڑا پہرے اور ذخیرہ سے لکھا ہی
 کہ جمعہ اور عید میں سوار ہو کے جانا دہشت نہیں ہی لگے
 یا زیادہ چلنا افضل ہے * فصل آٹھ سوین عید من کی نماز
 کے بیان میں * مسئلہ * مستحب ہے کہ عید فطر کے روز نماز
 کے پہلے کھانا کھاوے اور مسواک کرے اور غسل کرے
 اور خوشبو لے اور اپنا اچھا کپڑا پہرے اور صدقہ فطر کا ادا
 کرے اور مسجد کی طرف نکیر آئے آہستہ آہستہ کہتا ہو اداوے
 یہ مضمون شرح وقابہ کا ہی اور صدقہ فطر کا بیان ہم آگے
 لکریں گے * مسئلہ اور عید کی نماز کے پہلے افضل نہ پڑھے اور جو شرط
 کہ جمعہ کے واسطے ہی وہی شرط عید کے واسطے بھی ہے

بیٹھے اور جب خطبہ تمام ہووے تب اقامت کہی جاوے اور
 امام آدمیوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے * مسئلہ * کنز العباد
 میں لکھا ہے کہ ایک مرد ہی کہ وہ جمعہ کے روز خطبہ پڑھتے
 وقت یاد کرے کہ میں نے فجر کی نماز نہیں پڑھا تو اُتھے اور
 فجر کی نماز قضا پڑھے اور خطبہ نہ سنے جیسا کہ یہ سر طہ السلام
 نے فرمایا ہے * مَنْ نَامَ صَلَوةً اَوْ نَسَبَهَا فَلَیْصِلْهَا اِذَا
 ذَكَرَهَا فَاِنَّ دَالِکَ رَقْنُهَا * یعنی جو شخص نماز کے وقت
 سو گیا یا اُس نماز کو بھول گیا اور اس سبب سے اُسکی
 نماز قضا ہو گئی تو چاہئے کہ اُس نماز کو پڑھے جس وقت کہ
 اُس کو یاد کیا اس واسطے کہ جس وقت کہ اُس نے یاد کیا ہی
 وہی اُس نماز کا وقت ہی * اور دوسرے اس واسطے کہ اگر وہ
 خطبے کے بعد فجر کی قضا پڑھ گیا تو اُسکا جمعہ قوت ہو گا اور
 فتادی محیط میں یہی لکھا ہے * فایده * کنز العباد میں نیا بیع سے
 لکھا ہے کہ مستحب ہے جمعہ کے روز کہ اقامت پہلی رکعت میں
 سورہ جمعہ اور دوسری میں سورہ منافقون پڑھے * مسئلہ *
 کنز العباد میں ہے کہ جمعہ کے روز غسل کرنا سنت ہے * مسئلہ
 کنز العباد میں صلوٰۃ مسعودی سے لکھا ہے ہمارے عالموں کے

عید کی برہا اور کسی شخص نے اُسکے ساتھ نماز نہ پڑھا تو وہ
 شخص اُسکی قضائے پر ہے یہ شرح وقایہ اور مختصر قدوری
 میں ہے * مسئلہ * اور اگر عید کی نماز کسی عذر سے پہلے روزہ
 پر ہی گئی تو دوسرے روزہ پر ہے اور تیسرے روزہ پر ہے
 یہ معصوم شرح وقایہ اور مختصر قدوری اور فتاویٰ محیط اور
 عمدۃ الاسلام کا ہے * مسئلہ * اور عید الضحیٰ کے احکام عید
 فطر کے موافق ہیں مگر عید الضحیٰ میں مستحب ہے کہ جب
 ایک نماز نہ پڑھی جاوے تب تک کھانا نہ کھاوے اور نماز
 کے پہلے کھانا کھانا کر وہ نہیں ہی اور اسی پر فتویٰ ہے * اور
 عید الضحیٰ میں بلند آواز سے راہ میں تکبیر کہے اور خطبے میں
 تکبیر نشریق اور قرآنی کے احکام تلاوے اور اگر کسی عذر سے
 یا بعد عذر کے نماز نہ پڑھی گئی تو تین روز تک نماز درست ہے
 اور بعد اُس کے نہیں اور عرفہ کے روز واقفین کی مشابہت
 کے واسطے جمع ہونا کچھ معتبر چیز نہیں ہے کہ اُس سے
 ثواب ہووے اس واسطے کہ ایک مکان خاص جسکو عرفات
 کہتے ہیں اُحمیں حاضر ہونے کا حکم اللہ کی نزدیکی کے واسطے
 پایا گیا ہے اور عرفات کے سوا سے دوسرے مکان میں نہیں

واجب ہوئے اور ادا ہونے کے حق میں یعنی جس شخص پر جمعہ واجب ہی عید بھی واجب ہی اور جس شہر میں جمعہ ادا ہو دسے عید بھی ادا ہو دسے مگر خطبہ عید میں سنت ہی اور جمعہ میں فرض یہ مضمون شرح وقایہ سے لکھا * مسئلہ * اور عید کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہی جب آذان ایک یا دو نیزے کے برابر بلند ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جب تک کہ آذان نہیں دھلتا ہی اور جب آذان دھلتا ہی پھر دوبہ نہیں رہتا ہی یہ مختصر قدوری اور فتاویٰ محیط میں ہی اور یہی مضمون شرح وقایہ گاہی * مسئلہ * اور امام مقتدیوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے اس طرح سے کہ پہلے تکبیر تحریر کی کہے تب ثنا پڑھے بعد اسکے تین تکبیریں کہے تب فاتحہ اور سورہ پڑھے تب رکوع کرے تکبیر کہتا ہوا اور دوسری رکعت میں جملے قرآن پڑھتا شروع کرے تب بعد قراءت کے میں تکبیر کہے اور رکوع کے واسطے دوسری تکبیر کہے اور چھ کبیریں جو زیادہ ہیں ان میں ہاتھ اٹھاوے اور نماز کے بعد دو خطبہ پڑھے ان دونوں میں صدقہ فطر کے احکام دینا دسے یہ شرح وقایہ میں ہی * مسئلہ * اور اگر گواہان لے نماز

تو اُس وقت امام دو گروہ کرے ایک گروہ کو دشمن کی طرف کرے اور دوسرے گروہ کو اپنے پیچھے * اور اس گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے دو سجدے کے ساتھ اور جب دوسرے سجدے سے سر اُٹھا دے تب یہ گروہ دشمن کی طرف جاوے اور دوسرا گروہ خود دشمن کی طرف گیا تھا وہ آوے تب امام اُن سب کو کے ساتھ ایک رکعت پڑھے دو سجدے کے ساتھ اور تشہد پڑھے اور سلام پھیرے اور یہ گروہ سلام نہ پھیریں اور دشمن کی طرف جاوے اور پہلے گروہ آوے اور دوسرا یہ تین اکیلے اکیلے ایک رکعت دو سجدے کے ساتھ بعدِ قرات کے اور تشہد پڑھیں اور سلام پھیریں اور دشمن کی طرف جاوے * تب دوسرے گروہ کے لوگ آویں اور ایک رکعت دو سجدے کے ساتھ باقراۃ اور تشہد پڑھیں اور سلام پھیریں یہ مسافر کا مسئلہ ہی اور اسی سے فہم کا مسئلہ بھی بوجہ اُگیا * پھر اگر امام مقیم ہووے تو پہلے گروہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے اور دو رکعت دوسرے گروہ کے ساتھ اور مغرب میں پہلے گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھے اور دوسرے کے ساتھ ایک رکعت *

یہ سترح وقایہ میں ہی * فائدہ * اور وافضین کہتے ہیں اُن
 لوگوں کو جو ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو عرفات میں حاضر ہوتے
 ہیں * مسئلہ * اول تکبیر تشریق کی یعنی اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا
 اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر واللہ الحمد عرفہ کے فجر سے ہر فرض کے
 بعد جو مرد و انکی جماعت کے ساتھ پڑھنا جاوے شہر کے مقیم ہو
 اور اُس عواست پر جس نے مرد کے ساتھ اقتدا کیا ہی اور اُس
 محاصرہ پر جو مقیم کا مقید ہی ایام تشریق کے آخر دور کے
 عصر تک واجب ہی یہ سترح وقایہ میں ہی * فائدہ * اور
 ایام تشریق کا نو بن ذی الحجہ کے فجر سے تیرہویں ذی الحجہ
 کے عصر تک ہی * مسئلہ * اور حقدی تکبیر تشریق کی ترک
 گنہگارے اگرچہ امام ترک کرے * مسئلہ * فتاویٰ محیط میں ہی
 کہ ماہر نکاحنا عید گاہ کی طرف عید کی نماز کی واسطے سنت ہی اگرچہ جامع
 مسجد میں سب آدمی سماویں * مسئلہ * محید میں ہی کہ شہر سے
 دور خاد بن بلکہ شہر کے کنارے بن عید کی نماز پڑھیں اس واسطے
 کہ عید کی نماز درست ہو لے کی شرط شہر ہی اور شہر کا کنارہ بھی
 شہر ہی * فصل آیتیں دیں خوف کی نماز کے بیان میں مختصر
 فذوری میں انکسای کہ جس وقت کہ دشمن کا خوف زیادہ ہو دے

و بظہر ہی اُن پر مسعد ہو جاوے * سالہ * جو شخص مرنے کے قریب ہووے اُسکے واسطے سنت ہی کہ اُسکا منہ ٹالنے کی طرف کر دیا جاوے دہنی کروٹ اور کلمہ شہادت کا سکھلا دیا جاوے یہ مضمون شرح وقایہ اور مختصر قدوسی اور ہمارے کاہی * مسئلہ * عمدۃ الاسلام میں لکھا ہی کہ اُسکے نزدیک بیتہ کے کلمہ شہادت کا کہیں اور کلمہ شہادت کہنے کا اُسکو حکم کیا جاہئے شاید کہ تنگدلی اور بے خری سے دوسری بات کہہ دیوے * اور یہی تیسرا احکام میں بھی لکھا ہی کہ اُسکے نزدیک کلمہ شہادت کا زور زور سے کہہ بھی اُسکا یاد دلانا ہی * سالہ * جب وہ شخص مرنے تب اُسکی دار آہی باندھے اور اُسکی آنکھ بند کرے اور خوشبو آگ پر رکھے کہ اُسکا تخت اور کفن باہرے اور ماسنے کا شمار طاق ہووے یعنی ابک یا تین یا پانچ مرثیہ اور ماسنے میں تعظیم مردے کی ہی * اور تخت پر رکھے اور کپڑا اُٹارے اور اُسکی عورت چھپاوے اور آئینہ کیر کی جو اُسکا عورت غلیظہ چھپانے سکے اُسکی عورت پر رکھے اسی پر فتویٰ ہی آسانی کے واسطے * اور عورت غلیظہ دہر اور دکر اور خصبہیں کو کہتے ہیں * اور

اول غلہ پر ہٹنے کی حالت میں امرائی نکر بن اگر لرائی کریگے تو ہمار
 باطل ہو گئی اور اگر اسقدر سخت خوف ہو دے کہ
 گھوڑے سے اترنے نہ سکیں تو اکیلے اکیلے سوار ہو سے
 غلہ پر تھیں رکوع مسجدہ اشادے سے کریں * اور اگر قیلے
 کی طرف کو منہ نہ کر سکیں تو جس طرف چاہیں منہ کریں یہاں
 تک مضمون مختصر فدوری کا ہی * مسئلہ * تہرج و پچاہہ میں
 لکھا ہی کہ باطل کرنا ہی غلہ کو لرائی کرنا اول چلنا اور سوار ہونا *
 خلاصہ یہ ہی کہ یہ گامین غلہ پر تھتے ہوئے منع ہیں جسے اس
 طرح پر منع ہیں کہ غلہ پر تھتے حادین اول یہ کامین کرنے
 حادین * اول اسطرح سے ایک رکعت پر تھ کے چاناد شمرین
 کیطرح اول پھر آ کے اُسی غلہ کو تہام کرنا بہ تو دست ہی ہی
 جیسا کہ پہلے لکھا چکے * فصل تیسویں جنارے کے احکام کے
 بیان میں * مسئلہ * نسیب الاحکام میں لکھا ہی کہ جب مریض
 مرنے کے قریب ہو دے تب سر تو توبہ کرے اور اگر اس پر
 کسی کا کچھ حق ہو دے تو اُس کا واداکر دے اول جو کسی سے کچھ
 دشمنی ہو دے تو اُس کو توبہ کرے * اول جو جو مسنت
 ہو دے جس طرح سے سوچے کے بال کیم کرنا اول ناخن تیر شونا

بہتر مہین۔ سب زائدہ بزرگی کے یہ شرح و قایہ اور ہدایہ
 اور مختصر فدوری کا مضمون ہی * اور مسجد سے کے عضو یہ
 مہین پستانی * ناک * دونوں ہاتھ * دونوں زانو * دونوں
 قدم * سہ * شرح و قایہ میں لکھا ہی سنت کفن بھی مرد کے
 واسطے ازار اور بیراہن اور لفافہ ہی * اور لفافہ کہتے
 مہین اُس چادر کو جو سب کپڑے کے اوپر لپیٹی جاتی ہی اور
 متاخرین نے عمامہ بھی پسند رکھا ہی مگر خوب نہیں * اور
 عورت کے واسطے بیراہن اور ازار اور دامنی اور لفافہ
 اور سینہ بند جس سے اُسکی پستان باندھی جاوے سنت
 ہی * اور مرد کے واسطے ازار اور لفافہ بھی کفایت ہی
 اور عورت کے واسطے ازار اور لفافہ اور دامنی بھی
 کفایت ہی * سہ * ضرورت کے وقت جو کچھ موجود ہووے
 وہی کفایت ہی یہ عہدۃ الاسلام میں ہی * سہ * ہدایہ
 میں لکھا ہی کہ مرد کو ایک ہی کفن دینا یہ مکروہ ہی مگر وہ
 ضرورت کے وقت درست ہی * فائدہ * لفافہ اس قدر
 ہووے کہ سر کے بال سے قدم تک چھپاوے اور ازار بھی
 سر کے بال سے قدم تک ہووے یہ مضمون محیط کا ہی *

وضو کر دے بعیر کلی اور بغیر استساق کے اور اس سے
 مرد سے کے اوپر وہ پانی جاری کرے کہ جب کو بیر کی تہی یا
 اُشنان گھاس دال کے جوش کیا ہو وہ سے یہ زیادہ صفائی
 لکھو اسطے ہی * اور اگر بیر کی تہی یا اُشنان کا پانی میسر نہ ہو
 تو فقط خالص پانی کفایت ہی * اور اُسکا سر اور دَآرَ اُسی
 گل خیر و سے دھو و سے تاکہ خوب صاف ہو جاوے بعد اُسکے
 ہونے کو بائین کروٹ لٹا دے اور غسل دیوے اسقدر کہ جو
 بدن تخت سے ملا ہو وہ سے اُسکو یا نی پہنچے تب بعد اُسکے
 دہنی کروٹ لٹا دے اور اُسی طرح غسل دیوے اور پہلے
 بائیں کروٹ لٹا تا اسوا اسطے کہا کہ جس میں دہنی طرف سے
 ششک شروع ہووے * تب اُسکو بیک اوکے شصا و سے
 اور اُس کے شکم کو نرم نرم ملے بھر جو کچھ نکلے اُسکو دھوے
 اور و صو اور غسل کو نہ دہراوے * تب بعد اس کے ابک
 کپڑے سے پانی یونچھے اور اُسکا ناخن نہ تراستے اور اُسکے مال
 میں گنگھی بکڑے اور اُسکے سر اور دَآرَ اُسی پر خوشبو ملے اور
 سبجڑے کے ہر عضو پر کا دیا ملے اسوا اسطے کہ خوشبو مانا مسنت
 ہی * اور سبجڑے کے عضوین خوشبو مانے کے * اسطے بہت

سے اگھائی کہ جیسا کہبر آدمی کیواسطے زندگی میں پہرنا جلال ہی
مرد ہو ویسے خواہ عورت ہو ویسے ہی کیرے کا کفن دینا
بھی حلال ہی مرے کے بعد اور افضل ہی سفید کپڑا لکھو را
ہو ویسے خواہ دھویا بھی مضمون محیط کا ہی * مسالہ * مردے پر نما پڑھنا
فرض کفایہ ہی یعنی اگر ایک جماعت میں ایک شخص پڑھے
تو اور دن سے سافط ہو جا ویسے اور اگر کوئی نہ ادا کرے
تو سب گنہگار ہو وین * اور نماز جنازے کی چار تکبیر میں اور
جنازے کی نماز ادا کرے کی یہہ ترکیب ہی کہ پہلے نیت کرے
اسطرح پر * یَوْنِیْتُ اَنْ اُودِیْ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ صَلَّوْۃَ الْجَنَازَةِ
اَللّٰهُمَّ لَیْ نَعَالِیْ وَ الصَّلَوةُ عَلَی السَّیِّ وَ الدُّعَاءُ لِهَذِ الْمَیِّتِ
یُؤَدِّیْ جَهَنَّمَ اِلٰی جَهَنَّمَ اَلْکَعْبَةِ الشَّرِیْفَةِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اور اگر عورت
ہو ویسے تو لَیْ نَعَالِیْ اَلْمَیِّتِ کہے اور امام ہو ویسے تو نیت امام ہو نہی کرے
اور ہنسی ہو ویسے تو وہ نیت اقتدا کی کرے اور نیت کے بعد پہلی
تکبیر کہے ہاتھوں کو کان تک اُتھاتا ہوا * اور پہلی تکبیر کے بعد
سُبْحَانَکَ اَللّٰهُمَّ وَ سَمِّدُکَ وَ بَارَکَ اَسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَ جَلَّ
شَمَّؤُکَ وَ لَا اِلٰهَ غَیْرُکَ پڑھ کے دوسری تکبیر کہے اور دوسری
تکبیر کے بعد یہہ درود پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ

قائدہ * داسنی اُسگو کہتے ہیں، جو سر پر اُڑا ہوائی جاتی ہی *
 دودو گز کی لانی اور ایک بالشت کی چوڑی ہوتی ہی اور سنبہ بند
 تین گز کی لانی اور نعل سے زانو تک کی چوڑی ہوتی ہی یہ
 مضمون چلیسی کا ہی اور پیراہن گردن کی جڑ سے قدم تک
 ہوتا ہی یہ مضمون شرح اور ادکا ہی * مسالہ * عمدۃ الاسلام
 میں سراجیہ سے لکھا ہی کہ ایک مرد مر گیا اور اُس کو مقدمہ و ر
 گفن کاغذ تھما نو خلق پر فرض ہی کہ اُس کو کفن دیوہن اور اگر
 بمضمون کو مقدمہ و ر ہو دے تو دسے لوگ مقدمہ و ر والوں سے
 گفن طلب کہ میں * مسالہ * چاہئے کہ پہلے لضافہ بجھا دے تب
 اُسکے اوپر ازرا تب مردے کو پیراہن پہنا سکے ازرا یر رکھے
 اُور ازرا کو پہلے بائیں طرف سے لپیٹے تب دہنی طرف سے
 لپیٹے بعد اُسکے لضافہ بھی اسی طرح لپیٹے * اور عورت کو پہلے
 پیراہن کے اوپر رکھ دیوے تب اُسکے اوپر داسنی اُڑھا دے
 تب اُسکے اوپر لضافہ لپیٹے اور اگر کھنل جا لے کا خوب
 ہوا سے تو کفن کو با دھ دے ہر مترو قابہ میں ہی *
 مسالہ * سینہ عورت کا سب کفنوں کے اوپر پہرا دیں
 یہ ہر جندی کا مضمون ہی * مسالہ * مترو اولاد میں نابذ

مرد اس واسطے کہ سبب دل کی جگہ ہی اور دل میں ایمان کا نور ہی نو سینے کے برابر کھرا ہو ناشفاعت کی طرف اشارہ نبی اُس کے ایمان کے سبب * مسئلہ * شرح اور اد میں صلوٰۃ موعودی سے لکھا ہے کہ اگر جنازے کی نماز میں قہقہہ مار کے ہسے تو طہارت باقی ہی نماز کو دہرا کے شروع کرے * مسئلہ * بہتر ہی امامت کے واسطے ماہ شاہ تب قاضی تب امام محلے کا تب ولی میت کا عصات کی ترتیب سے * اور ولی میت کی اجازت سے دوسرے کو امامت کرنا درست ہے * اور اگر ولی میت کے سوا سے دوسروں نے نماز پڑھ لیا تو اگر ولی میت چاہے تو دہرا دے اور اگر ولی میت نے پڑھ لیا تو دوسرے لوگ نہ پڑھیں * اور جو مردہ بعیر نماز پڑھے ہوئے دفن کیا گیا تو اُسکی قبر پر نماز پڑھی جاوے جب تک کہ ستبہ ہووے کہ وہ مردہ سر انہیں ہی اور اُس کا اندازہ تین روز تک کا ہی ہے میں روز تک نماز پڑھی جاوے یہ مضمون تہر ح و فایہ کا ہی * فایہ * ۷۷۷

بعض قرابت والے کام ہی اور عصبات کا بیان قرآن کی کتاب میں مفصل ہی مگر اس مقام میں ضرورت کے موافق

مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ
عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ * اور درود

پر ہے کہ نیسری تکبیر کے اور تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا
یَرْحَمُكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّمًا وَمَمْتًا وَشَاهِدِ بَا وَغَاثِبًا وَصَنِيرًا
وَكَبِيرًا ذَكَرْنَا وَآثَرْنَا اللَّهُمَّ مِنْ أَحَبِّتَهُ مِنَّا فَاحْبِبْهُ عَلَيَّ
الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَقَّيْتَهُ مِنَّا فَوَقَّيْتَهُ عَلَيَّ الْإِيمَانِ اور یہ پڑھ کے

چوتھی تکبیر کے اور اگر وہ مردہ لڑکا ہو دے نو تیسری تکبیر کے
بعد اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لِنَافِرٍ طَائِرًا وَاجْعَلْهُ لِنَا جَرَّارٍ ذَخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا

شَافِعًا وَمُشَفِّعًا اور یہ پڑھ کے چوتھی تکبیر کے اور اگر وہ لڑکی
ہو دے تو اجْعَلْهُ لِي جُجْہہ ہر اجْعَلْہا کے اور شَافِعًا اور مُشَفِّعًا

مکی جُجْہہ پر شَافِعَةً وَمُشَفِّعَةً کے اور تکبیر بن بلند کے تب چوتھی
تکبیر کے بعد دہنئے بائیں سلام کے اور اُن تکبیروں میں ہاتھ

نہ اٹھاوے * اور اگر امام یا پچ تکبیر کے تو مفتی اُس کی
تا بعد از یٰ نکرے * سلمہ * جنازہ کی نماز میں شا اور درود و دعا

کوئی چیز جہر سے نہ پڑھے بہ سترح اور اد سے لکھا ہی *
سلمہ * ہدایہ میں لکھا ہی جو شخص کہ نماز پڑھے وہ مرد سے کے

سیسے کے برابر کھرا ہو دے مردہ عورت ہو دے خواہ

طرف سے شروع کرے اور اُسکو ایک پارچہ کپڑے میں
 لپیٹے اور ایک فارکھو دے اور اُسکو اُس میں ڈال دیوے
 یہ ترح وقایہ میں ہی * ملہ * اور سنیت ہی جنازے کے
 اُتھانے میں چار آدمی اسطرح پر کہ اُسکے آگے کے پایہ اور پیچھے
 کے پایہ کو اپنے دہنے کندھے پر رکھے تب اُسکے دوسری طرف
 کے آگے کے پایہ اور پیچھے کے پایہ کو اپنے بائیں کندھے پر
 لیوے اور جنازے کو حامی لیٹا دے مگر دوڑے نہیں یہ
 ترح وقایہ میں ہی اسی طرح محیطین ہی * اور لکھا ہی کہ
 یہ سنیت جسوقت کہ بہت سے اُتھانے والے ہو دیں کہ
 ایک سے ایک لیوین تو اُسکی ترکیب یہ ہی کہ اُتھانے
 والا شروع کرے مردے کے دہنے طرف کے آگے کے پایہ
 سے اور وہ پایہ اُتھالے والا کا بھی دہنا ہو دے * اور جنازہ
 کندھے سے رکھنے کے پہلے بیتھنا کر وہ ہی * اور جنازے کے
 پیچھے حامی مستحب ہی اور قبر کھودے اور لحد بنا دے اور
 مردے کو لحد میں حوقبر سے قبلہ طرف ہی رکھے * اور اُس کا
 رکھنے والا کہ بِسْمِ اللّٰهِ دَعْلٰی مِلّٰہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ * اور مردے کا
 منہ قبلہ کی طرف کر دیوے اور کفن کھانے کے خوف سے

بیان کرتے ہیں * سو جس عصہ کو ہم پہلے لکھینگے سو امامت کے واسطے بھی پہلے مقرر ہوگا * اول جس کو پیچھے لکھینگے سو امامت کے واسطے بھی پیچھے مقرر ہوگا اور جو ترتیب لکھا ہی اُسکے یہی معنی ہیں * عصہ کا فہم یہ ہی * پہلے میت کی اولاد جس طرح بتاتے ہیں بعد اُس کے یوتا اول نیچے جہان تک حساب کرو * دوسرے میت کی جہاں جس طرح باپ کے بعد اُسکے دادا * تیسرے میت کے باپ کی اولاد جس طرح بھائی کے بعد اُسکے بھتیجا اور جہاں تک پیچھے حساب کرو * چوتھے دادا کی اولاد جس طرح چچا اور بعد اُسکے چچا کے بھائی اور جہاں تک پیچھے حساب کرو * سالہ جولہ کا کہیدہ ہوا اور مر گیا تو اگر وہ رو یا تو اُسکا نام رکھنا جاوے اور غسل دیا جاوے اور اُسپر نماز پڑھی جاوے اور اگر نہ رو یا ہووے تو ایک پارچہ کپڑے میں لپیٹا جاوے اور نماز پڑھی جاوے مگر غسل دیا جاوے یہ سرح وقایہ میں ہی * سالہ امک کا کہیدہ اور اُسکا دلی مسلمان ہی تو اُسکا دلی غسل دیوے جس طرح سے نجس چیزیں دھوئی جاتی ہیں مسلمان کی طرح نہیں یعنی اُسکے غسل کو وضو سے شروع نہ کرے اور دہنی

مسئلہ * قسر آدمی کے قدر ابر طویل ہو دے اور آدمی کے
 آدھے مدبر ابر چوری اور قبر کی گہرائی ناف تک یا گردن
 تک کی ہو دے یہ مضمون کنرا العباد کا ہے * مسئلہ * گاندیوالے
 بے اذن ولی میت کے دفن کے بدلے پھر ناؤ بن * مسئلہ *
 کنرا العباد میں لکھا ہے کہ ایک شخص کی تین جنازے کی تکبیر
 فوت ہو دے تو تکبیروں کو جو فوت ہوئی ہیں قضا کرے پھر
 دعا کے حب تک کہ حازہ زمین پر رکھا ہوا ہے اس واسطے کہ
 اگر قضا کریگا دعا سمیت تو مردے کو اٹھالے جاوینگے تب اسکی
 تکبیر فوت ہوگی اور حب مردہ اٹھالے جاوین تب تکبیر موقوف
 کر دیوے اس واسطے کہ ہا مردے پر ہوتی ہے اول و ثان
 مردہ ہیں * فصل اکیسویں شہید کے بیان میں * جو شخص
 کہ ظاہر اور بالغ ہو دے اور تیز چیز سے مارا جاوے ظلم کیرا
 سے اور اس مارنے کے بدلے میں مال دینا واجب نہو دے
 یعنی وہ قتل خطا سے نہو دے یا کافر دین کی لڑائی کے میدان
 میں وہ مردہ رحیمی پایا جاوے تو وہ شخص شہید ہے اسکا ہر
 حکم ہے کہ جو کپڑا کہ مردے کے واسطے مندر ہے اسکی
 سوا سے جو کچھ ہو دے جس طرح دوستین اور قنا اور تاج اور

جو کفن میں گرہ باندھا تھا سو کھول دیو سے * اور کچی ایست
 ہو یا بانس قبر میں برابر کر کے رکھے * اور دفن کے وقت
 عورت کی قبر پر کھڑے سے پر دہ کرے مرد کی قبر پر ہیں *
 اور پختہ ایست اور اگر تہی قبر میں بچھانا مار دہ ہی * اور ایست
 اور بانس بچھانے کے بعد مٹی دیو سے اور قبر کو ماہی
 پشت کرے اور مربع نکر سے یہ شرح و قایہ میں ہی * مسئلہ *
 قرانی مسحرم عورت کی قبر میں اترے عورت کے دفن کرنے
 کے واسطے * اور اگر قرآنی مسحرم نہو دین تو بیگائے لوگ
 جو مٹھے اور نیک ہو دین دے اتریں * اور اگر بد تھے
 ہو دین تو جو ان لوگ جو پر ہیر گار اور بیک زمین دے
 اتریں یہ مشہور کنز العباد کا ہی * مسئلہ * کنز العباد میں منافع
 سے لکھا ہی کہ جنازہ قبر سے قبلہ طرف رکھے اور مرد کو اُس
 میں سے اٹھاوے لحد میں رکھے * مسئلہ * جو شخص کہ
 مسمند زمین کشتی بننے حمار میں مر گیا تو اُسکو غسل دیو سے
 اور کفن دیو سے اور اسپرمانہ بر تھے اور مسمند زمین اُسکو
 آال دیو سے اس واسطے کہ اُسکے دفن میں عذر ہی مسمند
 میں جہان زمین نہو دے یہ کنز العباد میں سراجہ سے لکھا ہی *

ہودت اور جو شخص کہ شہر میں مارا ہوا ہایا جاوے اور اُسکا قاتل نہ معلوم ہووے اور جو شخص کہ حد یا قصاص کے واسطے ملد اجاوے اور جو شخص کہ زخمی ہوا اور کچھ زندگنی کا امید لیا جس طرح سو مایا کھامایا باطلاج کیا یا اُسکو خیمہ میں بٹکھ دیا یا آرائی کے میدان سے زندہ باہر نکالیا ابک نماز کے وقت تک ہوش سے رہایا کچھ وصت کیا ان سب کو غسل دیا جاوے اور ان پر نماز پڑھنی جاوے اور اگر بھی ہونے کے سبب سے یا رہزنی کے سبب سے قتل کیا گیا تو وہ غسل دیا جاوے اور اُس پر نماز نہ پڑھنی جاوے * فصل بیسویں کعبہ

میں نماز پڑھنے کے بیان میں * مسئلہ * کعبہ میں فرض اور نفل پڑھنا سب ہی اگر حق مقتدی کی بیعت امام کی پیروی کی طرف ہووے مگر اُسکی نماز درست نہوگی جسکی پیروی امام کے منہ کی طرف ہوگی اس واسطے کہ وہ امام کے آگے ہو گیا اور مکر وہ ہی نماز پڑھنا کعبہ کے اوپر اُسکی تنظیم کے واسطے * مسئلہ * ایک امام کے ساتھ لوگوں نے اقد اکیا کعبہ کے نزدیک حلقہ ماندھہ کے اور ان میں سے بعضے اپنے امام سے دیر دیر تک دیکھ میں کعبہ کی طرف یعنی امام دو گز کے دیر ہی او

ہتھیار اور موزہ تو اُسکو اُتار لیوے اور اگر کفن کے قسم سنی
 کوئی چیز کم ہو دے طرح ازار وغرہ ہی تو اُس میں
 زیادہ کرے تاکہ کفن اُس کا پورا ہو دے اور اگر کفن کے
 قسم سے کوئی چیز زیادہ ہو دے تو اُسکو اُتار لیوے اور اُسکو
 غسل دیوے اور اسیر نما زیرِ آہے اور اُسکو جون سمیت
 و فن کر دیوے یہ مضمون طرح و قایہ کا ہی * ف * قتل خطا بہی
 جس طرح سے ایک مسلمان نے سرِ کون کی طرف تیر
 مارا اور وہ تیر کسی مسلمان کو لگا تو یہ قتل خطا ہی اُس میں
 مال دینا واجب ہوتا ہی * مسلمہ * ستہبند وہی جسکو
 مستمر کون نے مارا یا ترانی کے میدان میں رنجی مردہ پایا گیا
 مسلمانوں نے ظلم کی راہ سے قتل کیا اور اُس قتل
 کے بدلے مال نہیں واجب ہی تو اُسکو کفن دیوے اور
 اُسیر نما زیرِ آہے اور غسل مذکور سے یہ مضمون ہدایہ کا ہی *
 مسلمہ * اور جس شخص کو اہل حرب یا اہل بنی یا ہرون نے
 قتل کیا کسی ہتھیار سے نو وہ شہید ہی یہ مضمون ہدایہ کا ہی *
 قایہ * اہل بھی وہ شخص ہی جو مسلمان بادشاہ سے برخلاف
 ہو دے * مسلمہ * اگر لڑکا اور لڑکی اور عیض اور نفاس والی

وفاہ میں ہی * اور رمضان کے روزے اور نذر معین کے روزے کی نیت کرنا رات سے دوپہر کے قبل تک درست ہی اور دوپہر کو درست نہیں * اور اگر فقط نیت روزے کی کرے کہ میں روزہ اسد کار کھتا ہوں اور مقرر نہ کرے رمضان کے واسطے یا نیت نفل کی کرے تو روزہ رمضان کا درست ہی * اور اگر رمضان کے مہینے میں دوسرے واجب کی نیت کیا تو رمضان کا روزہ اسی نیت سے ادا ہو جائیگا * اور اگر مریض یا مسافر رمضان میں دوسرے واجب کی نیت کرے گا تو وہی روزہ ادا ہو گا جسکی نیت کیا * اور اگر ایک شخص نے ایک روز مقرر میں روزہ رکھنے کی نذر کیا ہے مگر میں فلا نے روزہ رکھو گا اور اس روز دوسرے واجب کی نیت کیا تو وہی واجب ادا ہو گا جسکی نیت کیا خواہ مسافر ہو و بھ خواہ مقیم * اور روزہ نفل کا ادا ہونا ہی نفل کی نیت سے اور صرف نیت سے کہ میں روزہ رکھو گا * اور نیت قبل دوپہر کے کرے اور دوپہر کے بعد نہیں * اور قضا اور کفارہ اور نذر غیر معین کے واسطے شرط ہی رات سے نیت کرنا اور مقرر کرنا کہ میں فلاں روزہ رکھتا ہوں یا میں

مقتدی ایک گز کے فرق پر کعبہ سے تو اسمہ و رشمیں وہ شخص
 اگر اسی طرف ہی جس طرف امام ہی تو نماز ہو گئی اور
 اگر دوسری طرف ہی تو درست ہو گئی * خلاصہ یہ ہے کہ
 کعبہ میں چار طرف ہی چار دیوار کے حساب سے نو پھر جو
 شخص کہ اس طرف کھڑا ہے کہ جس طرف امام ہی تو وہ
 شخص جس وقت کہ کعبہ کی طرف امام سے زیادہ نزدیک ہے
 وہ امام کے آگے ہی بخلاف دوسرے تین طرف کھڑے
 ہونے والوں کے کیونکہ جو شخص کہ ان میں امام سے زیادہ
 کعبہ کے نزدیک ہے وہ امام کے آگے نہیں ہی یہ شرح
 وقایہ میں ہے * چوتھا باب روزے کے بیان میں *

اور اس باب میں سات فصل ہیں * پہلی فصل روزے
 کے بیان میں * کھانا پینا جماع ترک کرنا فحش سے آفتاب دہن
 تک نیت کے ساتھ اسی کو روزہ کہتے ہیں * اور روزہ
 رمضان کا فرض ہے مسلمان عاقل اور بالغ پر اور اسکا ادا
 کرنا فرض ہے اور اگر کسی عذر سے ترک ہو اوہ دے تو اسکا
 قصار کھانا پینا ہی * اور روزہ نذر کا اور قمار سے کا واجب ہے
 * اور اس کے سوا بے باقی سب نفل ہی یہ شرح

کے بیان میں * جو شخص کہ قصد اجماع کرے باجماع کیا
 طو سے قبل میں یا ذہر میں یا کچھ کھاوے یا کچھ پیوے خواہ غذا
 کے واسطے خواہ دوا کے واسطے یا سہنگھی گادے بنے بیٹھا
 لیوے اور معلوم کرے کہ میرا روزہ افطار ہو گیا اور بھر
 قصد اکھا لیوے تو ان سب صورتوں میں قضا کا روزہ رکھے
 اور کفار ادیو سے ظہار کے کفار سے کی طرح * اور کفارہ فقط
 رمضان کا روزہ قصد افساد کرنے کے واسطے ہی اور سے
 روزے کے واسطے نہیں یہ شرح وقایہ میں ہی * ف * اور
 کفارہ ظہار کا یہ ہی کہ ایک غلام آزاد کرے اس شرط کہ
 وہ غلام دیوانہ اور اندھا اور اُس کا دونوں ہاتھ اور دونوں
 انگوٹھا کٹا اور دونوں پانوں کٹا ہو انہو سے یا ایک ہی طرف کا
 ایک ہاتھ اور ایک پانوں کٹا ہو انہو سے اور وہ عام مکانب
 جو تھوڑا مال دے چکا ہی نہ ہو دے اور نہ مر اور رام دلہ
 نہ ہو دے یہ شرح وقایہ اور تیسیر الاحکام کا مضمون ہی *
 ف * مکانب کہتے ہیں اُس غلام کو جسکو اُسکے مالک نے
 لکھ دیا ہو کہ تو اگر اس قدر مال دیوے تو میں تجھ کو آزاد
 کروں * اور مذہر کہتے ہیں اُس غلام کو کہ جس کا مالک نے

مقرر کرے کہ میں فلانا ورہ رکھوں گا یہ شرح وقایہ میں لکھا ہے
 مسئلہ * جس شخص نے رمضان کا یا عید کا یا جاذب اکیلے آپ ہی
 دیکھا تو روزہ رکھے دونوں صورت میں اگرچہ اُس کا قول
 قبول نہ ہو گا اور اگر افظار کرے تو قصاکار روزہ رکھے یہ شرح
 وقایہ میں ہے * مسئلہ * اگر آسمان میں مدلی یا غبار
 ہو دے تو رمضان کے مہینے میں ایک شخص عاقل کی خبر
 کفایت ہے اگرچہ وہ شخص غلام یا عورت ہو دے یا نہ ناکی
 تہمت کسی شخص کو اُسے لگایا ہو دے اور اُس کے بدلے
 میں وہ دُعا مارا گیا ہو دے اور پھر اُس نے توبہ کیا ہو دے *
 اور سوال اور ذی الحجہ میں دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت
 آزاد خبر دے کہ میں نے جاذب دیکھا اور بعیر ہدای کے مترطی
 تینوں مہینے کے واسطے کہ تہمت سے آدمی خبر دو میں تو اُس کا
 قول قبول کیا جاوے * اور امام ابو بوسیف رحمہ اللہ نے بہت
 آدمی کا اندازہ پچاس مرد کا کیا ہے * اور بعضوں نے قاصی
 کی عقل پر چھوڑ دیا ہے اور یہی بہتر ہے یہ مضمون شرح
 وقایہ اور تیسیر الاحکام کا ہے * دوسری فصل دروے
 کے فاسد ہونے کے بیان میں اور اس کی فضا اور کفایت

میں وہ کیا کرے * اسکا جواب یہ ہے کہ اُس کے حق میں روزہ افطار کرنا مساحہ ہی اور اُس کے حق میں تابع شرط نہیں ہے اس واسطے کہ وہ معذور ہے اور یہ مضمون شرح اوراد میں لکھا ہے * ف * تابع کے معنی برابر لگتا ہے * مسامحہ * اور اگر خطا سے روزہ افطار کیا ہو مثلاً اُسکو روزہ یاد تھا اور کھلی کر پتے لگا پھر اُس کے حلق میں نعیر قصد کئے ہوئے پانی گیا یا کسی نے اُسکو زبردستی سے افطار کروادیا یا حقہ لیا یا ماک یا گلاب میں دوائی ڈالا یا سر کے زخم میں دوائی لگایا اور اس کے دماغ میں دوا لگئی یا شکم کے زخم میں دوا لگایا اور اُس کے پیٹ میں دوا لگئی یا اُس نے سنگ ریزہ ننگلا یا بصر منہ اپنی خواہش سے رد کیا یعنی آپ سے رد لایا یا سمحر کہ مایا یا افطار کہا اس شہد سے کہ رات ہی اور وہ دن تھا یا سہو سے کچھ کھمایا اور شہد کیا کہ میرا روزہ افطار ہو گیا پھر قصد کھا لیا یا عورت سوتی تھی اور اُس کے مرد نے جماع کہا سو قے میں مار رمضان کے نام مہینے میں نہ روزہ رکھنے کی نیت کہا نہ افطار کی یا صبح تک روزے کی نیت نہ کی اور کچھ کھایا تو ان سب صورتوں میں فقط قضا کرے * اور اگر کھایا یا جماع

لکھنے دیا ہی کہ میرے درے کے بعد تو آزاد ہی * اور ہم
 ولد کہتے ہیں اُس اونڈی کو جسکے لڑکا ہو اہو اُسکے مالک کا
 جنا * مسئلہ * کفارہ روزے کا یہی کہ ایک مردہ آزاد
 کرے غلام ہو یا اونڈی مسلمان ہو یا کافر چھوٹا ہو یا بڑا اور بہرا
 ہو یا کالایا اُسکا ایک ہاتھ ایک طرف کا اور ایک پانوں
 دوسری طرف کا کٹا ہو یا مکاتب ہو اور کچھ مال نہ دیا ہو تو ان
 سب کا آزاد کرنا دوست ہی یہ مضمون شرح وقایہ کا ہی * مسئلہ *
 اگر غلام آزاد کرے سے عاقر ہو وے تو دو مہینے برابر روزہ
 لکھے رمضان کے مہینے کے سواے اور پانچ روز جو ان میں
 روزہ رکھنا منع ہی اُسکے سواے * اور اگر ان دونوں عذر
 کے سواے ان دو مہینے کے بیچ میں ایک روزہ بھیجے تو اسے
 تو پھر سرنو سے روزہ شروع کرے اور اگر روزے سے بھی
 عاجز ہو تو ساتھ مسکین کو کھانا دے یا کسی کو مایب کر دے
 وہ کھانا دے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہی * مسئلہ غمہ
 الاسلام میں سراجیہ سے لکھا ہی کہ اگر ایک عورت روزہ
 کفارے کا ادا کرتی ہی اور اُس دو مہینے میں اُس کے حیض
 صحا ایام پر آتو پھر اُس کا روزہ برابر نہ تھہرنا اب اس صولت

تیل کو بچھڑے گا تو اُس کے منہ میں چھترا کے ناچیز ہو جا دیگی تو
اُس کا روزہ فاسد ہو گا اور بہت سی قی یعنی بھر منہ
قی آ کے پھر جاوے یا وہ آپ سے پھیرے تو روزہ فاسد
ہو گا اور تھوڑی سی قی سے دونوں حالت میں فاسد ہو گا *
اور امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ اگر قی کو آپ سے پھرے
اگرچہ تھوڑی ہو تو فاسد ہو گا اور قی آ کے پھیر جانے سے
اگرچہ بہت ہو روزہ فاسد ہو گا تو بہت سی قی کے آ بسے
پھیرنے میں بالاتفاق فاسد ہو گا اور تھوڑی سی قی کے
پھیرنے سے بالاتفاق فاسد ہو گا اور تھوڑی سی قی کو آپ
سے پھیرنے میں امام ابو یوسف کے نزدیک فاسد ہو گا خلاف
محمد رحمہ اللہ کے * اور بہت سی قی کے پھر جانے سے ابو یوسف
کے نزدیک فاسد ہو گا امام محمد کے نزدیک نہیں یہ سب
مسالہ تشریح و قایہ میں ہی * مسالہ * ایک صائم ریشم کا کام
کرتا ہی اور اُسے ریشم منہ میں ڈالا اور سسری باز دی
یا سرخی رنگ کی کھلی اور تھوک میں مل گئی اور تھوک سبب
یا زہ دیا سرخ ہو گیا تب اُس تھوک کو امنے نکلا اور اُس کو
روزہ اپنا یاد ہی تو اُس کا روزہ فاسد ہو گا یہ کنز العباد میں ہی *

گیلا اور اُسکو یاد نہ تھا کہ میں روزہ ہوں یا سہ یا اور اُس کو
احتمال ہوا یا کسی عورت کی طرف نظر کیا اور انزال ہوا یا
تیل ملا یا نہ ملا یا غیث کیا یا اُس پر قی غالب ہوئی اور
اُس نے قی کیا یا تھوڑی قی کیا بلکہ نہ تھا ہی ہو گئی اور
غسل نہ کیا یا اپنے ذکر کے سوراخ میں تیل دالا یا اپنے کان
میں پانی دالا یا عہد یاد دھواں یا مکھی اُس کے جلق میں داخل
ہوئی تو ان سب صورتوں میں روزہ نہ گیا * اور اگر منہ
پر ستاہی یا سرفیر تاہی اور اُس کے منہ میں گیا تو اُس کا
روزہ فاسد ہوا * اور اگر وطی کیا مرد سے یا چاہے اسے
یا فرج کے سوا سے دو سرے بدن میں جس طرح ران ہی یا
یو سے لیا یا مساس کیا تو ان سب صورتوں میں اگر انزال ہو تو
قضا کرے اور اگر انزال نہ ہوا تو قضا نہ کرے * ایک شخص نے
گوشت کھایا جو اُس کے دانت میں جھنک رہا تھا تو فقط
قضا کر کے اور وہ گوشت اگر چنے سے کم ہو تو قضا نہ کرے
مگر جس وقت اُس گوشت کو منہ سے نکال کے ہاتھ میں لیا
کھایا اگر چنے سے کم تھا تو بھی قضا کرے اور اگر کسی شخص
نے ایک تیل نڈلا تو اُس کا روزہ فاسد ہو گا مگر جس وقت کہ اُس

مسئلہ * مگر وہ ہی روزہ دار کو بغیر وضو کے کلی کرنا یہ شرح
اور ادب میں سراج ہے لکھا ہی * مسئلہ * جو بد عاقل و کم
زوری کے سبب روزہ رکھنے سے عاجز ہو تو وہ روزہ نہ رکھے
ہر روز ایک مسکین کو کھانا دیو سے عید فطر کے صدقے کی
طرح اور عید الفطر کے صدقے کا بیان آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ *
اور جب اُس مہرے کو روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو تب
اُس روزے کی قصا ادا کرے یہ شرح وقایہ میں ہی * مسئلہ *
عورت حاملہ اور عورت دو دھہ پلانے والی جس وقت کو
اپنی جان یا بچے کی جان کا خوف رکھے یا وہ مریض ہو جائے یا
اسنے مرض کی زیادتی کا خوف کرے یا وہ مسافر ہو تو بے
چارون افطار کریں * اور جب ان چاروں کا عذر دفع ہو تب روزے
فضا کے رکھیں بغیر صدقہ کے یہ شرح وقایہ میں ہی * مسئلہ *
جس مسافر کو روزہ رکھنا نقصان نہ کرے تو اُس کو روزہ رکھنا
مستحب ہی اور اگر نقصان کڑھنے تو افطار کرنا واجب ہی
یہ شرح وقایہ میں ہی * مسئلہ * جو شخص کہ سفر میں
بامرض من مرگاہو اُس کے روزے کے بدلے میں صدقہ نہ دیا جائے گا
اور اگر بیمار تھا اور اچھا ہوا تب مرایا مسافر تھا اور نہ بیمار ہوا

فصل تیسری روزے کی مکروہات کے بیان میں * مسئلہ *
 مگر وہ ہی روزہ دار کے واسطے کسی چیز کا مزہ چکھنا اور چمانا
 مگر امر کے کے واسطے جسوقت کہ ضرورت پر سے یعنی کوئی چیز
 اس طرح کی نہ ملے کہ بغیر چبانے ہوئے امر کے کو کھلانے سکے
 اور مکر وہ ہی ہو سہ لینا جسوقت کہ جماع سے بے دہشت
 نہ ہو دے * مسئلہ * اور سر نہ دینا اور مونچھ میں تل لگانا اور
 مسواک کرنا اگرچہ ظہر کے بعد ہو دے مکر وہ نہیں ہی یہ
 شرح وقایہ میں ہی * مسئلہ * مسواک کرنا تر ہو دے خواہ
 خشک ظہر کے قبل ہو ۱۰۱۰ بعد کچھ دہشت نہیں ہی یہ شرح
 اور ادین ہی * مسئلہ * اگر کسی عورت کا مرد بہو ہو دے
 گنہگار کی زیادتی کے واسطے لڑائی کرے تو احوث اگر
 نمک چکھے تو مکر وہ نہ ہو دے یہ عہد الاسلام میں ظہری سے
 لکھا ہی اور یہی مضمون شرح اور ادکا ہی * مسئلہ * مکر وہ ہی
 دوروزہ رکھنا اس طرح پر کہ اُن دونوں کے بیچ میں افطار
 نہ کرے اور مکر وہ ہی صوم البصمت اور اُس کے بہ معنی
 ہیں کہ روزہ رکھے اور بات نہ کرے چپ رہے اس واسطے
 کہ یہ مجوس کا کلام ہی یہ مضمون شرح اور ادین ہی *

دیوے * یعنی کوئی شخص مر گیا اور اُسکی نمازین فوت ہوئی
 تھیں تو اُسکے ولی اس قدر صدقہ دیویں اُسکے مال میں سے اور
 اس میں بھی شرط ہے کہ وہ وصیت کر گیا ہو ورنہ وقت *
 مسئلہ * رمضان کی فضا چاہے برابر لگتا تا ادا کرے اور چاہے
 تھوڑا تصور آکر کیے ادا کرے اور اگر دوسرا رمضان آجائے تو اُسی
 رمضان کا روزہ رکھے تب بعد رمضان کے پہلے روزے کی قضا کرے
 بدیر صدقہ کے یعنی اُسکو صدقہ دینا ہو گا یہ شرح وقایہ میں ہے
 مسئلہ * مگر مستحب ہے کہ برابر لگتا تا فضا ادا کرے جس میں
 اُسکے کدھے سے واجب جلدی ماقط ہو جائے یہ مضمون
 عمدۃ الاسلام کا ہے * مسئلہ * اور مردے کا ولی مردیکے روزیکے
 بدلے روزہ رکھے اور اُسکی نماز کے بدلے نماز پڑھے یہ شرح
 وقایہ میں ہے * مسئلہ * اور نفل کا روزہ جب کسی نے شروع
 کیا تب اُسپر اُسکا نام کرنا فرض ہو جاتا ہے اور اگر اُس روزے
 کو توڑے تو اُسپر قضا اُس روزے کی فرض ہو ورنہ مگر جس
 ایام میں روزہ رکھنا منع ہے اگر اُس ایام میں نفل کا روزہ
 رکھیں تو اُسکا نام کرنا فرض نہ ہو دیگا اس واسطے کہ اُس
 ایام میں روزہ رکھنا گناہ ہی پھر گناہ کرنا کسی طرح فرض

تب مرا تو اُسکے روزے کے بدلے میں اُس کا دلی صدقہ دیوے
 اس طرح ہر کہ اگر وہ شخص صحت اور اقامت کے بعد اُسکے
 جتنے روزے فوت ہوئے تھے اُتنے روز جی کے مرا ہو تو اُسکے
 سن روزے کے بدلے صدقہ دیوے اور اگر اُتنے روز نہیں جیا تو
 جتنے روز تندرست اور مقیم رہا اُتنے ہی روز کے روزے کا
 صدقہ دیوے * اُسکی صورت یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص کو
 دس روزہ مضرین یا بیماری میں فوت ہوا اور وہ شخص رمضان
 کے بعد دس روز مقیم یا تندرست رہا تب مرا تو اُسکے دسوں
 روزے کے بدلے صدقہ دیا جاویگا * اور اگر رمضان کے بعد پانچ
 روز مقیم یا پانچ روز تندرست رہا بعد اُسکے مرا تو اُسکے پانچ ہی
 روزے کے بدلے کا صدقہ دیا جاویگا * اور صدقہ دینے کے واسطے
 یہ شرط بھی ہے کہ وہ شخص مرنے کے وقت کسی سے وصیت
 نہ کیا ہو کہ میرے روزے کے بدلے صدقہ دیا اور اُسنے جس قدر
 مال چھوڑا ہے اُسکے مال کے تیسرے حصے میں سے وصیت ادا کی
 جاوے گی یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے * سہ * صدقہ ایک
 وقت کی نذر کا ایک روزے کے صدقے کے برابر ہے یعنی
 ہر وقت کی نذر کے بدلے ایک روزے کے صدقے کے برابر صدقہ

ایک مسافر نے افطار کی نیت کیا بعد اس کے اپنے گھر آیا
تہ نفل روزے کی نیت کیا اور سنت کرہ کا وقت تھا یعنی
دو پہر کے پہلے پودہ روزہ درست ہوا اور اگر وہ رمضان کا
مہینا تھا تو اُس پر اُس روزے کا یوراکرنا واجب ہو گیا اور اگر
اُس نے افطار کرنا نو کفارہ نہیں ہی * اور اسی طرح ہے اگر حقیقہ
نے رمضان میں دن کو سفر کیا تو اُس پر بھی اُس روزے کا یوراکرنا
کرنا واجب ہو گیا اور اگر اُس نے افطار کرنا تو کفارہ نہیں ہی یہ
مضمون شرح و فایہ کا ہی * مسئلہ * چھ عذر ہیں کہ روزہ دار
کو افطار کرنا مباح کر دیتے ہیں پہلے سفر اور دوسرے وہ مرض
جو روزے سے زیادہ ہو جاوے یا اُس کو ہلاک کرے تیسرے
عورت کا حاملہ ہونا چوتھے دو دھمیلانا مگر جب روزے سے
اُن دونوں عورت کی جان کو یا اُنکے امر کے کو نقصان ہووے اور
پانچویں برہمنی سندھت کی پیاس جس سے ہلاک ہو نیکا خوف
ہو وے اور چھتیں برہمنی شدت کی بھوک جس سے ہلاک
ہو لے کا خوف ہووے یہ مسئلہ شرح اور اد سے لکھا *
مسئلہ * جس وقت غازی رمضان کے مہینے میں دشمن کے
مقابل ہووے اور خوف کرے کہ اُس کو روزہ کم زور کر دے گا

نہو دے * اور جس ایام میں روزہ رکھنا منع ہے وہ پانچ روزہ ہی ۔
 ایک عید النظر کے دن اور دوسرے عبد الصبحی کے دن
 اور تین روزہ اُس کے بعد یعنی ذی الحجہ کی دسویں گیارہویں
 بارہویں تیرہویں * اور افضل مکالمہ روزہ بغیر عید کے بتوڑے
 اور ضیافت کے عید سے افضل کلام روزہ تو بتا مہیاج ہی اور
 یہ حکم ضیافت کمرنیوالے اور ضیافت کھانے والے دونوں کے
 واسطے ہی یعنی نفلی کا روزہ افطار کمرنا ضیافت کے
 عید سے دونوں کے واسطے ہی یہ شرح وقایہ میں ہی
 مسالہ * اگر رمضان میں دن کو ایک امر کا مانع ہو ایا کا فرمسلمان
 ہوا تو اُس روزہ ما فی روزہ کچھ نہ کھا دے نہ پہو سے رمضان
 کی نزدیکی کے سبب سے اور اُس روزہ کے بدلے کی قصداً
 نہ ادا کرے اگرچہ دوہر کے پہلے بالغ ہوا تھا یا مسلمان ہوا تھا
 اور نیت روزہ کی کیا تھا اور بعد نیت کے کچھ کھایا تب
 بھی یہ فضا کمرے اس واسطے کہ صبح کو اُسپر فرض نہ تھا * اور اگر
 عورت حیض سے یا ک ہوئی یا مسافر اپنے گھر آیا تو یہ
 دونوں باقی روزہ نہ کچھ کھا دیں نہ پیویں اور اُس روزہ کے
 بدلے کی فضا ادا کر بن یہ مضمون شرح وقایہ کا ہی * مسالہ *

اعتکاف سنت ماکہ وہی واسطے کہ نبی علیہ السلام
اعتکاف کرتے تھے رمضان کے اخیر عشرہ میں یہ مضمون شرح
اور ادا اور ہدایہ میں ہی * مسئلہ * محیط میں لکھا ہے کہ اعتکاف
دو قسم ہے پہلا قسم نفل اور نفل کے یہ معنی کہ اعتکاف
شروع کرے اور اپنے اوپر واجب نہ کرے اور دوسرا واجب
اور اُسکے یہ معنی ہیں کہ اپنے اوپر اعتکاف واجب کرے
خلاصہ یہ ہے کہ واجب وہ ہے کہ اعتکاف کی نذر کرے مثلاً کہ
کہ میں اللہ کی واسطے اعتکاف کروں گا ایک روز یا ایک مہینے
یا ایک برس کے واسطے اور نفل وہ ہے کہ مسجد میں
اعتکاف کی نیت سے داخل ہووے اور اپنے اوپر واجب
نہ کرے اور یہ مضمون شرح اور ادا کا ہی * مسئلہ * اور معکف
مسجد میں سے باہر نہ نکلے مگر حاجت انسانی کے واسطے
جس طرح پیشاب یا با ضرور ہی یا جمعہ کے واسطے آذتاب
دہلے نکلے اور جس کا مکان جامع مسجد سے دور ہے تو وہ
ایسے وقت حاد سے کہ جمعہ پاوے اور ستین پر آھے جمعہ کے
پہلے چھ رکعت دو تھیۃ السمجد اور چار رکعت سنت قبل
جمعہ خواہ فقط چار ہی رکعت سنت قبل جمعہ اور جمعہ کے بعد

تو اُس کے واسطے افطار کرنا افضل ہی اس واسطے کہ کم زوری کے سبب جو خلل اُسکے دین میں ہو دے گا یعنی وہ شخص کفار و ن کے قتل کرنے سے باز رہیگا تو اُس قتل کا بدلہ بعیر اُسوقت کے نہو سکے گا اور جو خلل کہ افطار کے سبب سے رمضان کے روزے میں ہو ویگا تو اُسکا بدلہ دوسرے ایام میں ہو سکے گا تو اس واسطے افطار کرنا افضل ہوا یہ شرح اوراد میں سے لکھا * فایہ فازی کہتے ہیں اُن مسلمانوں کو جو کفار و ن سے دین کے واسطے لڑائی کرتے ہیں *
 * مسئلہ * مستحب ہی روزہ رکھنا ایام بیض میں اور ایام بیض کہتے ہیں ہر مہینے کی تیرھویں چودھویں پندرھویں کو مگر ذی الحجہ کی تیرھویں کو نہ رکھے یہ شرح اوراد سے لکھا
 * فصل چوتھی اعتکاف کے بیان میں * اعتکاف سنت مؤکدہ ہی اور اعتکاف کے معنی یہ ہیں کہ اعتکاف کی نیت کر کے دہرنگ رہنا روزہ دار کا مسجد میں جس میں جماعت ہوتی ہی اور بہت کم مدت اُسکی ایک روز ہی تو پھر جو کوئی اعتکاف کرے اور اگر روز تمام ہو یکے پہلے چھ روزہ تو اس پر اُسکی قضا ہی یہ مضمون شرح و قایہ کا ہی * مسئلہ *

گرتی ہی وطنی اگر ہر رات کو ہو دے یا سہو سے اور معترکف
 مکا وطنی کرنا غیر فرج میں اور بوسہ لبنا اور عورت کا چھونا اگر
 وہ منزل ہو دے تو اعتکاف کو مائل کرتا ہی اور اگر منزل
 نہ ہو دے تو اعتکاف مائل نہیں ہوتا اگرچہ یہ کامیں اعتکاف
 میں حرام ہیں۔ یہ شرح و فایہ میں ہی اور یہی مضمون ہدایہ کا ہی
 فائدہ * وطنی کہنے میں جماع کو * سہ * اور عورت کے
 واسطے اعتکاف اُس کے گھر میں کی مسجد میں ہی اور گھر
 میں کی مسجد سے وہ مقام مراد ہی جو نماز کے واسطے مقرر ہی
 اس واسطے کہ اس عورت کے واسطے اُس مکان میں
 برآوردہ ہی * اور اگر اعتکاف کرے جماعت کی مسجد
 میں تب بھی درست ہی یہ کسر العباد میں کافی سے لکھا ہی *
 مسالہ * عورت کو نہیں لایق ہی کہ اپنے شوہر کے بغیر اذن
 اعتکاف کرے یہ کسر العباد میں سراجیہ سے لکھا ہی اور
 جس شخص نے اپنے اوپر اعتکاف کئی روز کا واجب کیا تو *
 اُن روز و شب کی رات میں بھی اُس کو اعتکاف کرنا واجب
 ہو گا برابر لگتا نا اگرچہ اُس نے برابر لگتا نا اعتکاف کر لے کے نیت
 نہیں کیا تھا یہ مضمون شرح و فایہ اور ہدایہ اور مختصرہ وری کا ہی *

پچھہ رکعت سنت برآھے خواہ جارہی رکعت * مسئلہ * اگر
 اس قدر سے زیادہ دیری کرنا معتکف کا جامع مسجد میں اعتکاف کو
 فاسد نہیں کرتا ہی یہ ترخ و قایہ میں ہی * اور یہی ہدایہ میں ہی
 لکھا کہ اگر معتکف جامع مسجد میں جمعہ اور اُس کے قبل اور بعد کی
 سعست پر آھے سے زیادہ بھرارا تو اُس کا اعتکاف فاسد نہوگا
 اُسوا سطی کہ جامع مسجد بھی اعتکاف کی جگہ ہی مگر یہ
 مستحب نہیں ہی اُسوا سطی کہ اُس نے ایک ہی مسجد میں
 اعتکاف ادا کرنا مختار کیا بھلا مسجد دو مسجد میں بعد
 ضرورت کے اعتکاف نہ ادا کرے * مسئلہ * اور اگر بعد
 عذر کے مسجد میں سے ایک ساعت بھی ماہرنگلے نو
 اعتکاف باطل ہووے * اور کھادو سے اولہ ہووے اور سووے
 اور خرید کرے مسجد میں بعد سو داغا ضرکئے ہوئے یعنی
 سودا کے نہ بیچے اور معتکف کے سوا کوئی دوسرا یہ کام نہ
 مگرے * اور چ رہے اعتکاف میں اور نیک بات کے
 سوا کچھ نہ بولے یہ ترخ و قایہ میں ہی * مسئلہ * مگر وہ ہی
 اعتکاف میں چپ رہنا اور مستحب ہی اللہ کا ذکر کرنا نہ کنہ
 العباد میں سرانجام سے لکھا ہی * مسئلہ * اور اعتکاف کو باطل

ایک صاع کا ہتر ہزار اور آٹھ سو جو ہوا اور اس قدر جو کی
 چوبیس ہزار دو سو چھیانوے رتی ہوتی ہیں دو جو اور اور
 رتی ہوتی ہیں جو کی اور اس قدر رتی کے تین ہزار اور
 تین تیس مانسہ ہوئے دو رتی اور دو جو اور اور مانسہ ہونا ہی
 آٹھ رتی کا اور اس قدر مانسہ کا دو سو مانوں تولہ ہوا
 ہونا اور دو رتی دو جو اور اور تولہ ہونا ہی بارہ مانسہ
 کا اور اس قدر تولہ کا تیس سیر ہوا اسی حصہ تک
 تیس مانسہ دو رتی دو جو اور پر یعنی ایک صاع کا تیس سیر ہوا
 بارہ تولہ ہونا مانسہ دو رتی دو جو اور پر اور یہ حساب جو پوری
 سیر کا ہی اور ہونواری سیر چھیانوے روپیے بارسی کا ہی
 اور بارسی روپیہ دس مانسہ کا ہی * اسی طرح سے اپنے
 اپنے شہر کے سیر کا حساب جو چاہے سو تولے سے گالیو سے
 اسو اسطے چھنے تولہ بھی لکھ دیا ہی کیونکہ تولے سے سیر سالینا
 آسان ہی اور تولہ سب شہروالے سمجھ جاتے ہیں * مسئلہ *
 اور صدقہ فطر کا واجب ہی اُس شخص پر جو حر ہو دے یا عیہ
 آزاد ہو دے کسی کا غلام نہ ہو دے اور مسلمان ہو دے اور
 وہ شخص مالک ہو دے لصاب رکوہ کا اور وہ لصاب زیادہ

مساحہ * اور ذورور کی بیت کیا تو دو نوروز کی رات بھی
 اُسمین داخل ہو جاوے گی * فصل پانچو بن صدقہ فطر کے سان من *
 مساحہ * صدقہ فطر کا گبھون یا اُس کے آتے یا اُسکے ستو سے
 یا سو کے انگو ر سے آدھی صاع * اور خرما یا جو یا اُسکے آتے
 سے ایک صاع اور وہ صاع جس میں آٹھ رطل ماش یا
 مسور سماو سے یہ شرح وقایہ میں ہی * فائدہ * اور اس صاع
 سے مراد صاع عراقی ہی اور صاع عراقی چار من کی ہی اور
 من چالیس استار کا اور استار ساڑھے چار مشقال کا * استار کے
 معنی سیر تو اس حساب سے من ایک سو اسی مشقال کا تھرا
 یہ شرح وقایہ میں ہی * فائدہ اور مشقال بیس قیراط کا ہوتا ہے
 اور قیراط پانچ جو کا یہ شرح وقایہ کے باب رکوۃ الاسوال
 میں ہی * فائدہ * صاع آٹھ رطل کی ہی اور ہر رطل بیس
 سیر کا اور ہر سیر ساڑھے چھ درم شرعی کا تو اس حساب سے
 صاع ایک ہزار اور چالیس درم شرعی کی تھری اور ایک
 درم جوڑہ قیراط کی ہی اور ایک قیراط پانچ جو کا تو اس حساب
 سے ایک درم ستر جو کی ہی * اور گھونگچی کے حساب سے ایک درم
 پینتیس گھونگچی کی ہی یہ مضمون شرح اور اوکا ہی * فائدہ

اگرچہ مدر ہو دے یا اُم ولد ہو دے یا کافر ہو دے اور اپنی جور و ستم
 طرف سے اور رے لڑکے کی طرف سے صدقہ نہ دیوے
 اور اپنے چھوٹے لڑکے کی طرف سے جو مالک نصاب کا ہی
 نہ دیوے بلکہ اُسی کے مال میں سے دیوے اور سکا تب کی
 طرف سے اور اُس غلام کی طرف سے جو سوداگری کے واسطے
 ہی نہ دیوے اور اُس غلام کی طرف سے جو بھاگنے والا ہی
 نہ دیوے مگر جب وہ بھاگنے کے بعد پھر آما ہو دے تو اُسکی
 طرف سے دیوے اور جو ایک غلام یا بہت غلام دو تریک
 کے بیچ میں ہو دے تو ان علاموں کی طرف سے کسی تریک
 پر صدقہ واجب نہ ہو دے * اور صدقہ فطر کا واجب ہوتا ہی
 عید المظفر کے صبح ہوئے سے تو پھر جو شخص مسلمان ہو یا
 عید المظفر کے صبح ہوئے کے پہلے تو اُسکے واسطے واجب
 ہوتا ہی * اور صدقہ فطر کا واجب نہیں ہوتا ہی اُسکے واسطے
 جو عید المظفر کی رات کو مرا یعنی صبح ہونے کے پہلے چاند رات
 کو مرا یا مسلمان ہوا یا عید المظفر کے صبح ہونے کے بعد
 تو ان دونوں پر صدقہ واجب نہیں ہوتا ہی * اور اگر صدقہ فطر کا
 پہلے سے دیوے تو درست ہی اور مستحب ہی صدقہ فطر

ہو وے اُسکے رہنے کے گھر سے اور اُسکے لباس سے اور اُسکے
 گھر کے اسباب سے اور سواری کے گھوڑے سے اور اُسکے
 ہتھیار سے اور اُسکے غلام سے جو خدمت کے واسطے ہیں
 اگرچہ اُس شخص کو مال ملے ہوئے ایک برس نگہرا ہو وے
 بخلاف اُس نصاب کے جس میں زکوٰۃ دنیا واجب ہوتا ہی
 کیونکہ اُس نصاب میں شرط ہی کہ مال ملنے کے روز سے ایک
 برس گزرے تب زکوٰۃ دیوے اور صدقہ فطر دینے کے
 واسطے شرط ہیں ہی اور ایسے شخص پر جس پر صدقہ فطر کا
 واجب ہی صدقہ زکوٰۃ کا لینا حرام ہی یہ مضمون ہدایہ اور
 شرح وقایہ کا ہی * قاعدہ * نصاب زکوٰۃ کہتے ہیں سوے کے
 حساب سے۔ یہیں متقال سونے کو اور ایک متقال سو جو کا
 اور چاندی کے حساب سے دو سو درم کو * تو پھر جو شخص
 اسفند مال کا مالک ہو وے تو اُس پر قرامانی کرنا اور صدقہ فطر کا
 دینا واجب ہی * مسئلہ * اور جس شخص پر صدقہ فطر کا واجب
 ہی وہ ادا کرے اپنی خان کے واسطے اور اپنے چھوٹے
 لڑکے کی طرف سے اگر وہ لڑکا مالک نصاب کا ہو وے اور
 اپنے غلام لونڈی کی طرف سے جو خدمت کے واسطے ہیں

اور بکری اور بھینس سے درست ہی یہ قدری میں ہی *
 فائدہ * دبہ اور بھیرے بکری کی جنس میں داخل ہی اور بھینس
 گائے کی جنس میں داخل ہی * مسئلہ * اور قربانی کا گوشت
 شریک اوگ تول کر تقسیم کرین اکل سے نہیں مگر جب
 گوشت کے ساتھ پایہ اور چمڑا بھی ملا کے تقسیم کرین تو
 درست ہی اس طرح پر کہ ہر ایک کے حصے میں کچھ گوشت
 اور کچھ پایہ اور چمڑا ہو دے خواہ ایک کے حصہ میں کچھ
 گوشت اور کچھ چمڑا ہو دے اور دوسرے کے حصہ میں
 کچھ گوشت اور پایہ کا ٹکڑا ہو دے یہ سرح و قایہ میں ہی *
 مسئلہ * اور اگر ایک شخص نے قربانی کے واسطے
 ایک گائے خرید کیا اور خریدنے کے بعد جھہ آدمی
 اور بھی شریک ہو گئے تو درست ہی اور یہ شریک
 ہو یا خریدنے کے پہلے مستحب ہی کیونکہ خریدنے کے
 بعد شریک ہونا مکروہ ہی یہ سرح و قایہ میں ہی
 مسئلہ * اور قربانی واجب نہیں ہی مگر اُسی پر جس پر
 صدقہ فطر کا واجب ہی اور صدقہ فطر کے واجب ہونے کا
 بہانہ اور گزر چکا اور قربانی جو واجب ہی سو ہی معہر ۱۱۱۱

کا صبح ہونے کے بعد جلدی دینا اور اگر ناخیر کرے صدقہ دینے میں تو اُسکے کندھے سے صدقہ ساقط ہووے۔ بعیر دینے * مسئلہ * اگر کوئی مسافر یا مریض یا عورت حاملہ یا عورت دودھ پلا لے والی روزہ رمضان کا افطار کرے تو ان سے بچوں کے کندھے سے صدقہ فطر کا ساقط ہووے یہ عمدۃ الاسلام میں ہی * مسئلہ * عمدۃ الاسلام میں سراحہ سے لکھا ہے کہ صدقہ فطر کے دینے میں تین چیز کا فائدہ ہی ایک لو قبول ہو ناز و زے کا اور دوسرے نجات پانا موت کے وقت حاکم کنہی کی ایذا سے اور تیسرے بے دہشت ہو مافقر کے عذاب سے * فصل چہتین قرمانی کے بیان میں * مسئلہ * ایک بکری قرمانی کرنا ایک ہی آدمی سے درست ہی اور ایک گائے اور ایک اونٹ ایک آدمی سے بھی درست ہی اور اگر سات آدمی تک شریک ہو کر ایک گائے یا ایک اونٹ قرمانی کرین تب بھی درست ہی مگر جب کہ ساتوں آدمی برابر ساواں ساواں حصہ قیمت کا دیویں * اور اگر ساتوں شریک میں سے ایک بھی ساتویں حصہ سے کم قیمت دیوگا تو کسی کی قرمانی درست نہ ہوگی یہ شرح وقایہ میں ہی * مسئلہ * اور قرمانی اونٹ اور گائے

کے اول امام میں صاحب مال تھا اور آخر ایام میں فقیر ہو گیا تو اُس پر قربانی واجب نہ ہو ویگی اور اگر پیدا ہوا اما کے شکم سے قربانی کے آخر روز میں تو اُس پر قربانی واجب ہو دے گی اور اگر قربانی کے آخر روز میں مر گیا تو اُس پر قربانی نہ واجب ہو دے گی یہ شرح وقایہ کا مضمون ہے * مسئلہ * شرح وقایہ میں ہے کہ مکروہ ہی ذبح کرنا رات کے وقت اور یہی مضمون کنز العمال میں ہدایہ سے لکھا ہے کہ رات کو ذبح کرنا درست ہے مگر مکروہ ہی اس واسطے کہ شہد ہی کہ اندھیری رات کو ذبح کرنے میں غلطی ہو دے * مسئلہ * اور اگر قربانی ترک کیا اور اُس کا ایام گزر گیا تو جس شخص نے نذر کیا ہو دے کہ میں قربانی کروں گا یا فقیر ہو دے اور قربانی کے واسطے جانور خرید کیا ہو دے اس صورت میں بے دوزندہ جانور صدقہ کرین اور اگر صاحب مال ہو دے تو قیمت جانور کی صدقہ کرے جانور خرید کیا ہو دے خواہ نہیں اس واسطے کہ اُس کے اُوپر قربانی واجب ہی خرید کرے خواہ نہیں یہ شرح وقایہ میں ہے * مسئلہ * اور درست ہی چھ مہینے کا ذبح قربانی کرنا اور چھ مہینے سے کم کا

کے فرمانے سے کہ آپ نے فرمایا * مَنْ وَجَلَ سَعَةً وَلَمْ يَصْحَ
فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلًّا نَا * اس کے یہ معنی کہ جو شخص کہ مفہور والا
ہو وے اور قرمانی کرے تو وہ ہماری مسجد میں نہ آوے *
اور قرمانی اپنی ہی ذات کے بدلے کرے اپنے چھوٹے ام کے
کی طرف سے نہیں بلکہ ام کے کی طرف سے لڑکے مال سے
اس کا باپ یا اس کا وصی قربانی کرے * اور لڑکا آپ ہی گوشت
کھاوے اور جو اس کے کھانے سے باقی رہے تو اس گوشت
کو اُس حرم سے بدلے کہ اُس چیز سے ام کا فائدہ پاوے مثلاً لباس
یا مورہ یہ سترح و قاپہ میں ہی * فائدہ * اور وصی کے معنی کہ
مثلاً ام کے کا باپ مر گیا اور کسی شخص کو وہ لڑکا
سو نپ گیا تو جس کو لڑکا سو نپا ہی وہی شخص وصی ہی *
مسئلہ * اور قربانی کا وقت عید الفصحی کی نماز کے بعد ہی
اگر شہر میں قربانی کرے اور اگر شہر کے سوا سے دوسرے
مکان میں قرمانی کرے تو بحر کے روز کے صبح ہونے کے بعد *
اور بحر کا روز ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو کہتے ہیں اور
قرمانی کا آخر وقت ذی الحجہ کی مارہوین تاریخ تک ہی
آذتاب دو بنے کے تھوڑا سا پہلے تک * اور جو شخص کہ قرمانی

فقر کو کھلا دے اور جمع کر رکھیے یہ فذوری اور ہدایہ کا مضمون
 ہی اور یہی مضمون شرح وقایہ گاہی * فائدہ * تو اس سے
 یہ معلوم ہوا کہ اگر صاحب مال کو کوئی قربانی کا گوشت دیوے
 تو اُسکو لیما درست ہی * مسئلہ * اور مستحب ہی تصدق
 کرنا قربانی کا تیسرا حصہ گوشت اور عیال دار کو صدقہ نہ کرنا
 اس واسطے کہ ترک مالے فراغت سے کھادیں * اور ذبح کرنا
 اپنے ہاتھ سے اگر سحر یا ذبح کرنے سکے اور چھوٹی ذبح نہ کر سکے
 تو دوسرے کو تاکم کرے یہ مضمون شرح وقایہ گاہی مسئلہ *
 اور قبلہ کی طرف اُس جاوے گا منہ کر دیوے اور ذبح کے وقت
 کہے * بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَلَاتِي وَبَارِكْ
 وَمَحَبَّاي وَصَلِّ عَلَى رَّبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبَدِّلْ لَكَ امْرِئًا
 وَابْنًا اَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانٍ فُلَانٍ اور فلاں
 فلاں کی جگہ پر قربانی کرنیوالے اور اُسکے ماپ کا نام لیا جاوے
 مثلاً اس طرح ہر کہے کہ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ عَمْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍ اور
 ذبح کر کے چھوڑ دیوے جب سرد ہووے تب اُسکی
 کھال کھینچے اور گوشت بناوے یہ مضمون کنز العباد کا ہی
 فصل ساتویں عقیقہ کے بیان میں * مسئلہ * ترغیۃ الاسلام

و نہ درست نہیں اور اُونٹ پانچ برس یا زیادہ کا اور پانچ
 برس سے کم گا درست نہیں اور گائے دو برس یا زیادہ کی
 اور دو برس سے کم کی درست نہیں اور بکری ایک برس
 یا زیادہ کی اور ایک برس سے کم کی درست نہیں * اور اگر
 قربانی کا جانور مہتر ہو وے یعنی لے سینگھہ کا یا مہتر ہوا ہو وے
 یا دیوانہ ہو وے تو قربانی کرنا درست ہی اور اگر اندھا ہو وے
 یا کانا ہو وے یا بہت لاغر ہو وے یعنی اسقدر لاغر ہو وے کہ
 اُسکی ہڈیوں میں معر نہ ہو وے یا لنگر آہو وے اسقدر کہ قربانی
 کرنے کی اچھہ تک نہ جائے تو ان سب جانوروں کو قربانی کرنا
 نہیں درست ہی اور لاعر کے معنی دلا بہ شرح و قایہ میں ہی *
 مسالہ * اور جس جانور کا ایک ہاتھ یا ایک ہانوں کتا ہو وے
 یا اُسکا کان تیسرے حصے سے زیادہ کتا ہو وے یا اُسکی
 دم تیسرے حصے سے زیادہ کتی ہو وے یا اُسکا چوتھے تیسرے
 حصے سے زیادہ کتا ہو وے تو ان سب جانوروں کو قربانی کرنا
 درست نہیں بہ شرح و قایہ میں ہی * مسالہ * اور قربانی کرنے
 والا قربانی کے گوشت میں سے آپ کھا وے اور غنی اور

تو ایک بکری کرے اور اگر بیتا پیدا ہونے میں ایک ہی کمری
 کرے تو کچھ دہشت نہیں * سہ * مستحب ہی کہ جب
 لڑکا تولنے لگے تب پہلے کلمہ لا الہ الا اللہ اُسکو سکھلا دے
 اسو اسطے کہ اُسکی پہلی بات کلمہ ہو وے واللہ اعلم بالصواب
 * حاتمہ * السید محمد کہ اختصار العباد سید محمد عفر اللہ
 ووالد یہ نے اس کتاب کو تصحیح سے اپنے محلے مصری گنج
 مطبع اسلامی میں اپنے سنہ ۱۲۶۴ ہجری میں چھپوایا
 * فہرست نسخہ مفتاح الجنّت *

پہلا باب ایمان کے بیان میں اور نمار کی فضیلت میں اور
 اس باب میں دو فصل ہیں * پہلی فصل ایمان کے سان میں ۱۲
 دوسری فصل نماز کی فضیلت میں ۱۷
 دوسرا باب طہارت کے بیان میں اور اس باب میں تیرہ
 فصل ہیں * پہلی فصل وضو کے بیان میں ۲۱
 دوسری فصل وضو تو تینے کے بیان میں ۲۳
 تیسری فصل غسل کے بیان میں ۲۵
 چوتھی فصل ہانی کے بیان میں ۲۹
 پانچویں فصل کونے کے بیان میں ۳۲

میں اگھاسی کہ حدیث میں آباہی کہ عقیقہ کا ہر حق ہی کہ بتا پید اہودے
تود و مکرسی اور بتی پید اہو تو ایک ہکری دح کرے اور نی
ہایہ السلام سے ابی طرف سے عقیقہ کیا ہی نبی ہوئے کے بند
اور عقیقہ کے ذبح کرتے وقت کہ ^{اللّٰهُمَّ هِدْ عَاقِبَتَهُ ابْنِي}
^{فَلَا يَدْمَهَا يَدٌ مِّدٍ وَكُفُّهَا لِحْمِهِ وَعَظْمُهَا يَعْطُمُهُ وَجِلْدُهَا يَجْلِدُهُ}
^{وَشَعْرُهَا يَشْعُرُهُ} ^{اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا ذَلَالًا لِّبَنِي مِّنَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰهِ}
اکبر * اور ملائے کی گاہ پر اُس تر کے کا نام لیوے اور عقیقہ
کی ہتی نتو ترے یھے اُسکو پکا دے پورا پورا عضو اور دانی
کو ایک ران دلوے اور اُسکو تصدق کرے اور یہ عقیقہ
پید اہونے کے ساتوں روز یا جو دھوین روز یا اکیسویں روز
کرے اور لڑکے کا سر مودا دے اور اُسکے مال کی وزن
مر ابر جاندی تصدق کرے * مسئلہ * اور جو شرط اور احکام
کہ قرمانی کے خانوہ میں ہی وہی عقیقہ میں ہی اور لڑکے کے
دہنے کان میں اذان اور مانیں میں افاغ کہی جاوے اور
ذرا سا حرم آباد و سری میتھی جز منہ سے کہیں کے اُسکے
ناوہن لگا دیوے بہ شرح مشکوٰۃ میں ہی * مسئلہ کسر العباد
میں اگھاسی کہ عقیقہ بتا پید اہودے تود و مکرسی اور لڑکے کی ہو دے

- ۱۰۹ ساتوہن فصل نماز کے مستحب کے بیان میں
- ۱۱۱ آٹھویں فصل نماز کے ادا کرنے کے قاعدہ کے بیان میں
- ۱۲۰ نویں فصل جماعت کے بیان میں
- ۱۲۷ دسویں فصل نماز میں حدیث ہونا چاہئے کے بیان میں
- ۱۲۹ گیارہویں فصل لاحق کے بیان میں
- ۱۳۰ بارہویں فصل مسہوق کے بیان میں
- ۱۳۰ تیرہویں فصل نماز کے فاسد ہونے کے بیان میں
- ۱۳۴ چودھویں فصل نماز کی مکر و ممانعت کے بیان میں
- ۱۳۹ پندرہویں فصل و تہ کی نماز کے بیان میں
- ۱۴۰ سولہویں فصل سنتوں کے بیان میں
- ۱۴۱ سترہویں فصل تراویح کی نماز کے بیان میں
- ۱۴۴ اٹھارہویں فصل کسوف اور خسوف کی نماز کے بیان میں
- ۱۴۵ انیسویں فصل استسقا کی نماز کے بیان میں
- ۱۴۶ بیسویں فصل فرض نماز کے بیان میں
- ۱۵۰ ایکسویں فصل فوت نمازوں کی قضا پر تھنئے کے بیان میں
- ۱۵۳ بائیسویں فصل سہو مسجد سے کے بیان میں
- ۱۵۹ چالیسویں فصل نماز کی نماز کے بیان میں

- ۲۴ چھتھوین فصل جو تھے کے بیان میں
- ۲۵ ساتویں فصل تیسرے کے بیان میں
- ۴۲ آٹھویں فصل موزون پر مسح کرنے کے بیان میں
- ۴۶ نویں فصل کبھی اور زخم پر مسح کرنے کے بیان میں
- دسویں فصل حیض اور لماس اور استنجا اور معذور کے بیان میں
- ۴۹ گیارہویں فصل عاص کے پاک کرنے کے بیان میں
- ۶۱ بارہویں فصل نجاست کے قسم اور اس کے حکم کے بیان میں
- ۶۴ تیرہویں فصل استبراء اور استنجا اور استنقا کے بیان میں
- تیسرا باب نماز کے بیان میں اور اسباب میں بیسیں فصل ہی *
- پہلی فصل میں اُن وقتوں کا بیان ہے کہ جس میں نماز درست نہیں اور مکروہ ہے
- ۶۳ دوسری فصل اذان اور اقامت کے بیان میں
- ۶۹ تیسری فصل نماز کی شرطوں کے بیان میں
- ۸۳ چوتھی فصل نماز کی صفت کے بیان میں
- ۹۳ پانچویں فصل نماز کے واجبات کے بیان میں
- ۱۰۳ چھٹھویں فصل نماز کی سنتوں کے بیان میں
- ۱۰۹

خطبه جمع كا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى الدَّائِرَةِ عَظِيمِ الصَّغَاتِ سَمِيَّ السَّمَاوَاتِ كَثِيرِ الشَّانِ
 * جَلِيلِ الْقَدْرِ رَفِيعِ الدِّكْرِ مُطَاعِ الْأَمْرِ جَلِيَّ الْبَرِّ هَانِ *
 فَجَسَمِ الْأَسْمَاءِ نَبِيَّ الْعِلْمِ كَثِيرِ الْحَلِيمِ هَمِيمِ الْأَحْسَانِ * شَدِيدِ
 الْعِقَابِ الْبَسْمِ الْعَدَابِ سَرِيعِ الْحِسَابِ عَزِيزِ السُّلْطَانِ * أَشْهَدُ
 أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ فِي الْخَلْقِ وَالْأَمْرِ * وَأَشْهَدُ أَنَّ
 سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ الْمُبْعُوثَ إِلَى الْأَسْوَدِ وَالْأَحْمَرِ *
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
 وَسَلَّمْتَ عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
 مُجِيدٌ * أَمَّا بَعْدُ فَبَايِعُوا هَذَا النَّاسَ وَحْدًا وَاللَّهُ فَإِنَّ الْمَوْحِدَ أَسَاسُ
 الْخِصْمَاتِ وَرَأْسُ الْعِبَادَاتِ * وَاعْبُدُوا اللَّهَ فَإِنَّ الْعِبَادَاتِ دَائِعَةُ
 السَّعَادَاتِ وَبَاهِبَةُ هَيْئَةِ الْمُنْكَرَاتِ * وَهَلِكُمْ بِالسُّفْهِانِ فَإِنَّ الْهِنَةَ

- ۱۶۰ چوبیسویں فصل کثنی میں نماز پر ہنسنے کے بیان میں
- ۱۶۲ پچیسویں فصل مسجد تلامت کے بیان میں
- ۱۶۶ چھبیسویں فصل مسافر کی نماز کے بیان میں
- ۱۷۱ ستائیسویں فصل جمعہ کی نماز کے بیان میں
- ۱۸۱ اٹھائیسویں فصل عیدین کی نماز کے بیان میں
- ۱۸۴ اُنٹیسویں فصل خوب کی نماز کے بیان میں
- ۱۸۶ تیسویں فصل جنازے کے احکام کے بیان میں
- ۱۹۷ اکتیسویں فصل شہید کے بیان میں
- ۱۹۹ پتیسویں فصل کعبے میں نماز پر ہنسنے کے بیان میں
- چوتھا باب روزے کے بیان میں اور اسباب میں سات
فصل ہی * پہلی فصل روزے کے بیان میں ۲۰۰
- دوسری فصل روزے کے فاسد ہونے کے بیان میں ۲۰۲
- تیسری فصل روزے کی مکر وہ بات کے بیان میں ۲۰۷
- چوتھی فصل اعتکاف کے بیان میں ۲۱۵
- پانچویں فصل صدقہ فطر کے بیان میں ۲۱۶
- چھٹھیں فصل قزمانی کے بیان میں ۲۲۲
- ساتویں فصل عقیقہ کے بیان میں ۲۲۷

پہاں سہریہ ایک دم بیتھ کر اُسے پھر یہ دو سہرا خطبہ پڑھے

دوسرا خطبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله حمداً وبسبحه وسبحه وتو من به ونبوكل عليه*
 وعود يا لله من شروا نفيساً ومن سبأت اعمالاً من يهل
 الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له* واشهد ان لا اله
 الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله
 صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم* اما بعد فان اصدق
 الحديث كتاب الله وأوثق العرى كلمه المقوى* وخبر الليل
 صله انراهم وخبر السنن منه محمد صلى الله عليه وآله وسلم
 واشرف الحديث ذكر الله واحسن القصص هذا القرآن وخبر
 الامور عوارمها وشر الامور محمد ناتها* ومن الناس من
 لا يأتني الصلوة الا دبراً ومنهم من لا يذكر الله الا هجراً* و
 اعظم الخطايا اللسان الكذب* وخبر الغنى عنى النفس و
 خير الزاد المقوى* وخبر ما قرى القلوب البقيين* والارتياب

تَهْدِي إِلَى الْإِطَاعَةِ * وَمَنْ أَطَاعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رُشِدَ وَاهْتَدَى
وَأَيُّكُمْ وَالْبُدْعَةُ فَإِنَّ الْبُدْعَةَ تَهْدِي إِلَى الْإِعْصِيَةِ وَمَنْ عَصَى
اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ وَغَوَى * وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ
يُنْجِي وَالْكَذِبَ يَهْلِكُ * وَعَلَيْكُمْ بِالْإِحْسَانِ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ *
وَعَلَيْكُمْ بِمِرَاقِبِهِ اللَّهُ فَلَا تَكُونُوا مِنَ الْغَافِلِينَ * وَلَا تُحِبُّوا الدُّنْيَا
فَتَكُونُوا مِنَ الْخَاسِرِينَ وَلَا تَقْطُرُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ فَإِنَّهُ رَحِيمٌ
الرَّحِيمِينَ * قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَارْجِعُوا
إِلَى الْعِلْمِ نَزَّاهُونَ * أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ *
أَهْلُوا النَّجَاةَ الدُّنْيَا لَعِبَ وَلَهُ وَرَيْنَهُ وَنَفَاخِرَ بَيْتِكُمْ
وَتَكَثَّرَ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ * كَمَثَلِ عَسْتِ اعْجَبَ الْكَفَّارَ
نَبَاتُهُ ثَمَرٌ بِهِجٍ فَتَرَاهُ مُصْفَرًا ثَمَرٌ يَكُونُ حَطَا مَاتِي الْأَخِرَةِ
عَدَابُ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ * وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا
لَعِبٌ وَخَلْعٌ وَرِثَةٌ يَنْصَرِفُ إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ
السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَعْدَبَ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ * ذَلِكَ فَضْلُ
اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ * بَارَكَ اللَّهُ لَنَا وَ
لَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ * وَفَعَّمَا وَيَا كُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ
الْحَكِيمِ * فَإِنَّهُ تَعَالَى جَوَادٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رُؤُوفٌ رَحِيمٌ *

السُّلْطَانُ ظِلُّ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمَهُ أَكْرَمَهُ اللَّهُ وَمَنْ أَهَانَهُ أَهَانَهُ اللَّهُ * اللَّهُمَّ
 اغْفِرْ لِي وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ
 الْأَحْبَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ * اللَّهُمَّ
 انصُرْ مَنْ نَصَرَدَيْنَ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ رَاغِدًا مَنْ خَدَل
 دَيْنَ مُحَمَّدٍ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ عِبَادًا اللَّهُ رَحِيمٌ اللَّهُ إِنْ اللَّهُ بِأَمْرِ
 بِالْعَدْلِ وَالْحُسْنِ وَإِيَّاءِ الْقُرْبَى وَيَهْئِ الْعِشَاءَ
 وَالْمَكْرَ وَالْبَغْيَ * يَعِطُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ * اذْكُرُوا
 اللَّهُ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوهُ يُسْتَجِبْ لَكُمْ وَلِذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى أَعْلَى
 دَاوِلِي رَاهِرَ وَاجِلَ وَانْمَ وَاهِرَ وَأكْبَرُ *

خطبه عبد العطر كا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ الْحَمْدُ *
 سُبْحَانَ ذِي الْعَرْشِ وَالْعَظَمَةِ وَالْتَّاءِ * سُبْحَانَ ذِي الْهَيْبَةِ وَ
 الْقُدْرَةِ وَالْإِلَهِ سُبْحَانَ ذِي الْعَفْوِ وَالْمَغْفِرَةِ وَالْمُتَّخِذِ * سُبْحَانَ
 ذِي الْجُودِ وَالْجَهْرُونَ وَالْكِبَرِ بَاءِ * اللَّهُ أَكْبَرُ الْخ * سُبْحَانَ

مِنَ الْكُفْرِ وَتَبَا حَهُ مِنْ عَمَلِ الْحَا هِلَّةِ * وَالْعُلُولِ مِنْ جَتَاءِ
 جَهَنَّمَ * وَالْكَتْرُ كَيِّ مِنَ النَّارِ * وَالشَّعْرُ مِنْ مَرَا جِرِ ابْلِيسَ
 وَالْحُمْرُ جَمَاعُ الْأَثَرِ * وَالنِّسَاءُ حَبَالُهُ الشَّيْطَانِ * وَالشَّبَابُ
 شَعْبُهُ مِنَ الْجَمُونِ * وَشَرُّ الْمَكَا سَبِّ كَسْبِ الرِّبَا * وَشَرُّ الْمَا كِلِ
 هَالِ الْيَبِيمِ * وَالسَّعْدُ مِنْ وَحْظِ بَغِيضٍ * وَالشَّقِيُّ مِنْ شَقِي فِي
 بَطْنِ أُمِّهِ * وَإِنَّمَا يَصْبِرُ أَحَدُكُمْ إِلَى مَوْضِعٍ أَرْبَعَةَ أَدْرَجِ * وَ
 مَلَاكُ الْعَمَلِ خَوَاتِمُهُ * وَسَبَابُ الْمُؤْمِنِ مَسْجُوقٌ وَقَبَالُهُ كُفْرُ
 وَكُلُّ لَحْمَةٍ مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَحَرْمَةُ مَالِهِ كَحَرْمَةِ دَمِهِ * وَمَنْ
 يَسْأَلِ عَلَى اللَّهِ يَكْدُلُهُ * وَمَنْ يَكْطِمْ الْغَيْطَ يَأْجُرُهُ اللَّهُ * وَمَنْ
 يَصْبِرُ عَلَى الرِّزْقِ يَعْوِضَهُ اللَّهُ * وَمَنْ يَسْتَعِظُ بِعَفْوِ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ * أَرْحَمُ أُمَّي بِأَمْنِي أَبُو بَكْرٍ وَاشْدَهُمْ
 فِي أَمْرِ اللَّهِ عُمَرُ وَاحِبَاهُمَا عُمَانُ وَاقْضَى هُمُ عَلَى * وَسَيِّدُ أَشْيَابِ
 أَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَسَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطِمَةُ وَسَيِّدُ
 الشَّهَدَاءِ حَمْزَةُ * اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَامِسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً طَاهِرَةً
 وَبِأُتْلُقُ لَا نَغَادِرُكَ بَاءً * خَيْرُ الْقُرُونِ قُرْبَى نُمُ الدِّينِ يَلُوْهُمُ
 قُرْبَى الدِّينِ يَلُوْهُمُ اللَّهُ اللَّهُ جِي أَصْحَابِي لَا تَنْسَ وَهُمْ غُرَضًا مِنْ
 بَعْدِي مَنْ أَحَبَّ هُمُ فَبِحَبِي أَحِبُّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِغَضِي أَبْغَضَهُمْ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْأَلِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ هَرَجَلٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ حَبْدِ هَمِ
يَعْنِي يَوْمَ فِطْرِ هَمِ بِأَهْلِي بِهِمْ مَلَائِكُهُ فَقَالَ يَا مَلَائِكَتِي مَا جَزَاءُ
أَجِيرٍ وَتِي عَمَلُهُ قَالُوا رَبَّنَا جَزَاؤُهُ أَنْ يُؤْتَى أَجْرُهُ فَقَالَ
مَلَائِكَتِي هَبْدِي وَأَمَّا تِي فَتَصُورِي فَرِيضَتِي عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوا
يَعْبُدُونَ إِلَى اللَّهِ عَادُوا عَرَّتِي رَجَلِي وَكَرَمِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ
مَكَابِي لَا جَبْمَهُمْ فَيَقُولُ أَرْجِعُوا الْقَدْ هَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَلْتُ
سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ * قَالَ فَرَجَعُونَ مَعْمُورَ الْهَمِ * * قَالَ اللَّهُ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَكْتُبْ عَلَيْكُمْ الصَّامِ
كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ * أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ
فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يَارَبُّكَ
اللَّهُ لَمَّا وَلَكُمُ فِي الْقُرْآنِ الْإِعْطَاءُ وَنَفَعْنَا وَإِنَّا كُنتُمْ بِالْآيَاتِ
وَالذِّكْرِ الْكُسُوفِ * إِنَّهُ تَعَالَى جَوَادٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ بَرٌّ دُفُّوفٌ رَحِيمٌ
إِس خطبے کے بعد وہی دو سر خطبہ جمعے کا خواہر لکھا ہی جان بھی رہے

مسئلے عید العطر کے

اسی مسلمانوں کا نو کہ صر قہ فطر کا عید کے دن واجب ہی ہر مسلمان پر
آر اد ہو یا غلام چھو تا ہو یا ر اعولت ہو یا مرد اپنی طرف سے اور
اپنے نابالغ لڑکوں کی طرف سے جو لڑکے اسیکے محتاج ہیں کھانے

ذِي الْمَلِكِ وَالْمَلَكُوتِ * سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ
 وَلَا يَمُوتُ * سُبْحَانَ الْقَادِرِ الْقَوِيِّ الَّذِي لَا قَاءَ لَهُ *
 سُبْحَانَ مَالِكِ الْمَلِكِ الَّذِي لَا زَوَالَ لَهُ * اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
 الْحَيِّ * سُبْحَانَ الْخَالِقِ الْخَلَّاقِ الَّذِي خَلَقَ الْخَلْقَ مِنَ الطِّينِ وَ
 الْمَاءِ * الْمُحْسِنِ مِنْ فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ سُبْحَانَ دِي الْقَدَرِ
 الَّذِي هُوَ مَالِكُ الْإِبْرَاقِ وَالْبَقَاءِ * سُبْحَانَ الْعَزِيزِ الْعَلَامِ
 الَّذِي هُوَ ذُو الْعِلْمِ وَالْإِنْشَاءِ * وَهُوَ مَزِيدُ الْقُصْدِ
 الْبِقَاءِ * اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَيِّ * سُبْحَانَ دِي الرَّفْعَةِ وَالْهَبْدِ
 وَالْكَبَرِ بَاءِ * سُبْحَانَ ذِي النَّصْرِ وَالْكَرَامَةِ وَالْبِعْمَاءِ *
 وَهُوَ مَزِيدُ الْإِبْرَاقِ وَالْأَوْلِيَاءِ * وَالْعِبَادِ الصَّالِحِينَ مِنْ
 الْمَشَائِخِ وَالْعُلَمَاءِ * وَرَازِقِ الْعَالَمِينَ مِنَ الْعُقَرَاءِ وَالْأَغْيَاءِ
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَيِّ * سُبْحَانَ مَنْ سَبَّحَ لَهُ السَّحَابُ وَالْمَطَرُ *
 وَجَرَى بِهِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ * وَسَجَدَ لَهُ الْجُورُ وَالشَّجَرُ * وَ
 خَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ وَالْبَشَرُ * نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
 لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ * سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ
 نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ شَفِيعِ الْأَمْرِ مِنَ الدَّارَيْنِ * حَبِيبِ حَضْرَتِ
 الْأَلَةِ طَيْبِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِلَا أَكْرَاهٍ * قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

نا بکار اور جنات، مد کردار سے قید بنیں یہ سے تھے * اس مہینے
 بن نفل عبادت اور نیک کام کا ثواب دوسرے مہینوں کے
 فرض عبادتوں کے برابر ہوتا تھا اور اس کا ایک فرض اور مہینوں کے
 ستر فرضوں کے مقابل گناہا تھا * جسے بہ بری دولت کماٹی
 اُس نے دونوں جہان میں سرخ روئی حاصل کی * مومن کی ہر گھمائی
 عبادت میں کئی * اچھے کاموں کی بزرگی اور سرائی ان کے ہاتھ آئی
 اچھے لوگوں کی اوقات تلاوت قرآن اور نماز اور تراویح میں
 بسر ہوئی * نیک کاروں کی عمر نیک کاموں میں گزری * اب
 اس مہینے کے جانے پر کلمہ پڑھو * اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَيْہِ رَاجِعُونَ

خطبہ عبد الصحنی کا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
 الْحَمْدُ سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ الْكَعْبَةَ قِبْلَةً لِلْمُصَلِّينَ فِي السَّالِیِّ وَالْاَیَّامِ
 وَبَشَّرَ طَوَّافِیْنَ حَوْلَهَا بِالْعَبْدِ الْمَقْمَرِ وَالْحُورِ الْمَقْصُورَاتِ
 فِي الْخَبَامِ * وَوَعَدَ لَهُمُ النَّجَّاهِی الْعَرَصَاتِ یَوْمَ یُؤْخَذُ بِاَ

گہرے مین اور عظام اور لونہائی کی طرف سے جو کسی کے حصے
 مین نہوں * ہر ایک جا مکے بدلے دو سیر گیہوں یا آتا یا ستو اُسکا
 یا کتہ سمش یا چار سیر جو یا خرما یا اُسکی قیمت فقیروں کو دیوے
 مسلمان ہوں تو افضل ہی کا فرق کو بھی دے سکتا ہی * عید کی
 نماز کے پہلے ادا کرے کہ رکوعہ مقبولہ مین سمار ہوے * اور جو بعد
 اُسکے ادا کرے تو صدقے کا ثواب یا دے * اور یہ بھی حانون کہ
 عید کے گزرا جائے سے یہ صدقہ کسی کی گردن سے نہیں اُترتا دنیا
 اُسکے ضرور تھہرا مستحب ہی کہ دل مار کے غسل اور مسواک
 کرے اور جو شبو نگا دے اور اچھے گہرے پہنے سرمہ لگا دے اور کچھ
 گھا دے اور چاہے کہ آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا راہ مین نماز کو حاوے
 اور اس نماز کا وقت جب ایک میزہ آفتاب بلند ہو تب سے
 دوپہر تک ہی * اور پہلی رکعت مین بعد شاکے تیس بار تکبیر کہے اور
 دوسری رکعت مین بعد السجد اور دوسری سوگت کے مین مار تکبیر
 کہے سوائے تکبیر تحریر کے چھ تکبیر مین زاید ہوئیں * اسی بھائیو
 مسلمانو افسوس کرو اس ماہ میں اس کے چلے جانے پر * حسرت
 کرو اس ایام ہنک کے گزرا جانے پر * اس مہینے مین جہنم کے
 دروازے باز ہوتھے اور آسمانوں اور ہشتون کے کھلے * اور شیاطین

وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَآرَاجِهِ
 وَذُرِّيَّاتِهِ وَآثَبَا عَدَا جَمْعَيْنِ * بَايَها النَّاسُ اعْلَمُوا أَنَّ هَذَا
 يَوْمٌ عَظِيمٌ عَظَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْإِسْلَامِ وَنَشَرَهُ عَلَى جِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ
 خَيْرُهُ وَتَرَكْنَاهُ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ * يَوْمٌ فِيهِ ابْتَلَى اللَّهُ نَبِيَّهٗ
 إِبْرَاهِيمَ بِذَبْحِ ابْنِهِ إِسْمَاعِيلَ وَقَدْ قَبِلَ اسْتِخْقَ وَابَيْهَمَا كَانَ
 فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ * حِينَ قَالَ يَا بَنِيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي
 أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ قَالَ ابْنُ قَبِلَ مَا تَوَسَّعَ مِنِّي سَجْدَ بَنِي
 إِبْرَاهِيمَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ * فَلَمَّا اسْلَمَا وَتَلَّاهُ لِلْجَمْعِ إِبْرَاهِيمُ
 الْعَرْشَ وَالْكُرْسِيَّ وَارْتَجَدَتِ الْمَلَائِكَةُ بِالْأَنْصُرِ وَالْأَبْنِهَالِ
 وَصَاحَ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْعَرْسِ إِلَى الثَّرَى وَهَمَّ يَقُولُونَ * اللَّهُمَّ
 ابْلُوكَ اتَّخَذَتْ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا * وَبَادَ نِسَاءَهُ أَنْ يَأْتِيَهَا هَمُّ قَدْ
 صَدَقَتْ الرُّؤْيَا يَا أَبَا كَدَّ لَكَ تَجَرَّى الْمُحْسِنِينَ * إِنَّ هَذَا لَهُوَ
 الْبَلَاءُ الْأَمِينُ * وَفَدَى نِسَاءَهُ بِذَبْحِ عَظِيمٍ وَقَدَّرَ وَدَى عَنْ إِمَامِ
 الْمُتَّقِينَ وَامْتَرَأَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ
 إِنَّهُ خُطِبَ يَوْمَ الْعِيدِ بِالْكَوْفَةِ فَقَالَ لِبَسَ الْعِيدُ * لِمَنْ لِبَسَ
 الْجَدِيدَ وَلَكِنَّ الْعِيدَ لِمَنْ آمَنَ مِنَ الْوَعِيدِ * وَلَيْسَ الْعِيدُ لِمَنْ
 رَكِبَ الْهَطَايَا وَلَكِنَّ الْعِيدَ لِمَنْ عَفَرَتْ لَهُ الْخَطَايَا * أَعُوذُ بِاللَّهِ

التَّوَّاصِي وَالْأَقْدَامُ * اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْخ * سُبْحَانَ مَنْ
 جَعَلَ الْكَعْبَةَ قِبْلَةً لِلْأَنَامِ * إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي
 بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَكَأَنَّ الْآيَاتِ وَالْأَعْلَامِ * وَهَبْ أَشْيَاءَ لِقَائِهِ فِي
 قُلُوبِ عِبِيدِهِ الْكَرَامِ * حَتَّى تَرَ كَوَالِدًا وَالأَوْطَانَ
 فِي كُلِّ هَامٍ * وَيَمْشُونَ رَاجِلِينَ وَرَاكِبِينَ مَعَ الشُّرُقِ
 السَّيَامِ مُلْبَسِينَ وَكَثِيرِينَ أَقْدَاءَ نِسْمَةِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ * اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْخ * سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ
 مَجْمَعًا لِعَبِيدِهِ الْخَوَاصِّ وَالْعَوَامِّ * وَفَرَجَ هُمُومَ الْمُشْتَاقِينَ
 بِلِقَاءِ جِجَالِهِ الْهَمَامِ * وَمَنْ عَلَيْهِمْ بِأَسْجَابِهِ دَعْوَا نِهِمْ وَ
 السَّجَا وَزَهْنِ الدُّثُوبِ الصَّغَارِ وَالْعِطَامِ * اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ
 أَكْبَرُ الْخ * سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ الْحَجَّ رُكْنًا مِنَ الْأَسْلَامِ
 وَالرُّكْنَ الْبَيْتَ الْمُنَزَّاهِ أَهْلَ الْإِحْرَامِ * وَجَبَلَ الرَّحْمَةَ
 مَصْعَدًا لِلْوَقْعِ الْكَرَامِ * اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْخ *
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ الْقُرْآنَ ضَبَاءً مُبِينًا * وَجَعَلَ التَّبَاعَةَ
 دِينَارَ ضَيْيَا * وَذَكَرَ الشُّهُورَ الْأَفَاصِلَ فِي كِتَابِهِ الْحَجَّ أَشْهُرَ
 مَعْلُومَاتٍ وَهِيَ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَرَجَبٌ وَحُجَّةٌ * وَشَهِدَ
 إِنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَشَهِدَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

پیل باؤنٹ سات آدمیوں کے مد لئے * اور بھینس گائے میں گنی جاتی
 ہے * بکری بھرتی ایکسرس اور گائے دوہرس اور اُونٹ پانچ
 ہرس سے کم نہو * اور قربانی کا جانور بے عیب ہو یعنی بہت دبلا اور
 لمگرا اور اندھا اور کانا اور تیسرے حصے سے زیادہ کان کٹا اور
 دم کٹا نہو خصی اور بے سپنگھ اور دیوانے جانور کی قربانی درست
 ہے * سنت یہی ہے کہ قربانی اچھے موئے تازے صحیح اور سالم جانور
 سے کرے کیونکہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
 ہے کہ موتی قربانی کرو البتہ وہ تمھاری سواری ہوگی پل صراط پر *
 قربانی کا گوشت آپ کھاوے لوگو کو مانگے اور جو تیسرا حصہ
 صدقہ کرے نو ہتر ہی ذبح آپ کرے اور دوسرا بکو حکم کرے تو
 بھی جائز ہے * اور چاہئے کہ تکبیر شہر باق پڑھے ہر مسلمان جو
 مقیم ہو اور شہر میں ہو اور جماعت سے نماز پڑھتا ہو * پھر اگر مسافر
 اور اکیلا نمازی بھی پڑھے تو مستحب ہے * تکبیر کا وقت ہر فرض
 نماز کے پچھلے ہی عرفہ کے فجر کی نماز سے تیر ہو بن تاریخ عصر
 کی نماز تک * تکبیر یہ ہے ^{اللہ} اکبر ^{اللہ} اکبر ^{لا} اِلهَ ^{اِلا} اللہ ^{واللہ} اکبر
^{اللہ} اکبر ^{واللہ} الحمد ^{کئی} کلمے فائدے کے جو مشہور زمین پر
 کہے گئے * پہلا کلمہ طیب ^{لا} اِلهَ ^{اِلا} اللہ ^{محمد} رسول ^{اللہ} *
 دوسرا کلمہ طیب ^{لا} اِلهَ ^{اِلا} اللہ ^{محمد} رسول ^{اللہ} *
 تیسرا کلمہ طیب ^{لا} اِلهَ ^{اِلا} اللہ ^{محمد} رسول ^{اللہ} *
 چوتھا کلمہ طیب ^{لا} اِلهَ ^{اِلا} اللہ ^{محمد} رسول ^{اللہ} *

مِنَ الشَّيْطَانِ الْخَسُودِ * هَذَا ابْلَاحٌ لِلنَّاسِ لِيَذُرُوهُ وَيَعْلَمُوا
 أَنَّمَا هُوَ إِلَهُ رَاحِدٌ لِيَذْكُرُوا الْأَلْبَابَ * إِنَّ أَحْسَنَ
 الْكَلَامِ وَأَبْلَغَ النَّطَامِ كَلَامُ اللَّهِ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ * بَارَكَ اللَّهُ
 لَنَا وَلَكُمْ وَنَقَبَلُ اللَّهُ مِمَّا رَمَكُمُ وَاسْتَغْفِرُ اللَّهُ لِي وَلَكُمْ وَلِسَاءُ
 الْمُسْلِمِينَ * فَاسْتَغْفِرُوهٗ إِنَّهُ مَلِكٌ كَرِيمٌ يَرْزُقُ فَرَحِيمَهُ
 اس خطبے کے بعد وہی دو سرا خطبہ جمعے کا جواب پر لکھا

یہاں بھی برہمے *

ملے عید اضحیٰ کے *

آج مسواک کرنی خوشنو لگانا سرمہ لگانا اچھا کپڑا پہنا نماز ادا کرنی
 تکبیر پہنکنا ناگھر سے نکل کر نماز گاہ میں پہنچنے تک وہ نہیں آواز
 بلند کرے تکبیر کہنی مستحب یعنی یک ہی اور قربانی اور قربانی کی
 نماز کے بعد ہر مسلمان رواج ہے آج سے بارہ سو برس تاریخ کی
 شام تک جو کوئی مالک ہو نصاب کا مالک نصاب کا اُسکو کہتے
 ہیں جس کے پاس اسباب ضروری کے سوا سے دوسو درم ہر عریض
 سات سو روپے تولد روپا ہو بابیس مثقال یعنی سات سو روپے تولد
 باکچر مال اور اشتباہ و آتی قیمت کا اگر چہ سوداگری کی نیت اُس میں
 نہ ہو ایک بکری یا بکرا بھیڑی یا بھیڑا ایک مد لے * اور گاہ

اکھٹائی * پانچویں کلمہ رد شرک یعنی جو شرک انجان ہو یا جان
 کَرِ اللّٰهِ اَبٰی اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرَكَ بِكَ شَبَّارًا اَنَا اَعْلَمُ بِدِ
 وَ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِدِ تَبَّتْ عَنْهُ وَاَسْلَمْتُ وَاَقُولُ لَا اِلٰهَ
 اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ يَا اِلٰهَ اِنِّیْ اَتُوبُ اِلَیْكَ بِسَبَابِ
 سے کہ بڑکب تبھراؤں میں تیرے ساتھ کسی چیز کو جس
 حال میں کہ جانوں میں اُس کو اور معاف مانگتا ہوں میں
 تجھ سے اُس چیز سے کہ نہیں جانتا اُس کو توبہ
 کیا میں نے اُس سے اور مسلمان ہوا * اقرا
 کر تا ہوں کہ کوئی ہو جسے کے لایق نہیں مگر اللہ اور محمد ۔ بھیجے
 اللہ کے ہیں * حقیقت ایمان کی حالت ضروری بیجانے اُس کے
 کوئی مسلمان ہیں ہوتا حقیقت اُس کی ہے ہی کہ اللہ تعالیٰ ایک
 ہی کوئی اُسکا شریک نہیں اور حکم اُس کے برحق ہیں اور سیدنا
 محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اُس کے رسول ہیں اور جو کچھ اُنھوں
 نے فرمایا اور بتلایا حق ہی اور قیامت برحق * کلمہ ایمان * اَمْسَلْتُ
 بِاللّٰهِ وَمَلَأْتُكَ بِهِ وَكَلِمَةً وَرُسُلُهُ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدَرِ خَيْرًا
 وَشَرًّا مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَابْعَثْ بَعْدَ الْمَوْتِ اِيْمَانًا لَا يَمِيْنُ اللّٰهُ كَمِ
 ساتھ اور اُس کے فرشتوں کے اور اُس کی کتابوں کے اور اُس کے رسولوں

نہیں کوئی پوچھنے کے لایق مگر اللہ اور محمد رسولہمین اللہ کے *
 دوسرا کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ
 لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ گواہی دیتا ہوں میں اس پر
 کہ نہیں کوئی بندگی کے لایق مگر اللہ وہ ایک ہی کوئی اسکا شریک
 نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ تحقیق محمد بندے ہیں اُسکے *
 اور بھیجیے ہوئے اُسکے * تیسرا کلمہ تَسْبِيْحٌ * سُبْحَانَ اللّٰهِ
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا
 بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پاک ہی اللہ اور سب تعریف اللہ کو اور
 کسی کی بندگی نہیں سوائے اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہی نہ بھیج
 سکنے کی طاقت گناہ سے اور نہ قوت نیک کام کی مگر اللہ کی
 مدد سے کہ سب سے اوپر ہی برا * چوتھا کلمہ تَوْحِيْدٌ لَا اِلَهَ
 اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ اَللهُ وَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ
 وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيْدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کوئی پوچھنے
 کے لایق نہیں سوائے اللہ کے وہ ایک ہی کوئی اسکا شریک
 نہیں ہاں ہی کے لئے ہی پادشاہی اور اُسی کی واسطے ہی سب
 تعریف اور وہی جلاوے اور وہی مارے اور وہ جیتا ہی نہیں
 مرنے والا اور اُسکے ہاتھ میں ہی سب بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

کے ساتھ اور قیامت کے دن پر * اور تقدیر اُسکی نیکی اور
 اُسکی بدی کی اللہ کی طرف سے ہی * اور جی اُتھنے پر بہ
 مرنے کے سابقہ اس کے حاجی سید عبد اللہ صاحب
 مرحوم و مغفور نے ان خطبوں کو اور کلموں کو ترجمہ ہندی میں
 لکھ کے چھپوائے تھے بحسن و خوبی کے ساتھ چھپانے کے سبب
 تھوڑے دنوں میں سب کتابیں کم یاب ہو گئیں اور
 خواہش لوگوں کی و بڑی سہی باقی اس واسطے احقر العباد
 سید محمد عفا اللہ عنہ نے اس کتاب اور
 خطبوں اور کلموں کو بطور سابق کے مطبع
 اسلامی میں اپنے سنہ ۱۲۶۴ ہجری میں
 نزدیکی مسجد منشی غلام رحمان
 مرحوم و مغفور کے چھپوایا تاکہ انام
 اس سے فائدہ تام حاصل
 کریں اللہ تو فیک دے